فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (قرآن) (ترجمہ: اہل علم سے پوچھو اگر تمہیں معلوم نہ ہو)

عقیدہ ظہورِ مہدی و نزولِ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام
اور

شکیلی
غلط فہمیوں
کا ازالہ

مؤلف

(ڈاکٹر و مفتی) اکمل یزدانی قاسمی (پی ایچ ڈی)

ناشر: مجلس تحفظ ختم نبوت، بھوپال

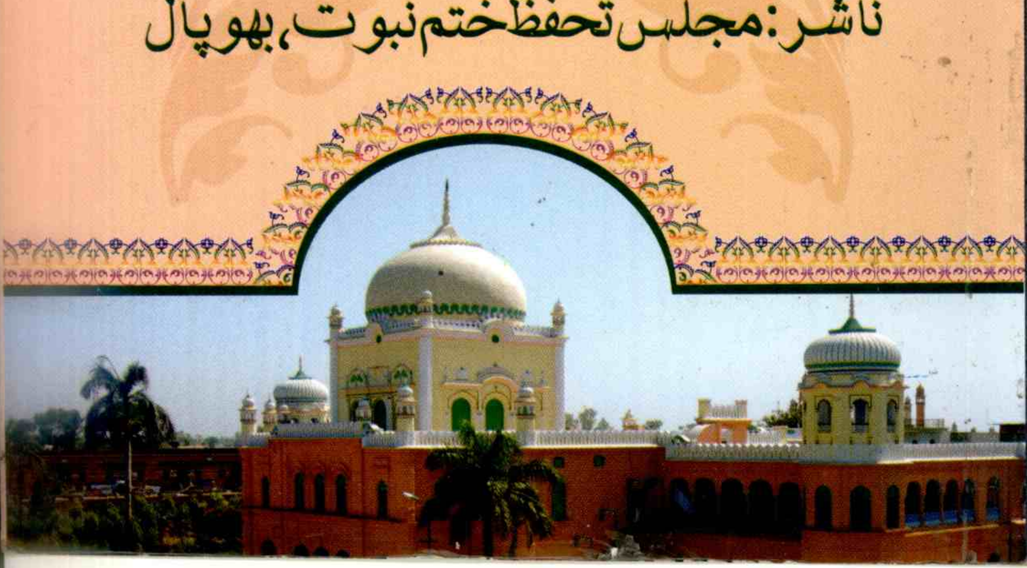

مہدی حقیقی حضرت محمد بن عبداللہ المدنی کو پہچاننے کے دس چیک باکس

	مہدی حقیقی احادیث کی روشنی میں	شکیل خان بن حنیف خان کے دعوے کی حقیقت	نتیجہ
1	(۱) حضرت مہدی کا ظہور ایسے وقت میں ہوگا جب پوری دنیا ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ (۲) لوگ ایک دوسرے پر تھوکتے ہونگے (۳) ایسا برا دور ہوگا کہ محض اللہ کا نام لینے پر قتل کر دیا جائے گا۔ (المستدرک للحاکم، رقم:554)	بقول شکیل خان ان کو یہ کام اللہ نے 1991ء میں سپرد کیا ہے۔ 1991 سے پہلے یہ ایسے حالات بالکل نہیں تھے۔ لوگ تو آج بھی الحمدللہ، اللہ کا نام کھلے عام لاؤڈ اسپیکر میں لے رہے ہیں۔	لہذا ایسے وقت میں مہدی کا دعویٰ کرنا جھوٹ ہے۔
2	ظہور مہدی سے قبل ایک خلیفۃ المسلمین کا انتقال ہونا۔ (ابو داؤد)	شکیل خان کے دعوے مہدویت سے قبل کسی خلیفۃ المسلمین کا انتقال نہیں ہوا۔	لہذا شکیل خان کا یہ دعویٰ بھی سراسر جھوٹ ہے۔
3	مہدی اپنی مہدویت کا دعویٰ نہیں کریں گے۔ (ابوداؤ)	شکیل خان بن حنیف خان نے اپنے مہدی اور مسیح دونوں ہونے کے دعوے کئے ہیں۔	لہذا شکیل خان کا یہ دعویٰ بھی سراسر جھوٹ ہے۔
4	حضرت مہدی حضور ﷺ کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ میں پیدا ہونگے۔ (کتاب الفتن)	شکیل خان بن حنیف خان بہار ضلع دربھنگہ، عثمان پور، رتن پورہ میں پیدا ہوا ہے۔	لہذا شکیل خان کا یہ دعویٰ بھی سراسر جھوٹ ہے۔
5	حضرت مہدی کا نام "محمد" اور باپ کا نام "عبداللہ" ہوگا۔ (ابوداود، الفتن)	موجودہ مدعی مہدویت کا نام "شکیل" ہے، اور باپ کا نام "حنیف" ہے۔	لہذا شکیل خان کا یہ دعویٰ بھی سراسر جھوٹ ہے۔
6	حضرت مہدی چالیس سال کی عمر میں خلیفہ بنیں گے اور خلافت کے ساتویں سال دجال کا خروج ہوگا۔ قتل دجال کے بعد حضرت مہدی کا انتقال ہوگا۔ حضرت مہدی خلافت کے بعد زیادہ سے زیادہ 9 سال زندہ رہیں گے۔	شکیل خان بن حنیف خان کو مہدویت و مسیحیت کا کام (بقول اس کے) 1991ء میں ملا، اس لحاظ سے 27 سال گذر چکے ہیں۔	لہذا شکیل خان کا یہ دعویٰ بھی سراسر جھوٹ ہے۔
7	حضرت مہدی کے دست مبارک پر بیعت خلافت مکہ مکرمہ میں مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان ہوگی۔ (ابوداود)	شکیل خان بن حنیف خان اپنی مہدویت و مسیحیت کی بیعت ہندوستان کے مختلف شہروں میں لے رہا ہے۔	لہذا شکیل خان کا یہ دعویٰ بھی سراسر جھوٹ ہے۔
8	مہدی کے مخالفین سفیانی لشکر کو اللہ تعالیٰ مقام بیداء جو مکہ ومدینہ کے درمیان ہے، میں دھنسا دیں گے۔ (مستدرک للحاکم، ج:۴، ص ۴۳۱)	شکیل خان بن حنیف خان اور دیگر مدعیان مہدویت نہ تو آج تک مکہ مکرمہ میں مقام حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان کسی سے بیعت لینے کی جرأت کی اور نہ ہی ان کے مخالفین کو مکہ ومدینہ کے درمیان مقام بیداء (چٹیل میدان) میں بطور عذاب الٰہی کے دھنسایا گیا۔	لہذا شکیل خان کا یہ دعویٰ بھی سراسر جھوٹ ہے۔
9	مہدی کے دور میں قسطنطنیہ محض تکبیر وتہلیل سے فتح ہو جائے گا۔، مہدی کی خلافت میں دجال کا ملک شام وعراق کے درمیان سے خروج ہوگا۔ (ابن ماجہ)	شکیل خان بن حنیف خان نے قسطنطنیہ (استنبول-ترکی) دیکھا تک نہیں۔	لہذا شکیل خان کا یہ دعویٰ بھی سراسر جھوٹ ہے۔
10	حضرت مہدی نماز فجر میں دمشق کی جامع مسجد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امامت فرمائیں گے اور آپ کے ساتھ ملکر دجال کو قتل کریں گے۔ (الحاوی، مسلم)	آج تک کسی مدعی مہدویت کی یہ ہمت نہیں ہوئی کہ مہدی ہونے کا دعویٰ کرے، اور ساتھ ہی دمشق جا کر وہاں کی جامع مسجد میں امامت کرے۔ شکیل خان کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔	لہذا شکیل خان کا یہ دعویٰ بھی سراسر جھوٹ ہے۔

تلک عشرة كاملة

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. (قرآن)

(ترجمہ: اہل علم سے پوچھو اگر تمہیں معلوم نہ ہو)

قرآن وحدیث اور اجماع امت کی روشنی میں

عقیدۂ ظہورِ مہدی ونزولِ عیسیٰؑ ابن مریم

اور

شکیلی غلط فہمیوں کا ازالہ

مؤلف

(ڈاکٹر ومفتی) اکمل یزدانی قاسمی (پی ایچ ڈی)

ناشر: مجلس تحفظ ختم نبوت، بھوپال

تفصیلات

نام کتاب : عقیدہ ظہور مہدی، نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور شکیلی غلط فہمیوں کا ازالہ

نام مؤلف: (ڈاکٹر ومفتی) اکمل یزدانی قاسمی -/9300695407

طبع اول : 22 اپریل 2019ء

صفحات : 144

قیمت : 60 روپے

کمپوزنگ : ابوارحم یزدانی

ناشر : مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال (مدھیہ پردیش) مسجد عثمان غنیؓ، قازق کیمپ، بھوپال

زیر نگرانی آل انڈیا مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

ملنے کے پتے

1- مجلس تحفظ ختم نبوت، مسجد عثمان غنی قازق کیمپ، بھوپال:

2- جامعہ ابوطلحہ، سرائے سکندری، ریلوے اسٹیشن، بھوپال

3- مسجد عائشہ، جمنا نگر، کروند، بھوپال

4- مکتبہ تاج المساجد، بھوپال

5- مرکز التراث الاسلامی دیوبند

6- کریٹیو اسپوکن انگلش کلاسیز سینٹر، جمنا نگر، کروند، بھوپال (مدھیہ پردیش)

9399166813,9300695407

فہرست مضامین

نمبر	عنوان	صفحہ
1	تقریظات-تصدیقات علماء کرام	11
2	عرض مؤلف	23
3	دعویٔ مہدویت ومسیحیت تاریخ کے آئینہ میں	32
4	عقیدہ ظہور مہدی اور نزولِ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام	34
5	شریعت محمدیہ کا اصلی شکل میں موجود ہونا اسکا طرۂ امتیاز	36
6	حضرت محمد بن عبداللہ المہدی	38
7	حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام	40
8	حضرت محمد بن عبداللہ المہدی اور حضرت عیسی ابن مریم دونوں الگ الگ شخصیات	43
9	دجال کیا اور کون؟	44
10	شکیل خان بن حنیف خان ایک نظر میں	45
11	شکیل خان بن حنیف خان کے دعوے	47
12	شکیل خان بن حنیف خان کے دعوے کا تقابلی مطالعہ	53
13	عقیدۂ ظہور مہدی ونزول عیسی ابن مریم علیہ السلام فقہاء ومحدثین کی نظر میں	56
14	آہ! شکیل خود نہیں بدلا قرآن وحدیث کے معنی ومفہوم کو ہی بدل ڈالا	57
15	شکیل خان بن حنیف خان کے پیروکاروں سے ایک دردمندانہ اپیل	59
16	ظہور مہدی سے وقوع قیامت تک	62

شکیلی غلط فہمیوں کا ازالہ (قسط دوئم)

نمبر	عناوین	صفحہ
☆	شکیل خان بن حنیف خان اور اس کے پیروکاروں کی جانب سے کیئے جا رہے بے تکے سوالات کا اجمالی جائزہ	67
1	بات صحاح ستہ سے ہوگی اور کسی کتاب سے نہیں۔	68
2	مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا، یہ کس حدیث میں ہے؟	75
3	جب مہدی دنیا میں آئیں گے نبیوں والے طریقے سے دین کا کام کریں گے یا کوئی مدرسہ کھولیں گے یا کوئی خانقاہ کھولیں گے، یا جماعت اسلامی میں ہونگے یا اہل حدیث میں ہونگے، یا بریلوی ہونگے یا کس مسلک سے ہونگے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں بتلائیں؟	77
4	کیا مسلمان مہدی کی مخالفت کریں گے، اگر ہاں تو کونسے مسلمان ہونگے جو مہدی کی مخالفت کریں گے۔ اس کو تکلیف دیں گے، جلاوطن کریں گے اور اس کے خلاف لشکر لیکر چلیں گے۔	78
5	مہدی اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کریں گے۔ یہ کس حدیث میں ہے؟	79
6	مہدی مدینہ منورہ میں پیدا ہونگے، یہ کس حدیث میں ہے؟	80
7	قیامت کی دس بڑی نشانیوں میں مہدی کا ذکر کیوں نہیں ہے۔ جبکہ زمین کے تین مقامات پر دھنسنے کا الگ الگ ذکر ہے؟	81

8	حضرت مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے آیئے ؟ آپ نماز پڑھایئے۔یا نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت امیر یا امام "مہدی" ہونگے ، یہ کس حدیث میں آیا ہے؟	83
9	کیا مہدی کے کندھے پر عیسیٰ ہاتھ رکھیں گے؟	86
10	کیا حضرت مہدی قسطنطنیہ فتح کریں گے؟	86
	دجال سے متعلق سوالات	
11	دجال کو مہدی پہچانیں گے یا لوگ پہچانوائیں گے جو عیسیٰؑ کو بتائیں گے کہ دجال آچکا ہے۔یہ کس حدیث میں ہے۔	88
12	احادیث کی روشنی میں دجال کیا ہے؟ دجال کب نکلے گا؟ کیسے نکلے گا؟ کہاں نکلے گا؟ نیز کہاں ٹھہرے گا؟	88
13	دجال کو کون تلاش کرے گا؟ احادیث کی روشنی میں بتائیں۔	89
14	دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا یا بائیں آنکھ سے۔	90
15	دجال کی سواری حمار (گدھا) ہوگا یا فائٹر پلین؟	90
16	دجال خدائی دعویٰ کس طرح کرے گا؟	91
17	دجال کی جنت اور جہنم کیا ہوگی؟	91
18	دجال کے حکم سے فصل کیسے اُگے گی اور پانی کیسے برسائے گا؟ کیسے مارے گا، کیسے زندہ کرے گا؟	92
	حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے متعلق سوالات	

19	کیا عیسیٰ ؑ کے زمانے میں سب کے سب انسان یا تو مسلمان ہو جائیں گے یا انہیں مار دیا جائیگا۔ ایسا کہاں ہے؟ کیا حضرت عیسیٰ کو پوری دنیا ایک ساتھ تسلیم کرے گی؟	92
20	عیسیٰ آسمان سے کتنی عمر میں اتریں گے اور اس دنیا میں کتنے سال زندہ رہیں گے۔ چالیس/ پیتالیس سال کس حدیث میں ہے؟	93
21	کیا عیسیٰ مہدی علیہ السلام اور دجال کو دنیا کے سارے علماء پہچان لیں گے؟	94
22	عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہونگے یا آسمان سے نزول ہوگا؟ کس حدیث میں ہے عیسیٰ آسمان سے آئیں گے؟ جبکہ بخاری و مسلم میں عیسیٰ علیہ السلام کے صاف صاف پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ اور وہ شکیل بن حنیف کی شکل میں وہ پیدا ہو چکے ہیں۔ حدیث میں لفظ "منکم" آیا ہے۔ جس کا مطلب پیدا ہونا ہوتا ہے۔	95
23	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی کیفیت کیا ہوگی؟	96
24	کیا حضرت عیسیٰ کو کسی مدرسہ کی تعلیم کی ضرورت ہوگی؟	96
25	حضرت عیسیٰ خنزیر کا قتل کیسے کریں گے؟	97
26	حضرت عیسیٰ نبی ہونگے یا امتی ہونگے ؟	98
27	عیسیٰؑ جب آئیں گے تو لوگ کہیں گے دجال دروازے کے پیچھے ہے، دروازہ کھولا جائے گا۔ یہ کس حدیث میں ہے؟	98
	حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دونوں سے متعلق سوالات	

28	کیا قرآن وحدیث کی روشنی میں مہدی وعیسیٰ کا الگ الگ حلیہ بتایا گیا ہے؟ معراج میں جس عیسیٰ سے حضور ﷺ کی ملاقات ہوئی تھی وہ وہی عیسیٰ تھے جو آسمان میں ہیں؟	99
29	اللہ کے نبی کے الفاظ سے ثابت کریں کہ عیسیٰؑ ومہدی دونوں الگ الگ شخصیت ہیں۔	102
30	دنیا میں آنے کے بعد حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی کیا کام کریں گے؟ اور کوئی کام ایک ساتھ کریں گے؟	103
	متفرق سوالات	
31	جتنی بھی قیامت کی نشانیاں ابتک واضح ہوچکی ہیں جیسے دجال کا نکلنا (امریکہ-فرانس-یواین او)، دجال کا مدینہ کے باہر ٹھہرنا، دجال کا مشرق سے آنا، جنگ عظیم یعنی عراق-امریکہ (۱۹۹۱ء) کی جنگ، زمین کا تین مقام پر دھنسنا، مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب میں، زیادہ جھوٹ، سود، بے حیائی، رشوت خوری، ظلم وستم، فرقہ پرستی، آپ مانتے ہیں یانہیں؟ ورنہ آپ کے مطابق قیامت کی کون سی علامت ظاہر ہوچکی ہیں، یا ہونے والی ہیں۔	104
32	جو قرآن وحدیث، اللہ کے نبی کے الفاظ کے مطابق مانے اور ان پر چلے کیا وہ کافر ہوسکتا ہے؟	105
33	جو قرآن وحدیث اللہ کے نبی کے الفاظ کے علاوہ غیب کے معاملہ میں پیشن گوئیوں کے معاملہ میں اپنے بڑوں کے الفاظ کو مانے قرآن وحدیث کو چھوڑ کر اور قرآن وحدیث پر پورا عمل بھی نہ کرے۔ بعض میں کرے بعض میں نہ کرے کیا وہ ان سے بہتر ہے جن کو کافر کہا ہے؟	106
34	کیا اللہ کے نبی ﷺ نے کسی موقع پر کسی کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا ہے؟	108

35	غیب کا علم کس کو ہے۔ اگر کوئی کہے اللہ کے نبیؐ کو اللہ کے علم دیئے بغیر غیب کا علم ہے یا اُن کو غیب کی خبر ہے تو وہ کیسا ہے؟	110
36	اگر چودہ سو سال سے ہم اللہ کے نبی کی بات کو پکڑے رہیں گے تو چودہ سو سال سے علم کے پہاڑ یعنی علماء کہاں جائیں گے۔ ایسا کوئی کہے تو وہ کیسا ہے؟	111
37	پیشن گوئی کو پورا ہونے سے پہلے کیا جانا جا سکتا ہے؟ وہ یقینی ویسے ہی پوری ہوگی یا یا پیشن گوئی کے معاملہ میں اللہ کے نبی کے الفاظ سے آگے بڑھا جا سکتا ہے؟ اگر کوئی بڑھے تو وہ کیسا ہے؟	113
38	کیا نبی کی پیشن گوئی میں گمان تو لگایا جا سکتا ہے۔ یا اس پر یقین اور عقیدہ بھی بنایا جا سکتا ہے؟	113
39	کیا اللہ کے نبی کی بتائی ہوئی تمام کی تمام پیشن گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئیں۔ اگر نہیں ہوئیں تو آپ نہیں مانتے، ان پیشن گوئیوں کو۔	114
40	اللہ کے نبیؐ کی پیشن گوئی دیگر آسمانی کتابوں میں الگ نام اور الگ مقام سے کی گئی تھی جو کہ اس وقت ان قوموں اور ان مذہبوں کو نہیں ملیں تو کیا اس بنیاد پر یہ ان کے عالموں کے کہنے سے وہ امت بچ جائیگی کل قیامت کے دن؟	114
41	حدیث میں آئیں پیشن گوئیوں کو وقت پر پرکھا جا سکتا ہے یا وقت سے پہلے؟	114
	شکیل بن حنیف کے پیروکاروں کے کھوکھلے دعوے	
1	ہم اللہ کو ایک مانتے ہیں اور آپ ﷺ کو آخری نبی و آخری رسول مانتے ہیں۔ ان کے بعد اس امت میں کوئی نبی اور کوئی رسول نہیں آئے گا۔ اور جو قرآن و حدیث میں عقائد بیان کئے گئے ہیں اور جو عیسیٰ و مہدی کے تعلق سے پیشن گوئی بتائی گئی ہیں، صحاح ستہ میں بتائی گئی ہیں اس سے نہ ذرہ برابر کم اور نہ ذرہ برابر زیادہ مانتے ہیں۔ اللہ کے نبی کے الفاظ سے۔	116

2	محمد شکیل بن حنیف کو قرآن وحدیث کی روشنی میں ہم عیسیٰ ابن مریم اور مہدی دونوں مانتے ہیں۔ لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم کی وجہ سے۔ صحاح ستہ کے مطابق عیسیٰ ومہدی دونوں ایک شخصیت ہیں۔ ایک ہی شخصیت کے دو الگ الگ نام ہیں۔	120
3	دجال آچکا ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جس کو شکیل بن حنیف نے ہم کو بتایا کہ جو سسٹم (UNO) اس وقت دنیا میں رائج ہے وہ اور اس سسٹم کو operate کرنے والا شخص، اور اس سسٹم میں استعمال ہونیوالی چیزیں جیسے، سٹیلائٹ، فائٹر پلین اور دیگر چیزیں جو اس سسٹم کے تحت آتی ہیں جس سے دنیا میں فتنہ پھیل رہا ہے اِسی کو اللہ کے نبی نے دجال کہا ہے اور جس فتنہ سے ڈرایا ہے اور اس سے پھیلنے والے فتنوں سے ساری دنیا میں بے حیائی، آوارگی، جھوٹ، سود وغیرہ وغیرہ (موبائل، انٹرنیٹ، بینکنگ سسٹم کو بھی دجال کہا ہے)	124
4	شکیل بن حنیف نے عیسیٰ اور مہدی دونوں ہونے کا ایک ساتھ دعویٰ کیا ہے ۲۰۰۲ء میں، نہ کہ پہلے مہدی ہونے کا اور بعد میں عیسیٰ ہونے کا۔ 126	125
5	شکیل بن حنیف سے سب سے پہلے تین لوگوں نے بیعت کی۔ اور یہ عیسیٰ ومہدی دونوں کے نام سے بیعت ہوئی۔	126
6	خلیفہ کے انتقال کے بعد مہدی کا ظہور جس شہر سے ہوگا، اس مدینہ سے (شہر) سے مراد دہلی ہے۔	126
7	دمشق سے مراد ہم لوگ دلی لیتے ہیں، کیونکہ اللہ کے نبی کے ٹائم دلی کا وہ حصہ وجود میں نہیں تھا جس کی نشاندہی حدیث میں ملتی ہے۔	127
8	لکشمی نگر کی مسجد ایک دمشق کی ایک مینارہ والی مسجد ہے۔	127

9	جو شخص شکیل بن حنیف کو مہدی اور مسیح نہیں مانتا ہم ان پر کفر کے فتوے نہیں لگاتے۔ ان کا فیصلہ اللہ کرے گا۔ ہمارے ذمہ تو بات کو صاف صاف پہنچا دینا ہے۔	127
10	اگر کوئی شخص، جہاں سے شکیل بن حنیف نے اپنے مہدی اور عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا ہے یعنی دلّی اور لکشمی نگر میں اُسی جگہ کوئی دوسرا شخص اپنے مہدی وعیسیٰ ہونے کا دعویٰ کرے تو ہم سرے سے ان کو خارج کر دیں گے۔	128
11	ہم صحاح ستہ ہی کو مانتے ہیں، اس کے علاوہ کسی اور کو نہیں۔	128
12	قرآن کی آیت ویکلم الناس فی المهد و کهلا ومن الصالحین (آل عمران آیت نمبر ۴۶) عیسیٰ کو ہی مہدی کہا گیا ہے۔	130
13	شکیل بن حنیف اس دنیا میں کتنے سال زندہ رہیں گے، اس کے بارے میں کہا کہ ہم نہیں بتا سکتے چونکہ یہ غیب کی بات ہے۔	131
14	قیامت کی دس بڑی علامتوں کے وقوع کے بارے میں ایک شکیلی پرچارک منمانی وضاحت:	132
الف	شکیل خاں بن حنیف خاں کے فتنہ سے بچیں اور ان کتابوں کا مطالعہ کریں	134
باء	شکیل خاں بن حنیف خاں کے فتنہ سے متعلق علماء کرام کی خدمت میں چند گزارشات	137

تقریظات-تصدیقات علماء کرام

تقریظ وتائید:

حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری مدظلہٗ العالی

استاذ شعبہ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

ونائب ناظم آل انڈیا مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام ایک فکری اور نظریاتی مذہب ہے، روز اول سے اس کی فکری سرحدیں اپنے ماسوا تمام مذاہب سے پوری طرح ممتاز وعلیحدہ ہیں۔ اسلام کے قائم کردہ فکری سرحدوں میں رہنے کا نام اسلام اور اس سے ذرا بھی تجاوز کرنے کا نام کفر ہے۔ اعمال میں اگر کچھ کمی کوتاہی ہوجائے تو پھر بھی بخشش کی گنجائش ہے لیکن اگر عقیدے میں کوئی خرابی آگئی تو خدائی اعلان کے مطابق بخشش کے تمام دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ اس لئے کہ اسلام میں عقیدے کی حیثیت روح کی اور اعمال کی حیثیت جسم کی ہے، اگر روح نکل جائے تو جسم کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو جو عقائد ونظریات دیئے ہیں ان کی حفاظت کے لئے علمائے اسلام نے "علم کلام" کے نام سے مستقل طور پر ایک فن ایجاد کیا جو خالص قرآن وسنت سے مستنبط ہے۔ علم کلام کے ذریعہ درحقیقت اسلام کی فکری ونظریاتی سرحدوں کی حفاظت اور اسلامی عقائد ونظریات کو تحفظ فراہم کرنا مقصود ہوتا ہے۔ آج کل عقائد کی حفاظت کے لیے دینی مدارس اور مذہبی تعلیمی اداروں میں جس شعبہ کے ذریعہ یہ خدمت انجام پارہی ہے اس کا نام عرف عام میں "تحفظ ختم نبوت" ہے اور مختلف افراد کو جوڑ کر تنظیمی طور پر تبلیغ وبیان کے ذریعہ اس سے متعلق جو امور انجام پاتے ہیں اس کا نام "مجلس تحفظ ختم نبوت" رکھا جاتا ہے۔

جس دور سے ہم گذر رہے ہیں اُس میں سابقہ ادوار کی بہ نسبت فتنوں کی کثرت ہو رہی ہے۔ بہت سے فتنے ایسے بھی ہیں جو اپنی شکل وشباہت اور اپنے ظاہری اعمال سے دیندار مسلمانوں کو دھوکہ میں مبتلا کردیتے ہیں، ان فتنوں کی نشاندہی اُن کے عقائد ونظریات جاننے کے بعد ہی ہو پاتی ہے۔ ان حالات میں ایمان وعقائد

کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کے سد باب کے لئے معقول و مؤثر حل یہ ہے کہ اسلامی عقائد اور علم کلام کی تعلیم کو نہ صرف یہ کہ اپنے اپنے مکاتب و مدارس کے نصاب کا جزو بنا دیا جائے بلکہ عام فہم بیانات اور کتابوں کے ذریعہ مساجد کے نصاب میں بھی شامل کیا جائے اور قدیم علم کلام کی روشنی میں حالات حاضرہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے عقائد کی تعلیم کو اپنے عام فہم بیانات وتحریرات کا جزو بنایا جائے۔

شکیلی فتنہ نے اپنے ظاہری اعمال کے ذریعہ جس طرح بہت کم وقت میں مسلمانوں کے درمیان گھس پیٹھ بنانے کی کوشش کی ہے یہ اس بات کی پختہ دلیل ہے کہ مسلمان، اعمال میں چاہے جو بھی بلند و بالا مقام ومرتبہ رکھتے ہوں لیکن اپنے عقائد کی نسبت کافی حد تک جہالت وناواقفیت میں مبتلا ہیں، اگر کچھ لوگ عقائد سے واقف ہو بھی جاتے ہیں تو دلائل سے واقف نہیں ہوتے۔ چنانچہ اسی جہالت اور مسلمانوں کی خاموشی کا فائدہ شکیلی فتنہ اٹھا رہا ہے۔ جو لوگ مسلمانوں کے لئے دردمند اور بہی خواہ ہیں اُن کو مسلمانوں کی اس کمزوری کو دور کرنے کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے۔

شکیلیوں کی تمام تر ریشہ دوانیوں کا خلاصہ دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ان کی پہلی کوشش یہ ہوتی ہے کہ عوام کو علماء سے بدظن کر کے دُور کر دیا جائے تا کہ عقائد کی تشریح وتوضیح کی باگ ڈور خود شکیلیوں کے ہاتھ میں آجائے۔ ان کی دوسری کوشش یہ ہوتی ہے کہ دین کو بغیر ماہرینِ دین کے چلانے کی فضا بنائی جائے تا کہ دین کا رشتہ ماضی سے کٹ جائے اور جس کا جی چاہے دین کے اعمال وعقائد کو بچوں کا کھلونا بنا کر کھیلتا پھرے۔ علماء سے دُوری اور دین کو بغیر ماہرینِ دین کے چلانے کی بیماری مسلمانوں کے درمیان جہاں بھی ہوگی؛ وہاں شکیلیت اور اُس جیسے طرح طرح کے گمراہ کن فتنے پیدا ہوتے رہیں گے۔

خوشی کی بات ہے کہ اسلامی علوم وعقائد کے وارثین، نوجوان فضلاء اپنے بیان وقلم کے ذریعہ اب میدان عمل میں آرہے ہیں، اگر یہ اپنے عزم وعمل میں تسلسل باقی رکھیں گے تو ان کی محنتیں ان شاء اللہ بہت جلد رنگ لائیں گی، اُمت مسلمہ کو ان بیماریوں سے بھی نجات ملے گی اور فتنوں کا دروازہ بھی بند ہوگا۔

قابلِ مبارکباد ہیں جناب ڈاکٹر مفتی اکمل یزدانی قاسمی صاحب کہ انہوں نے اپنے علاقے کی انہی ضروریات کو سامنے رکھ کر زیرنظر کتاب کو اچھے انداز میں ترتیب دی ہے۔ راقم سطور نے موصوف کو بہت پہلے توجہ دلائی تھی کہ شکیلیوں کے تمام تر سوالات کو جمع کرنا اور پھر ان کا جواب مرتب کرنا ایک کام ہے تا کہ اپنا ہر فاضل اس میں وقت خراب نہ کرے اور شکیلی بھی ہر ایک کو غیر ضروری سوالات میں الجھا کر وقت خراب نہ کریں۔ زبانی طور پر شکیلیوں کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے ہیں اور بار بار دیئے گئے ہیں لیکن وہ پھر اپنی ضد پہ جہالت

پر باقی رہتے ہوئے جگہ جگہ اسی سوال کو دہراتے پھرتے ہیں اور جواب میں نئی نئی شقیں نکال کر عوام کو الجھاتے پھرتے ہیں۔ شکیلیوں کے اس مکروفریب کا راستہ بند کرنا ضروری ہو گیا تھا۔ ماشاء اللہ مفتی اکمل صاحب نے اس جانب توجہ فرمائی اور حتی الامکان اب تک جتنے سوالات مل سکے ہیں ان کو جمع کر کے ایک ترتیب قائم کردی ہے۔ شکیلیوں کے سوالات غیر مرتب، بے ہنگم اور بے تکے سے ہی ہوتے ہیں، تعبیر اور انداز بھی ایسا جاہلانہ ہوتا ہے کہ علم وفہم سے اس کو کوئی ربط نہیں ہوتا لیکن مجبوری تھی اس لیے انہی کے الفاظ وتعبیرات میں اس کو جمع کیا گیا ہے۔

موصوف کی خواہش پر راقم سطور نے بھی اس کتاب کے تمام بنیادی مضامین کو پڑھا اور دیکھا ہے۔ ماشاء اللہ اختصار کے ساتھ مفتی صاحب نے اپنے موضوع پر مناسب اور مفید مواد جمع کردیا ہے جو عوام وخواص سب کے لئے نفع بخش ہوگا۔ بقیہ جن لوگوں کو مزید تفصیل دیکھنی ہو تو مفصل کتابوں کی فہرست بھی شامل کتاب کردی گئی ہے، یہ بھی اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند کی اس موضوع پر دیگر مطبوعات بھی مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال کے آفس سے دستیاب ہو جائیں گی۔ لیکن قارئین اس کو حرف آخر نہ سمجھیں، ابھی ممکن ہے کہ شکیلی پنڈتوں کے کچھ اور سوالات بھی سامنے آئیں، یا اپنی تعبیرات میں وہ کچھ ردبدل کریں۔ بہرکیف جو بھی آئیں گے ان کے جوابات کے لیے ان شاء اللہ مفتی صاحب موصوف سے امید ہے کہ تیار رہیں گے تا آنکہ شکیلیوں کے سوالات اور سوالات کے راستے سے ان کی پینترے بازی کا دائرہ تنگ سے تنگ تر ہوتا چلا جائے۔ ابھی یہ کتاب شکیلی سوالات وجوابات کا نقش اوّل ہے، امید ہے کہ مفتی صاحب آگے مزید نکھار پیدا کر کے اس کا نقش ثانی بھی جلد ہی پیش کریں گے۔

اس وقت کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند کی جانب سے منعقد ہونے والے چھ روزہ تربیتی کیمپ ۲۵ تا ۳۰/اپریل ۲۰۱۹ء میں شرکاء کو ان شکیلی سوالات وجوابات سے روشناس کرانے کے لیے بعجلت ممکنہ یہ کتاب مطلوب تھی اس لیے بعض جوابات کو بغیر تفصیل کے صرف اختصار پر موقوف رکھا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو نیز مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال کے اراکین ومعاونین کی خدمات کو قبول عام بخشے اور گمراہوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

شاہ عالم گورکھپوری

استاذ ونائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

۱۵ شعبان ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۱/اپریل ۲۰۱۹ء

حضرت مولانا محمد احمد صاحب مدظلہ العالی

استاذ التفسیر والفقہ امام المنطق والفلسفہ جامعہ عربیہ مظاہر علوم سہارنپور (یو پی)

عقیدہ کی درستگی ایمان وعمل کا کلیدی حصہ ہے اور آخرت کی کامیابی میں ایمان کی سلامتی حرف آخر۔ مذہب اسلام کی حقانیت کے باوجود ہر دور میں دشمنانِ اسلام نے نت نئے فتنے برپا کیے۔ کبھی خارجی شکل میں تو کبھی داخلی انداز میں۔ خارجی فتنوں کے مقابلہ میں داخلی فتنوں سے اسلام کو غیر معمولی نقصانات ہوئے۔

چونکہ مذہب اسلام ایک آخری مذہب ہے، اس کے بعد کسی دوسرے مذہب کا تصور ممکن نہیں اور اللہ نے اس دین وشریعت کی حفاظت کی ذمہ داری خود لی ہے۔ اور امت مسلمہ میں ہمیشہ ایسے رجال کار پیدا فرماتے رہے ہیں جنہوں نے اللہ کی مشیت اور فرمان رسول ﷺ کی روشنی میں دین وشریعت کا تحفظ کرنے میں اپنا سب کچھ قربان کر دیئے اور موجودہ دور میں بھی کر رہے ہیں اور قیامت تک ان شاء اللہ علماء حقہ کی ایک جماعت اس کام کے لئے وقف رہے گی۔

موجودہ دور میں سابقہ دیگر فتنوں کی طرح ایک فتنہ شکیل بن حنیف کا بھی ہے جس نے اپنے آپ کو مہدی اور مسیح مان کر مسلم معاشرہ میں فتنہ ارتداد کو پھیلانے میں غیر معمولی کردار نبھایا ہے۔ یہ فتنہ خارجی نہیں بلکہ داخلی صورت اختیار کیا ہوا ہے۔ اسکول وکالج اور دین سے ناواقف لوگ اور بالخصوص علماء حقہ سے بغض وکینہ رکھنے والے افراد کو دین وشریعت کا چولا پہن کر دھوکہ

دے رہا ہے۔جس سے دین وشریعت سے ناواقف طبقہ روز بروز متاثر ہوتا چلا جا رہا ہے۔جس کی برووقت سرکوبی وقت کی اہم ترین ضرورت بن گئی ہے۔

عزیزم ڈاکٹر مفتی اکمل یزدانی قاسمی سلمہٗ کی یہ کتاب "ظہور مہدی ونزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور شکیلی غلط فہمیوں کا ازالہ" میری نظر سے گزری، ماشاءاللہ مولانا موصوف نے اس کتاب میں قرآن وحدیث ،سلف صالحین اور بالخصوص علماء دیوبند کی مستند کتابوں کے حوالے سے ایک ایسا جامع اور پُر مغز مواد جمع فرمادیا ہے جو فتنہ شکیلیت کی غلط فہمیوں کے ازالہ کو سمجھنے میں کافی حدتک معین ومددگار ہے۔

مولانا موصوف نے ظہور مہدی اور نزول عیسی ابن مریم علیہ السلام اور دجال سے متعلق تقریباً سبھی معتبر روایات کو جمع کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ساتھ ہی موجودہ دور کے فتنہ شکیل بن حنیف کا تقابلی انداز میں بھرپور تعاقب کیا ہے۔انداز جارحانہ کی جگہ ناصحانہ ہے۔تحریر شستہ،آسان اور عام فہم ہے۔

مولانا موصوف کی اس دیرینہ کاوش کو امت مسلمہ کے عقائد کے تحفظ میں اللہ تعالیٰ شرفِ قبولیت سے نوازے اور خوب نافع بنائے۔آمین

احقر محمد احمد غفرلہ

خادم جامعہ اسلامیہ عربیہ مظاہر علوم سہارنپور (یوپی)

حضرت مولانا مفتی ابوالکلام صاحب مدظلہ العالی

مفتی شہر بھوپال و مہتمم جامعہ ابوطلحہ، سرائے سکندری، ریلوے اسٹیشن، بھوپال

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش گوئی کے مطابق قیامت سے پہلے بہت سے جھوٹے لوگ پیدا ہونگے جو لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ اہل ایمان کو ایمان اور دین حق سے ہٹانے کی کوشش کریں گے۔ قیامت کی علامت صغریٰ سے متعلق صادق و مصدوق حضرت محمد ﷺ کی کہی ہوئی اکثر پیش گوئیاں صادق آچکی ہیں۔

کتنے جھوٹے مدعیان اپنے جھوٹ کے ساتھ کیفر کردار کو پہنچ چکے اور واصل جہنم ہو گئے۔ انہی جھوٹوں میں ایک جھوٹا مدعی مہدی و مسیح شکیل بن حنیف ہے جس کے دامِ فریب میں ہزاروں لوگ پھنس چکے ہیں۔ فتنہ شکیلیت کا سدباب ضروری ہے۔

شکیل بن حنیف کا جھوٹا ہونا ابلیس لعین کی طرح جگ ظاہر ہے، جس طرح ازلی بدبخت لوگ شیطان کی پوجا کرتے ہیں، اسی طرح اللہ اور اس کے رسول کے باغی شکیل بن حنیف پر ایمان لاکر لوگ دین اسلام سے ہاتھ دھو رہے ہیں اور اپنے آپ کو جہنم کا مستحق بنا رہے ہیں۔

اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے علماء حق نے چھوٹی بڑی کئی کتابیں قرآن و حدیث سے مدلل تحریر کی ہیں جن میں دارالعلوم دیوبند سرفہرست ہے۔ اسی سلسلہ کا یہ کتابچہ جو آپ کے ہاتھ میں ہے مولانا مفتی اکمل یزدانی صاحب کی قلمی کاوش ہے جو قابل تحسین ہے۔

اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو ختم کرنے کی تمام کوششوں کو قبول فرمائے اور ہمیشہ کیلئے اس فتنہ گر کو اور فتنہ پرور کو دفن فرمادے۔ آمین یارب العالمین۔

ابوالکلام قاسمی
مفتی شہر بھوپال
و مہتمم جامعہ ابوطلحہ سرائے سکندری، ریلوے اسٹیشن، بھوپال

مفتی رئیس احمد خاں قاسمی مدظلہ العالی

(A) مفتی شہر بھوپال واستاذ الحدیث والفقہ ، دار العلوم تاج المساجد، بھوپال
خلیفہ ومجاز بیعت از شیخ طریقت حضرت مولانا الحاج محمد قمر الزماں صاحب الہ آبادی دامت برکاتہم

حامداً ومصلیاً ومسلماً
ارشاد نبوی ﷺ ہے- يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِّيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ (الحدیث) اس علم نبوت کو پچھلے نیک لوگوں سے بعد کے لوگ حاصل کرتے رہیں گے جو دین میں حد سے تجاوز کرنے والوں کی تحریفات سے اور باطل پرستوں کی دست درازیوں سے اور اُجڈ قسم کے لوگوں کی موشگافیوں سے اس کو پاک وصاف کرتے رہیں گے۔

یاد رہے کہ اعمال صالحہ کی صحت وقبولیت کا دارومدار عقائد کی درستگی پر ہے۔ دین اسلام میں عقائد کو اولیت اور بنیادی حقیقت حاصل ہے جس کی درستگی کے بغیر نجات ممکن نہیں ہے۔ اصول دین سے ناواقفیت اور بے خبری کیوجہ سے آئے دن نت نئے فتنے وجود میں آتے رہتے ہیں جو بظاہر تو معمولی نظر آتے ہیں لیکن انجام کے اعتبار سے نہایت خطرناک ہوتے ہیں۔ ان ہی میں سے ایک فتنہ یہ بھی ہے "فتنہ شکیلیت" ضرورت اس بات کی ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو اس فتنہ سے آگاہ کیا جائے۔ اور زیر نظر کتاب "عقیدہ ظہور مہدی اور نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور فتنہ شکیلیت کا تجزیاتی مطالعہ" مولفہ ڈاکٹر مفتی اکمل یزدانی قاسمی سلمہٗ کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے۔ اخیر میں بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولف محترم کی اس بروقت دینی کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس کا فائدہ عام وتام فرمائے آمین۔

خیر اندیش
مفتی رئیس احمد خان قاسمی

حضرت مولانا محمد یعقوب خان صاحب مدظلہ العالی

استاذ الفقہ جامعہ اسلامیہ عربیہ مسجد ترجمہ والی موتیا پارک بھوپال

آج کے پُرفتن دور میں اُمت مسلمہ کے درمیان نئے نئے قسم کے فتنے رونما ہو رہے ہیں۔ اس سے قبل بھی طرح طرح کے فتنوں سے ملت اسلامیہ دوچار ہوتی رہی ہے۔ مگر الحمداللہ، اللہ جل شانہٗ نے ہر دور میں اس فتنے کی سرکوبی کیلئے وارثِ انبیاء علیہم السلام کو کمربستہ کھڑا کیا اور ملت کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔

کیونکہ دین وشریعت میں عقیدہ کی درستگی ہی اصل اور بنیاد ہوتی ہے اور ہر عمل کا مدار عقائد صحیحہ پر ہی منحصر ہے اس کے بغیر کوئی عمل خالق کائنات کے یہاں قابل قبول نہیں ہے۔ باطل ہمیشہ عقائد ہی پر حملہ کرتا ہے۔ موجودہ دور میں شکیل بن حنیف نے امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کر کے امت کے عقائد کو بگاڑنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اس فاسد عقیدہ کے سدباب کیلئے جناب ڈاکٹر مفتی اکمل یزدانی قاسمی صاحب کی کتاب "ظہور مہدی، نزول عیسیٰ علیہ السلام اور شکیلی غلط فہمیوں کا ازالہ" مکمل نظر سے گزری۔ ماشاء اللہ موصوف نے ان عقائد فاسدہ کو بحوالہ کتب صحیحہ وکلام ربانی رد کرتے ہوئے جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے اجماعی عقیدے کو امت کے سامنے لانے کی کامیاب کوشش کی ہے اور ساتھ ہی شکیلی پیروکاروں کی جانب سے علماء وعوام کے سامنے گاہے بگاہے پیش کئے جارہے بے تکے سوالات کے مدلل اور مُسکت جوابات دیئے ہیں، امید ہی نہیں بلکہ اللہ کی ذات سے پورا یقین ہے کہ ان شاء اللہ موصوف کی یہ کتاب اہل باطل بالخصوص شکیلی پیروکاروں کے خلاف آخری کیل ثابت ہوگی۔

مولانا موصوف پچھلے کئی سالوں سے مدعی مُہدویت ومسیحیت شکیل بن حنیف کے فتنہ ارتداد سے عوام وخواص کو باخبر کرنے کیلئے زمینی سطح پر بے لوث کام کررہے ہیں۔ تحفظ ختم نبوت سے متعلق اور موجودہ فتنہ کے بارے میں گہرا مطالعہ رکھتے ہیں۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال کے اہم معاونین میں سے ہیں۔ مولانا موصوف کی خدمات کے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس تالیف کے ذریعہ باطل عقائد کو درست فرمائے اور مؤلف کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

محمد یعقوب خان عفی عنہ
خادم امام وخطیب مسجد ننھی بی صاحبہ قازق کیمپ و
صدر مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال

حضرت مولانا مقصود احمد نجمی قاسمی مدظلہ العالی

استاذ الفقہ جامعہ ابوطلحہ، سرائے سکندری، بھوپال
وممبر مجلس منتظمہ مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال

اقوال محمدیؐ وپیشین گوئیاں احادیث مبارکہ میں ختم نبوت، ظہور مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق شریعت مطہرہ میں اتنی تفصیل سے موجود ہیں جس کی نظیر دیگر مسائل میں شاید نہ ملیں جو عمومی طور پر مزاج نبوت کا انداز نہیں ہے مگر قرب قیامت میں ایسے فتنے آئیں گے اس لئے ہر جزء کی تفصیل ضروری تھی جو کہ عین واقعہ ہے۔ کیونکہ یہ مسائل عقائد کے قبیل سے ہیں جن پر یقین کامل ہی کلید نجات ہے جو ایک مؤمن کے قلب وفکر پر بہت گہری ہوتی ہے اور بشکل عبادت امت مسلمہ کا یہ عقیدہ دنیا کی دیگر اقوام وملل میں اسلام کی شانِ عظمت اور توقیرِ نبوت کی انفرادیت کے ساتھ صداقت کی امین ہوتی ہے اور یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ ایک مومن کی تمام اطاعت وعبادت کا محور ومرکز نقطہ ہائے ارتکاز رب کائنات کی رضاء خاتم النبیین کی ختم نبوت کے یقین کے ساتھ اقوال محمدیؐ کی تصدیق قلبی وطاعت ظاہری کے ماسوا اور کچھ بھی نہیں۔

چونکہ مسئلہ ختم نبوت ایک اہم اور بنیادی عقیدہ ہے اور اس مسئلہ پر مختلف ادوار میں مختلف شیطان نما افراد نے قدغن لگانے کی کوشش کی مگر حق پرست علماء کی جماعت نے تعاقب کیا اور باطل قلع قمع کر دیئے۔

اس وقت ختم نبوت کے تحفظ کے لئے علماء حق کا پورا وفد میدان میں اُترا جن میں سرِ فہرست حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ، حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت یوسف بنوریؒ، حضرت احمد علی لاہوریؒ، حضرت دین پوریؒ، حضرت شیخ الہند، حضرت شیخ الاسلام اور بہت سے علماء حق وفضلاء دیوبند اس میدان میں نمایاں کردار ادا کر چکے ہیں اور کرتے رہے ہیں۔ بعد کے علماء میں قاری عثمان صاحب، مولانا ارشد مدنی، مولانا حبیب الرحمان وغیرہ چٹان کی مانند آج بھی موجود ہیں۔ یہی فتنہ مختلف طریقے اور چولے بدل کر نبوت کی متعینہ پیشین گوئی پر قدغن لگانے میں پھر کوشاں ہوا ہے جو ظہور مہدی اور نزول عیسی علیہ السلام کے متعلق ہیں۔ یہی فتنہ، فتنہ شکیلیت کے نام سے آج پھر امت کے سامنے ہے۔ مگر اللہ کا شکر ہے کہ علماء حقہ، علماء دیوبند بالخصوص فضلاء

دیوبند کا وفد پھر اس کی سرکوبی کے لئے شمشیر برہنہ لے کر اس میدان میں ہے۔

موجودہ دور کے اس فتنۂ شکیلیت کا قلع قمع کرنے کیلئے اور اس کو جہنم واصل کرنے کیلئے نیز امت مسلمہ کے موجودہ اضطراب وانتشار کو رفع کرنے کیلئے اور مسلک حقہ کی نمائندگی کرتے ہوئے ظہور مہدی ونزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے متعلق علماء اہل السنۃ والجماعۃ کے اجتماعی نقطۂ نظر کی وضاحت کیلئے موصوف محترم ڈاکٹر مفتی اکمل یزدانی صاحب قاسمی نے اپنے گہربار قلم سے بنام " ظہور مہدی ونزول عیسیٰ علیہ السلام اور شکیلی غلط فہمیوں کا ازالہ "ایک شاہکار تیار کیا ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

موصوف صاحب کتاب کی ہر دلعزیزی میری نظر میں زیر بحث موضوع کا ہمہ جہت مرتب احاطہ اور حتی الامکان وسیع تناظر میں تقابلی مطالعہ اور موضوع پر بھرپور نظر رکھنے کے ساتھ پیش آمدہ اور مسائل نبوت وآثار قیامت، وقرب قیامت کا انداز بیان واقعات وحوادثات سے علمی طور پر مدلل واقفیت، محققانہ اور تجزیاتی رائے موصوف کا تفردات کا حصہ اور کلیدی اجزاء ہیں اور اس میں بھی کوئی دورائے نہیں کہ موصوف کثیر المطالعہ ہونے کے ساتھ قادر الکلام خطیب، فتنۂ شکیلیت کے ماحی اور وسیع ظرف کے مالک ہیں اور کئی اہم کتابیں موصوف کے قلم سے زینت پا چکی ہیں۔

موصوف محترم کے حکم کی تعمیل میں چند سطریں زیر قرطاس کی ہیں حالانکہ مجھ جیسے حقیر وفقیر کے قلم کی کیا بساط اور کیا تاثر! یہ تو موصوف کا حسن ظن ہے۔ اللہ اس کو باقی رکھے اور پوری امت محمدیہ کی طرف سے موصوف کو جزائے خیر دے اور کتاب ہذا کو عوام وخواص کیلئے نافع بنائے اور امت کے عقائد کی درستگی میں اس کتاب کو معین بنائے۔ آمین

العبد العاص

ابن المنظور مقصود احمد القاسمی گورکھپوری

خادم التدریس فی الفقہ جامعہ ابوطلحہ، بھوپال

حضرت مولانا مفتی محمد عمر جامعی (لیبیا) مدظلہ العالی

لیکچرار حکیم سید ضیاء الحسن یونانی میڈیکل کالج، وممبر مجلس منتظمہ مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال

الحمدلله وحده والصلوٰة والسلام علي من لا نبي بعده

شکیل بن حنیف کا اپنی ذات کے لئے بیک وقت مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ اس قدر لغو اور مضحکہ خیز ہے کہ کسی بھی معقول انسان کے لئے اس پر کان دھرنے کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ قیامت کے قریب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے امت کے جس آخری خلیفہ راشد محمد بن عبداللہ المہدی کے ظہور کی تفصیلات صحیح احادیث میں وارد ہوئی ہیں وہ ایک مردِ میدان، عظیم مجاہد اور زبردست سپہ سالار ہونگے جو حرم مکی میں اپنی بیعت خلافت کے بعد سے مسلسل یکے بعد دیگرے کئی عظیم الشان معرکے سر کرتے ہوئے وقت کی ظالم و جابر عالمی طاقتوں کو شکست فاش دے کر پوری دنیا میں ظلم و تشدد اور ناانصافی کو ختم کر کے پھر سے امن عالم کو بحال کر دیں گے اور دوسری طرف ایک سرپھرا اُٹھ کر کہتا ہے کہ میں ہی وہ مجاہد کارزار خلیفہ مہدی ہوں اور پھر میدان کے بجائے کسی گوشے میں سالہا سال روپوش رہ کر اپنے پیروکاروں کے ذریعہ اپنے مہدی اور مسیح ہونے کا اعلان کراتا رہتا ہے۔ اُس کے اس جھوٹے دعوے کے بعد سے شام، عراق، فلسطین، یمن، میانمار اور دنیا کے کئی ملکوں میں مسلمانوں کا بے دریغ قتل عام ہوتا ہے لیکن یہ کبھی اپنے چلمن سے باہر نہیں آتا۔ یہ تو اس کے جھوٹے ہونے کا ایک بہت ہی نمایاں پہلو ہے۔

اس کا تو حال یہ ہے کہ جس پہلو سے بھی اُسے پرکھا جائے وہ جھوٹا ہی نظر آتا ہے۔ لیکن افسوس کہ لوگوں کا دینی ذوق اس قدر بگڑ گیا ہے کہ جہاں دین کا معاملہ آتا ہے تو کھرے کھوٹے کی تمیز ہی ختم ہو جاتی ہے۔ بخدا اگر کسی سادہ لوح عوام کی ایک تعداد آنکھ بند کر کے اس کے پیچھے نہ چل پڑی ہوتی تو اس باطل دعوے کی لغو اور مضحکہ خیز دلیلوں کے ذکر اور ان کی تردید سے صفحات کو سیاہ کرنا محض وقت،

محنت اور کاغذ کا ضیاع سمجھا جاتا۔

بھوپال میں شروع سے ہی اس فتنہ کا کم وبیش اثر رہا ہے لیکن معمولی سطح کا ہونے کی بناء پر قابلِ التفات نہیں سمجھا گیا، مگر گذشتہ چند سالوں سے یہ فتنہ کافی سر اٹھا رہا ہے اور سادہ لوح نوجوانوں کی ایک قابل لحاظ تعداد اس کا شکار ہو چکی ہے۔ آل انڈیا مجلس تحفظ ختم دار العلوم دیوبند کے زیر قیادت اس کے سد باب کے لئے کل ہند سطح پر مہم چلائی گئی ہے اور بھوپال میں بھی اس کی شاخ قائم ہو چکی ہے۔ بھوپال کی سطح پر اس فتنہ کے تعاقب میں جن علماء کرام کے اسمائے گرامی سر فہرست ہیں ان میں ہمارے حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر اکمل یزدانی صاحب قاسمی بھی شامل ہیں۔ بھوپال میں ان دنوں ردِ شکیلیت اور شکیلیوں کے تعاقب میں چلنے والی مہم کے آپ بہت ہی سرگرم رکن ہیں۔ آپ کی تالیف کردہ زیر نظر یہ کتاب بنام "ظہور مہدی ونزول عیسیٰ علیہ السلام اور شکیلی غلط فہمیوں کا ازالہ" اس مہم کے کارکنان کے لئے ان شاء اللہ زادِ راہ ثابت ہوگی اور عوام کے لئے اس موضوع پر ایک نہایت مفید، مختصر اور جامع رسالہ ہوگا جو نہ صرف یہ کہ وقتی طور پر پنپنے والے اس فتنہ کی تردید کا سامان بنے گا بلکہ یہ ظہور مہدی، نزول مسیح علیہ السلام اور خروجِ دجال اور اس سے منسلک قربِ قیامت کے مزید کئی اور واقعات کو پوری ترتیب اور تسلسل کے ساتھ سمجھنے کا بہترین ذریعہ بھی بنے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اِسے شرفِ قبولیت سے نوازے اور مؤلف کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین!

محمد عمر جامعی
لیکچرار حکیم سید ضیاء الحسن یونانی میڈیکل کالج، بھوپال

عرض مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جھوٹے مدعی مہدویت و مسیحیت شکیل خاں بن حنیف خاں کے پیروکاروں سے مختلف مواقع پر اس موضوع پر گفتگو ہوئی۔ ۹ فروری بروز جمعہ ۲۰۱۸ء کو ایک فعال شکیلی پرچارک سے بڑی تفصیل سے بات چیت ہونے پر ان کی جانب سے کچھ سوالات سامنے رکھے گئے اور کچھ سوالات ایسے بھی تھے جو شکیلی پرچارکوں کے ذریعہ عام مسلمانوں کو بھٹکانے کے لئے کئے جارہے تھے جن کے جوابات الحمدللہ علماء حق کی جانب سے بروقت دیئے گئے اور شکیلی پرچارکوں نے لاچار ہوکر راہ فرار اختیار کی۔ شکیلی پرچارکوں کے ذریعہ جس طرح کے سوالات کئے جاتے ہیں وہ یقیناً اس لائق نہیں ہیں کہ ان کی طرف توجہ دی جائے اور قیمتی اوقات ضائع کیے جائیں لیکن چند سادہ لوح اور کم پڑھے لکھے لوگ خصوصا اسکول و کالج کے اسٹوڈینٹ اپنی دینی کم علمی کی وجہ سے شکیلی پرچارکوں کے شکار ہوجاتے ہیں اور شکیلی پرچارک بھی علماء کے سامنے بات کرنے کی جرأت نہ کرنے کے باوجود عوام الناس کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے سوالات کے جوابات علماء کے پاس نہیں ہیں؛ جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ شکیل خاں بن حنیف خاں اور اس کے پیروکاروں کے حقیقت پر مبنی سوالات تو کیا اُن کے فرضی اور من گھڑت سوالات کے بھی بروقت تحقیقی، الزامی اور مسکت جوابات دیئے جاچکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شکیلی پیروکاروں نے اب ایسے کھوکھلے دعوے کرنا بند کردیئے ہیں، چونکہ ان کو ان کی بددیانتی کی حقیقت معلوم ہوچکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دلائل کے نہ ہونے اور علماء حق کے سوالات کے سامنے لاچار ہونے کی وجہ سے شکیلی

پرچارکوں نے شکیل بن حنیف کو بغیر دلیل مہدی و مسیح ماننے کا اعلان کردیا ہے۔

شکیلی پیروکاروں کے چندوہ سوالات جو مختلف مقامات سے ہمیں تحریری شکل میں ملے ہیں اور کچھ وہ سوالات بھی ہیں جو براہ راست ان کے ذریعہ تحریری شکل میں ہمیں ملے ہیں اور ان کے ساتھ یہ چیلنج بھی ہمیں ملا کہ ان سوالات کے جوابات قرآن وحدیث کی روشنی میں دیا جائے، علماء کی تشریح وتاویل سے نہیں۔ چونکہ خطرہ تھا کہ شکیلی کہیں اپنے سوالات سے انکار نہ کربیٹھیں اس ضرورت واہمیت کے پیش نظر ہماری طرف سے ان سوالات کی آڈیو ریکارڈنگ بھی کرائی گئی۔ علاوہ ازیں کچھ ایسے سوالات بھی اُن کی طرف سے ملے جوگاہے بگاہے اِدھر اُدھر وہ کرتے رہتے ہیں۔ ان تینوں طرح کے سوالات کو اس فن کے ماہر ونباض مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری دامت برکاتہم استاذ ونائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے حکم سے یکجا کیا گیا اور جمع وترتیب میں اُن کے الفاظ وتعبیرات کو بھی ملحوظ رکھنے کی پوری کوشش کی گئی۔ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب تک موصول شدہ تمام سوالات کے جوابات تحریری شکل میں دے دیئے جائیں، تاکہ شکیلی پیروکار، ان جوابات کو صدق دل سے پڑھیں اور اپنی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کرسکیں۔

سوالات بعینہٖ شکیلی پیروکاروں کے الفاظ میں ہیں اور جوابات بھی ان کے سوالات کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے گئے ہیں، بعض مقامات پر پوری روایت طوالت کے خوف سے جوابات میں تحریر نہیں کی گئی ہے، حوالہ کے لئے ان کتابوں کی طرف اشارے کردیئے گئے ہیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی شکیلی پیروکار مزید تفصیل چاہے تو راقم الحروف ان سے تقریری، تحریری شکل میں بات کرنے کیلئے تیار ہے، مجھے امید ہے کہ شکیلی پیروکار اپنے سوالات کے جوابات پڑھنے کے بعد اپنی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی پوری کوشش کریں گے اور اگر مزید کوئی غلط فہمی ہو تو تقریری یا

تحریری شکل میں راقم الحروف کو مطلع کرنے کی زحمت گوارہ کریں گے۔ چونکہ میرا مقصود کسی بھی شکیلی پیروکار کے دل کو ٹھیس پہنچانا نہیں بلکہ ان کے گمراہ کن خیالات ونظریات کی اصلاح ہے۔

الحمدللہ فتنہ شکیلیت کا تعاقب کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذریعہ شروع دن سے ہی کیا جارہا ہے، اس فتنہ کے تعاقب میں یدطولیٰ رکھنے والی شخصیت حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی پے درپے کئی کتابیں منظر عام پرآچکی ہیں۔ "روایت: لامَھدِیَ اِلا عِیسیٰ ابنُ مریَم سے مدعیان مہدویت کا غلط استدلال" حضرت کی معرکتہ الآراء اور لائق دید نکات پر مشتمل اور ابتداء تا انتہاء اس حدیث پر کی گئی تحقیقات کا مجموعہ، مرکز التراث الاسلامی دیوبند کی جانب سے حال ہی میں شائع ہوا ہے جو فرقِ باطلہ خصوصاً فتنہ قادیانیت اور شکیلیت کے خلاف ان شاءاللہ آخری کیل ثابت ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کے علم وتقویٰ میں مزید ترقی عطا فرمائے، آمین۔ ساتھ ہی فتنہ شکیلیت کے خلاف لکھنے والے بے باک قلمکار مولانا اسعد صاحب سنبھلی قاسمی دامت برکاتہم کی پانچوں کتابیں اس فتنہ کے خلاف کام کرنے والوں کے لئے بیحد مفید ہیں جن میں شکیل بن حنیف مدعی مہدویت مسیحیت کے دعویدار کی طرف سے کئے جانے والے غیر ضروری سوالات کے مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح اور بھی چھوٹی بڑی کتابیں فتنہ شکیلیت کی رد میں منظر عام پرآچکی ہیں۔ مذکورہ کتابوں کی موجودگی میں مزید کسی کتاب کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ لیکن کچھ وہ سوالات جو عملی طور پر گاہے بگاہے شکیلی پرچارکوں کی جانب سے کئے جارہے ہیں اور جن کا جواب دیگر مختلف کتابوں میں ہوتے ہوئے بھی الگ پیرائے میں دیئے جانے کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس فتنہ کے تعاقب کرنیوالے ساتھیوں کی جانب سے اصرار ہونے پر کتابی شکل میں آپ کی خدمت میں پیش ہے۔

شکیل خاں بن حنیف خاں کے پرچارک اور اُس کے پیروکاروں سے گاہے بگاہے اس

موضوع پر راقم الحروف اور مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال کے فعال اور متحرک ساتھیوں کی باتیں ہوئیں۔علم و تحقیق سے کوسوں دور ہونے کے باوجود کچھ رٹے رٹائے سوالات اہل حق علماء کے سامنے شکیلی پیروکاروں کی طرف سے پیش کیے گئے ،جن کا اہل حق علماء کی جانب سے بروقت جوابات دیئے گئے۔سوالات چوں کہ بڑی شاطرانہ انداز میں کیے جاتے ہیں اور ہر سوال کے پیچھے کوئی نہ کوئی شر چھپا ہوا ہوتا ہے، اس بات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بڑی حکمت سے قرآن وحدیث اور اجماع امت کے دلائل کی روشنی میں جوابات دینے کی پوری کوشش کی گئی ہے تاکہ شکیلیوں کی غلط فہمیوں کے ازالہ میں خاطر خواہ فائدہ ہو سکے۔اللہ اس کوشش کو کامیاب فرمائے۔ آمین۔

مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال کی جانب سے شائع " ظہور مہدی ونزول عیسیٰ اور فتنۂ شکیلیت کا تجزیاتی مطالعہ " اردو اور ہندی زبان میں پہلے ہی منظر عام پر آچکی ہے اور عام وخاص سے داد تحسین حاصل کر چکی ہے جو قارئین کی دلچسپی اور امت کو شکیلی فریبوں سے آگاہ کرنے کے لئے شکیل خاں بن حنیف خاں کے پیروکاروں کی جانب سے کئے جارہے بے تکے سوالات کے تحقیقی اور مسکت جوابات کے ساتھ آپ حضرات کی خدمت میں دوبارہ بنام " ظہور مہدی ونزول عیسیٰ علیہ السلام اور شکیلی غلط فہمیوں کا ازالہ " پیش کی جارہی ہے۔اللہ تعالیٰ اس کاوش کو امت کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔تحفظ ختم نبوت کے طفیل میری اور سارے خدامان تحفظ ختم نبوت کی روز محشر بخشش کا سامان بنائے۔آمین ثم آمین۔

چونکہ شکیلی پیروکاروں کی جانب سے عوام وخواص کے سامنے بڑے ہی شاطرانہ انداز میں سوالات پیش کیے جاتے ہیں، اس لئے اس کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ہر سوال کا جواب قرآن وسنت ،اجماع امت بالخصوص ترجمان اہل السنۃ والجماعۃ اکابرین علماء دیوبند اور اس فتنہ

شکیلیت کا تعاقب کررہے ماہرین علم وفن کی تحریروں کی روشنی میں دیا گیا ہے۔ جس کی تصویب وتصحیح کا کام حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری دام ظلہٗ نے حرفاً حرفاً کیا ہے۔ مولانا نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود مجھ حقیر کی اِس معمولی سی کاوش کو اپنی علمی تحقیق کی روشنی میں بیش قیمتی بنادیا ہے۔ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب جامعی استاذ حدیث وفقہ جامعہ اسلامیہ عربیہ ترجمہ والی، بھوپال وصدر مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال کا میں انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے فتنہ شکیلیت کے تعاقب میں مجلس کے علماء کی پورے اخلاص کے ساتھ رہبری فرمائی، ساتھ ہی حالات کی نزاکت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مجلس کی کاوش کو بالاستیعاب دیکھا اور ضروری مشورے اور اصلاح فرما کر کتاب کو مزید نفع بخش بنایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی سرپرستی کو مجلس پر تادیر قائم رکھے۔ وقت کی قلت اور فتنہ شکیلیت کے تعاقب میں کام کررہے ساتھیوں کی جانب سے پیہم اصرار کی وجہ سے اس مسودہ کو مزید نکھارا نہیں جاسکا۔ یہ نقش اول ہے، ان شاءاللہ آگے مزید شکیلی سوالات کے جوابات کے ساتھ نقش ثانی کی شکل میں پیش کرنے کی پوری کوشش جاری رہے گی۔ تحریر میں کسی قسم کی سُقم اور غلطی مؤلف کی جانب منسوب کی جائے اور ساتھ ہی ضروری مشوروں سے نوازیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں مزید بہتر طریقے سے پیش کی جاسکے۔

حضرات قارئین ! تجربہ شاہد ہے کہ شکیل خاں بن حنیف خاں دربھنگوی کے دعویٰ مہدویت ومسیحیت کا فتنہ یقیناً پہلے فتنوں کے مانند ہے اور دلائل بھی خود اس کے نہیں بلکہ سابقہ مدعیان مہدویت ومسیحیت سے ہی اخذ کیے ہوئے ہیں۔ مگر شکیلی پیروکار ظاہری طور پر اپنے اسلامی اور سنت والالباس ووضع وقطع اختیار کرکے مسلمانوں کی مسجدوں میں صف اول میں نماز ادا کرنے کا ڈھونگ رچا کر اچھے خاصے دین وشریعت کے امور سے لگے لوگوں کو چکمہ دے دیتا ہے اور دین وایمان کو سیکھنے کی چاہت رکھنے والے اور مسجدوں کے امور سے جڑے لوگ اور اسکول

وکالج کے وہ طلباء جو دینی مزاج رکھتے ہیں مگر عقائد سے ناواقف ہیں، کو بڑی آسانی سے اپنا پیروکار بنالیتا ہے اور علماء دین اور خصوصاً موجودہ دور کے علماء کے بارے میں اتنا کچھ کہہ دیتا ہے کہ سامنے والا علماء سے بدظن ہوکر اس کی بات سننے لگتا ہے اور نتیجتاً وہ شکیلی بن جاتا ہے۔ چونکہ مدعو شخص کو علماء سے پہلے ہی کاٹ دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ایک مرتبہ شکیل خاں بن حنیف خاں کے جھانسہ میں آنے کے بعد کسی بھی عالم دین کی بات ماننے پر تیار نہیں ہوتا اور دین وشریعت، قرآن وحدیث میں اپنی زبان اس انداز سے چلانے لگتا ہے کہ خدا کی پناہ!

اس لئے ضرورت تھی اس بات کی کہ ایک ایسا رسالہ اور کتابچہ جو شکیل خاں بن حنیف خاں کے فتنہ سے باخبر کردے اور ضروری دلائل بھی کسی قدر مستحضر ہوجائیں، عوام وخواص کے سامنے پیش کردیا جائے تاکہ اس فتنہ کی سنگینی کو محسوس کرتے ہوئے امت مسلمہ کی صحیح رہبری کی جاسکے۔ اس فتنہ سے باخبر کرنے کیلئے علماء خصوصاً اکابرین علماء دیوبند نے مختلف چھوٹی بڑی کتابیں تحریر فرمائی ہیں جنکے نام کتاب کے آخر میں دیئے گئے ہیں۔ ضرورت محسوس ہونے پر ان کتابوں کا مطالعہ یقیناً باعث تسلی اور تشفی بخش ہوگا۔ رسالہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اکابر علماء کرام کی کتابوں سے اخذ کیا گیا ہے اور کہیں کہیں تجربہ کی بنیاد پر حذف واضافے بھی کئے گئے ہیں۔

یہ بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے ان علمی محسنین ومحبین کا ذکر خیر نہ کروں جنہوں نے مجھے اس علمی اور تحقیقی کام کے لئے کہیں نہ کہیں جرأت وحوصلہ بخشا۔ جن میں آل انڈیا مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے نائب ناظم جناب حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری دامت برکاتہم العالیہ، مربی واستاذی جناب مولانا محمد احمد صاحب مدظلہ العالی استاذ الفقہ والتفسیر جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، استاذ المکرّم جناب مولانا مفتی ابوالکلام صاحب قاسمی مدظلہ

العالی مفتی شہر بھوپال و مہتمم جامعہ ابو طلحہ، استاذ الحدیث والفقہ جناب مولانا مفتی محمد رئیس احمد خان صاحب، (A) مفتی شہر بھوپال، جناب مولانا یعقوب صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال، برادر محترم جناب مفتی مقصود احمد صاحب نجمی قاسمی، جناب مفتی محمد عمر صاحب جامعی (لیبیا) لیکچرار سید ضیاء الحسن بی یو ایم ایس یونانی میڈیکل کالج، بھوپال، بالخصوص جناب ڈاکٹر فاروق انصاری صاحب (بالاگھاٹ) جنہوں نے سفر وحضر کی ساری مشکلات کو بالائے طاق رکھ کر محض دینی غرض سے میرے اس کتابچہ کی ایک ایک سطر پر تنقیدی نظر ڈالی اور ضروری مشورے بھی دیے۔ موصوف کو اللہ تعالیٰ نے فرقِ باطلہ سے خیر خواہ انداز میں کلام کرنے کا بڑا اچھا ملکہ عطا فرمایا ہے، برادر محترم جناب مفتی محمد رضوان الحسن صاحب مظاہری چتر ویدی (مہاراشٹر) اور جناب مفتی مسرور صاحب کہ جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود میری اس کاوش کو بالاستیعاب پڑھا اور ضروری حذف واضافہ سے متعلق مفید مشوروں سے نوازا۔ خصوصاً حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری برکاتہم العالیہ نائب ناظم آل انڈیا مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند کا میں مکرر تہہ دل سے شکر گذار ہوں جنہوں نے اپنی انتھک مصروفیات کے باوجود میرے ایک کتابچہ کے تمام سوالات و جوابات کو بغور دیکھا اور گاہے بگاہے اپنے قیمتی علمی مشوروں سے میری اس کاوش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا اور اس نیک کام میں ہمیں مفید مشوروں سے نوازا، جو کتاب کی افادیت میں یقیناً اضافہ کا باعث بنا۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو امت مسلمہ کی ہدایت کیلئے بیحد قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مدارس اسلامیہ کے علماء وفضلاء کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے خصوصاً حضرت مولانا قاضی سید مشتاق احمد صاحب ندوی قاضی شہر بھوپال، جامعہ اسلامیہ مسجد ترجمہ والی کے ذمہ دار اساتذہ کرام کہ فرق باطلہ نے جب کبھی بھی پورے مدھیہ پردیش میں خصوصاً شہر

بھوپال اور اطراف کے گردونواح میں سر اٹھانے کی کوشش کی اور مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کے خلاف کوئی قدم بڑھایا تو فوراً جامعہ کے بانی، استاذ الاساتذہ، بقیہ السلف، شاگرد رشید حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی، نائب صدر جمعیۃ علماء ہند اور مفتی اعظم مدھیہ پردیش استاذی المکرّم حضرت مولانا مفتی عبدالرزاق خان صاحب دامت برکاتہم نے ان کے خلاف حق کی آواز بلند کی اور خصوصاً بھوپال واطراف بھوپال کو بدعت اور بدعقیدگیوں سے کافی حدتک محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے سایہ کو ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ حضرت کی کوششوں کو آگے مزید مضبوط کرنے کیلئے آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا محمد احمد صاحب ناظم جامعہ، مولانا ضیاء اللہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ اور جامعہ کے دیگر اساتذہ اپنی اپنی خدمات بخوبی انجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح جامعہ ابوطلحہ سرائے سکندری کے اساتذہ کرام اور طلباء عظام، خصوصاً استاذی المحترم حضرت مولانا مفتی ابوالکلام صاحب قاسمی مدظلہ العالی یکے از سرپرست مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال حق کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کا پُرزور مقابلہ کرتے ہیں اور موجودہ فتنہ شکیل بن حنیف کے خلاف تو کافی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی قوت گویائی میں مزید ترقی عطا فرمائے اور دشمنوں کے شر سے حفاظت فرمائے۔ نیز دارالعلوم تاج المساجد کے ذمہ دار اساتذہ کرام اور مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال کے نوجوان علماء وفضلاء اور مجلس کے اراکین منتظمہ: مفتی محمد عمر صاحب (لیبیا)، مفتی فیاض صاحب جامعی، مولانا طاہر صاحب ندوی، مولانا حیدر صاحب ندوی، مفتی عبداللہ وسیم صاحب ندوی، ڈاکٹر محمد رضوان صاحب ندوی، مفتی مقصود احمد صاحب نجمی قاسمی، ، حافظ عبدالسمیع صاحب، عزیزم مولوی فائز الدین صاحب، ڈاکٹر محمد عارف صاحب چودھری، محترم حاجی محمد اسماعیل صاحب، مفتی عبدالشکور صاحب، حافظ محمد ازہر صاحب، جناب تاج الدین صاحب

نقشبندی، محترم جناب عرفان بھائی، جناب ناصر بھائی، جناب افضل بھائی، انجینئر مصباح الاسلام فاروقی صاحب، مفتی طاہر صاحب قاسمی، مفتی محمد احمد صاحب قاسمی، مولانا صفوان صاحب قاسمی، مولوی محمد فیضان صاحب، انجینئر جناب محمد حمزہ، مولوی نجیب الدین، ڈاکٹر عمار اور ڈاکٹر حماد، مفتی شکیل احمد خاں جامعی، محمد خان بہادر خان صاحب اور مجلس کے دیگر صاحبان سرفہرست ہیں، نیز دیگر معاونین ان کے علاوہ مجلس عاملہ اور دیگر قابل قدر علماء جیسے ڈاکٹر مفتی عرفان صاحب (نظام الدین کالونی) وغیرہ سینکڑوں علماءِ کرام اور دعوت وتبلیغ سے جڑے ساتھی ہیں جنہوں نے اس فتنہ شکیلیت کو سمجھا اور شکیلیت کے بڑھتے قدم کو روکنے میں بھرپور کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان وارثانِ انبیاء کو اجر عظیم عطاء فرمائے اور امت کو فتنوں سے بچانے کے کام کیلئے ان کی ساری زندگی قبول فرمائے۔ آمین۔

اکمل یزدانی قاسمی

معاون صدر: مجلس تحفظ ختم نبوت، بھوپال (مدھیہ پردیش)

۲۳/اپریل ۲۰۱۹ء

دعویٔ مہدویت و مسیحیت تاریخ کے آئینہ میں

اس ترقی یافتہ دور میں جہاں مادیات میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے وہیں دین وایمان کے لٹیرے بھی قرآن وحدیث کے معنیٰ ومفہوم میں تحریف کرتے ہوئے اہل السنۃ والجماعۃ کے درمیان متفقہ اور اجماعی عقائد میں نقص پیدا کرنے کی ناقابل بیان کوششیں کرتے رہے ہیں۔ ختم نبوت کا عقیدہ مسلمانوں کا مسلمہ اور اجماعی عقیدہ ہے، جس کے تحفظ کے لئے مسلمان اور ادنیٰ ایمان والا شخص بھی اپنی جان ومال سب کچھ قربان کرسکتا ہے مگر ذرہ برابر بھی اس میں کمی ونقص کو برداشت نہیں کرسکتا۔

یوں تو اسلام کے اصلی چہرہ کو غبار آلود کرنے اور اس کی قوت کو کمزور کرنے کیلئے یہودی ایجنٹوں نے ہر دور میں کوششیں کیں اور چند سر پھرے محض چند سکّوں اور کوڑیوں کی خاطر اپنی قسمت آزمائی کے لئے کھڑے بھی ہوگئے۔ چنانچہ مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر اہل حق علماء سے بغض وکینہ رکھنے والوں نے، اسلامی عقائد سے ناواقف اور دین وشریعت کے بنیادی علوم سے ناآشنا کچھ لوگوں کو اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کی لیکن بالآخر نامراد ہوکر اس دنیا سے چل بسے۔ چونکہ ختم نبوت کا عقیدہ مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے اور مہدویت ومسیحیت کے دعوے اس اجماعی عقیدہ میں سیندھ لگانے کیلئے پہلا زینہ ہے، اس لئے اسلام دشمن طاقتیں خصوصاً یہودیوں نے جو سو سال آگے کی پلاننگ لیکر چلتی ہیں، مختلف زمانے میں پہلے تو مہدویت کے دعویدار کھڑے کئے اور رفتہ رفتہ اسے آخری نبی ہونے کے دعویٰ تک پہنچادیا۔

اس تعلق سے ہندوستان میں سب سے پہلے سید محمد جونپوری نے اپنی مہدویت کا دعویٰ چالیس سال کی عمر میں 1483ء میں کیا اور 1505ء میں افغانستان میں مرگیا۔ آج بھی اس کے پیروکاروں کو مہدوی فرقہ سے جانا جاتا ہے۔ اس کے بعد 1569ء میں

جھوٹے مہدویت کے دعویدار سید جونپوری کا شاگرد ملا محمد اٹکی نے مہدی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا اور 1619ء میں مرگیا۔ 1840ء میں علی محمد باب بھی اپنی قسمت آزمائی کے لئے کھڑا ہوا اور مہدویت کا دعویٰ کیا جسے ایران میں ترکی حکومت کے حکم سے 1850ء میں پھانسی دیدی گئی۔ (اسلامی عقائد و معلومات حصہ دوم صفحہ ۱۳)

دعویٰ مہدویت و مسیحیت کا یہ سیلاب تب بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ مرزا حسین علی نوری عرف "بہاء اللہ" نے 1856ء میں جھوٹی نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور 1892ء میں جیل میں قید کی زندگی گذار کر موت کے چنگل سے بچ نہ سکا۔

مذکورہ بالا واقعات سے سبق لینے کے بجائے غیر منقسم ہندوستان میں 1880ء میں دعویٰ مہدویت و مسیحیت ہی نہیں بلکہ سیکڑوں دعوے لیکر قادیان پنجاب کا مرزا غلام احمد بھی کھڑا ہوا اور آخرکار باضابطہ شریعت والا نبی ہونے کا دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ کرشن اوتار ہونے کا بھی دعویٰ کر کے مرا۔ اس فتنہ سے مسلمانوں کو غیر معمولی نقصان پہنچا۔ شاہ ولی اللہی جماعت اور بالخصوص علماء دیوبند نے اس کا بھرپور تعاقب کیا اور اسلام اور مسلمانوں کو اس فتنہ کی سنگینی سے باخبر کر کے ان کے دین و ایمان کو کافی حد تک محفوظ کیا۔ یہی وہ فتنہ ہے جس کے بارے میں تحفظ ختم نبوت کے سرخیل علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا تھا جسے مولانا شاہ عالم گورکھپوری دامت برکاتہم نے اپنی کتاب "اسلامی عقائد و معلومات" میں نقل کیا ہے کہ:

"اسلام میں چودہ سو سال کے اندر جس قدر فتنے پیدا ہوئے ہیں، قادیانی فتنہ سے بڑا خطرناک اور سنگین فتنہ کوئی بھی پیدا نہیں ہوا۔ .... جو اس کے استیصال کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دے تو رسول اکرم ﷺ اس کے دوسرے اعمال کی نسبت اس کے اس عمل سے زیادہ خوش ہونگے۔ جو کوئی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اپنے آپ کو لگا دے گا اُس کی

جنت کا میں ضامن ہوں"۔

پھر کیا تھا کہ تمام مملکت اسلامیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو بالاتفاق کافر ومرتد قرار دیا۔ اور ذلت ورسوائی اس کا اس طرح مقدر بن گئی کہ پاکستانی پارلیامنٹ نے 1974ء میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

1882ء میں احمد بن عبداللہ سوڈانی نے مہدویت کا دعویٰ کیا۔ مسلمانوں نے اُسے بھی نکار دیا اور حال ہی میں 1981ء میں محمد بن عبداللہ قحطانی نے بھی اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا جسے مملکت سعودیہ عربیہ نے پھانسی کے تخت پر چڑھا کر اس فتنہ کو ہمیشہ کے لئے خاموش کردیا۔

لیکن حیرت کی بات ہے کہ ان سارے واقعات کو نظرانداز کر کے ہندوستان میں صوبہ بہار دربھنگہ کا رہنے والا ''شکیل بن حنیف خاں'' نامی ایک شخص پھر اپنی قسمت آزمائی کے لئے کھڑا ہوگیا ہے اور اس کے پیروکار ہندوستان کے مختلف صوبوں میں مسلمانوں کی مساجد میں اعتکاف کا ڈھونگ اور ظاہری چولہ پہن کر عقائد اور دین وشریعت سے ناواقف لوگوں کو بہلا پھسلا کر اسلام سے خارج کررہے ہیں۔

عقیدۂ ظہور مہدی اور نزولِ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے دو عقیدے، حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کا ظہور اور حضرت عیسیٰ ابن مریم المسیح کا آسمان سے نزول بھی مسلمہ اور اجماعی عقائد میں سے ہیں۔ یہ دونوں عقیدے احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ بلکہ یہ احادیث معنوی طور پر تواتر کے درجہ کی

ہیں۔علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

فتقرران الاحادیث الواردة فی المھدی المنتظر متواترة والاحادیث الواردة فی نزول عیسی بن مریم متواترة (بحوالہ الاذاعۃ)

ظہورِ مہدی کا اسلامی عقیدہ

حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کے ظہور کا عقیدہ صحیح احادیث کی روشنی میں قطعی اور یقینی ہے، اور جن احادیث سے یہ عقیدہ ثابت ہے ان کا درجہ تواترِ معنوی کا ہے۔......اور یہ کہ حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کا ظہور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا اور ان کا ظہور علامات قیامت میں سے ایک اہم علامت ہے۔ نیز حضرت مہدی آئندہ پیدا ہوں گے اور اپنے وقت پر اسلامی تعلیمات وہدایات کی طرف خلق خدا کی رہنمائی کے لئے ظہور فرمائیں گے۔ (دور حاضر کا مدعی مہدویت ومسیحیت: شکیل بن حنیف ایک تعارف وتجزیہ: مولفہ: مولانا شاہ عالم گورکھپوری - دارالعلوم دیوبند ص: ۲۵)

نزولِ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا اسلامی عقیدہ

حضرت عیسیٰ ابن مریم جنہیں آسمان میں زندہ اٹھا لیا گیا ہے، وہ آسمان سے قیامت سے پہلے اس دنیا میں نزول فرمائیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ خود بھی دین اسلام پر عمل کریں گے اور دوسروں کو بھی دین اسلام ہی کی دعوت دیں گے۔ وہ نبی ہوں گے لیکن ان کا نزول بحیثیت صاحب شریعت نبی کے نہیں بلکہ بحیثیت تابع نبی اور خلیفہ کے ہوگا۔ آپ کا آسمان سے نزول خود کو منوانے کے لئے نہیں ہوگا بلکہ لوگ خود بخود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آپ کو تسلیم کریں گے۔

شریعت محمدیہ کا اصلی شکل میں موجود ہونا اس کا طرۂ امتیاز

پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ نے علامات قیامت سے متعلق جو یقینی خبریں امت کو دی ہیں، امت ان ساری باتوں پر یقین ہی نہیں بلکہ ان پر مر مٹنے کے لئے ہمیشہ تیار رہی ہے۔ حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کے ظہور سے متعلق، اسی طرح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نزول کے متعلق جو بھی خبریں رسول اللہ ﷺ نے دی ہیں، امت مسلمہ کو ان تمام باتوں پر کامل یقین ہے جو ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ امت کو اس بات کا بھی یقین ہے کہ آخری آسمانی کتاب قرآن مقدس کو کامل طور پر جس ذات نے سمجھا وہ پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدسہ مطہرہ ہے۔ اور نبوت و رسالت کے ۲۳ سالہ دور میں جن جانباز ہستیوں نے رسول اللہ ﷺ کے رُخِ زیبا کی ایمان کی حالت میں زیارت کی یا صحبت پائی اور سفر و حضر میں رہ کر رسول اللہ ﷺ کے قولی، فعلی اور تقریری ہدایات کے مطابق مقصد دین اور مطلوب شریعت پر عمل کر کے دکھلایا وہ تقریباً سوا لاکھ صحابہ کرامؓ کی بے مثال ہستیاں ہیں، جن کے ایمان کو بعد کی انسانیت کے لئے اللہ نے معیار قرار دیا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ان بے مثال ہستیوں نے قرآن اور حدیث کی منشاء کو سب سے زیادہ اچھا سمجھا، جس کی وجہ سے امت کے وہ بہترین افراد قرار دیئے گئے۔ اور پھر دور صحابہ کے بعد تابعین، تبع تابعین، ائمہ حدیث، ائمہ فقہ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور علماء کرام زمانہ در زمانہ ان باتوں کو شریعت کی امانت سمجھ کر نقل فرماتے رہے۔ اور یوں قرآن، تفسیر قرآن، احادیث، تشریح احادیث اور آثار صحابہ زمانہ در زمانہ منتقل ہوتی ہوئی آج امت مسلمہ کے سامنے اپنی اصل شکل و کیفیت میں بلا حذف و اضافہ کے موجود اور محفوظ ہیں اور کیوں نہ ہو جب کہ اس شریعت کی حفاظت کی ذمہ

داری خود اللہ تعالیٰ نے جو لی ہے "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ" (بیشک ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں) اور یہ شریعت اس لئے بھی محفوظ ہے کہ یہ شریعت آخری شریعت ہے، یہ کتاب آسمانی کتابوں میں آخری کتاب ہے۔ پیارے نبی ﷺ آخری نبی ورسول ہیں، آپ ﷺ کے بعد اب کوئی نیا نبی اس امت میں پیدا ہونے والا نہیں ہے اور نہ ہی کوئی پرانا نبی بطور صاحب شریعت نبی (مستقل نبی) کے اس امت میں آنے والا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے صاحب شریعت نبی ورسول ہیں، آپؑ پر آسمانی کتاب انجیل نازل ہوئی، آپؑ کو زندہ آسمان میں اٹھالیا گیا ہے لیکن جس وقت آپؑ دمشق میں حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کے زمانہ میں دجال کو قتل کرنے کے لئے آسمان سے اتریں گے اس وقت آپؑ صاحب شریعت نبی (مستقل نبی) کی حیثیت سے اپنی نبوت ورسالت کے فرائض پر مأمور ہو کر تشریف نہیں لائیں گے بلکہ حضرت محمد ﷺ کے امتی ہونگے، کیونکہ حضرت محمد ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے اور امت محمدیہ کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔ مگر ذاتی طور پر ان کو جو منصب نبوت ورسالت حاصل ہے اس سے معزول بھی نہ ہونگے اور وہ نبی ہی ہوں گے لیکن تابع نبی ہونگے۔

اگر یہ شریعت اپنی حقیقی اور اصلی شکل میں موجود نہ ہوتو ضروری ہے کہ جلد کوئی نبی آجائے، تاکہ ضروری اصلاح فرمائے، جیسا کہ دیگر نبیوں کی شریعتوں میں اگر کوئی خرابی آجاتی تو فوراً اللہ کی طرف سے نئے نبی کو بھیج دیا جاتا، تاکہ دین پھر اصلی صورت میں آجائے۔ لہٰذا امت مسلمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ہماری شریعت اصلی شکل میں محفوظ ہے۔ اب اس میں کوئی ترمیم واضافہ نہیں کیا جاسکتا۔ چونکہ یہ نظریہ امت مسلمہ کے ایمان کا تحفظ کئے ہوئے ہے، اس لئے دشمنان اسلام اور باطل مذاہب کو ہمیشہ اس میں چھیڑ خوانی کرنے کی ہوڑ لگی رہتی ہے تاکہ دین اسلام کو کمزور کیا جائے۔ جبکہ ظہور مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ پچھلے چودہ سو سال سے امت

مسلمہ کے درمیان متفق علیہ چلا آرہا ہے۔ خود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دونوں شخصیتوں سے متعلق واضح اور یقینی خبریں دی ہیں جنہیں محدثین نے جمع فرمایا ہے۔

حضرت محمد بن عبداللہ المہدی

(احادیث مبارکہ کی روشنی میں)

١) رسول اللہ ﷺ کی امت میں سے مہدی ہونگے۔ (ابن ماجہ)

٢) قرب قیامت میں جس مہدی کا ظہور ہوگا وہ حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہونگے۔ (ابوداؤد)

٣) حضرت مہدی کا نام ہو بہو رسول اللہ ﷺ کے نام جیسا (محمد) اوران کے باپ کا نام ہو بہو رسول اللہ ﷺ کے باپ جیسا (عبداللہ) ہوگا۔ (ابوداؤد-ترمذی) گویا حضرت مہدی کا پورا نام محمد بن عبداللہ ہوگا اور المہدی آپ کا لقب ہوگا۔ (کتاب الفتن لنعیم بن حماد متوفی ۲۲۸ھ)

٤) حضرت محمد بن عبداللہ المہدی اسی مدینہ طیبہ کے رہنے والے ہونگے جہاں آپ ﷺ نے مکہ سے ہجرت فرمائی تھی۔ مکہ مکرمہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان نیک اور صالح لوگوں کی ایک جماعت (جنکی تعداد اصحاب بدر (۳۱۳) ہوگی) حضرت مہدی کے نہ چاہنے کے باوجود آپ کی خلافت پر بیعت کریگی۔ (ابوداؤد)

٥) خراسانی لشکر آپ کی مدد کے لئے آئے گا جبکہ دوسرا سفیانی لشکر حضرت مہدی کے مقابلہ میں آئے گا جسے مکہ ومدینہ کے درمیان مقام بیداء پر زمین میں دھنسادیا جائے گا۔ ادھر عیسائیوں اور یہودیوں کا ایک لشکر حضرت مہدی کے خلاف جنگ کرنے کے

لئے ملک شام آ جائے گا۔ حضرت مہدی کی فوج ان کے خلاف جنگ کرے گی۔ آپ کے لشکر کا ایک دستہ میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ جائے گا جن کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ جبکہ دوسرا دستہ میدان جنگ میں ڈٹ کر مقابلہ کرے گا یہاں تک وہ شہید ہو جائے گا اور آخری جماعت خوب لڑے گی یہاں تک حضرت مہدی کو فتح مبین حاصل ہوگی۔ (ابوداؤد-مستدرک)

٦) حضرت مہدی زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح آپ کے ظہور سے پہلے زمین ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی۔ (ابوداؤد)

۷) حضرت مہدی اس دنیا میں خلافت کے بعد سات سال، آٹھ سال یا نو سال حکومت کرینگے۔ پھر آپ کا انتقال ہوگا اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ (ابوداؤد- ابن ماجہ-مشکوٰۃ)

۸) حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کے دور میں ملک شام وعراق کے درمیان سے دجال کا خروج ہوگا اور عیسیٰ ابن مریمؑ آسمان سے دجال کو قتل کرنے کے لئے اتریں گے۔ (ابوداؤد)

۹) اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کی صلاحیتوں کو بیدار کردے گا۔ (ابن ماجہ، مصنف ابن ابی شیبہ)

۱۰) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فجر کے وقت جبکہ نماز کے لئے اقامت کہی جارہی ہوگی آسمان سے نزول فرمائیں گے اور حضرت مہدی کی اقتداء میں نماز فجر ادا کریں گے۔ (مسلم)

۱۱) حضرت محمد بن عبداللہ المہدی اپنی مہدویت کا دعویٰ نہیں کریں گے بلکہ اس عظیم منصب کی ذمہ داری سے بچنے کے لئے مدینہ سے بھاگ کر مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ آخر کار اہل

مکہ کے نیک لوگ آپ کو پہچان لیں گے اور ان کے اصرار پر حضرت مہدی بیعت خلافت کے لئے تیار ہوں گے۔ (ابوداؤد)

حضرت محمد بن عبداللہ المہدی سے متعلق مذکورہ بالا علامتوں اور صفتوں کو سامنے رکھیں، اس کے بعد کسی بھی جھوٹے مہدویت ومسیحیت کے دعویدار خواہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ہوں یا شکیل بن حنیف خاں کی طرف سے دعویدار وطرفدار، ان کا تحقیقی جائزہ لیں ان شاء اللہ حقانیت اور سچائی آپ کے سامنے آجائیگی۔ تشویش وتذبذب میں مبتلا ہونے کی قطعاً کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہے گی۔

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام
(قرآن واحادیث اور معتبر تفاسیر کی روشنی میں)

یوں تو اللہ تعالیٰ نے کم وبیش تقریباً سوالاکھ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس دنیا میں توحید کی دعوت کے لئے مبعوث فرمائے جن میں سے چند ہی انبیاء ورسل کے نام وتذکرے قرآن میں صراحتاً ملتے ہیں۔ چونکہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ بنی اسرائیل میں حضرت مریم کے بطن سے بغیر باپ کے محض اللہ کے حکم پر حضرت جبرئیلؑ کے حضرت مریم کے گریبان میں پھونک مارنے سے پیدا ہوئے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسی ابن مریم کا تذکرہ، حسب ونسب، آسمان میں اٹھایا جانا اور زمین کی طرف نزول کو بڑے بلیغ انداز میں بیان فرمایا ہے تاکہ عیسیٰ ابن مریمؑ کے آسمان سے دوبارہ نزول کے بارے میں امت شک وشبہ میں نہ پڑے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

۱) یہودیوں نے جب عیسیٰ ابن مریمؑ کو قتل کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فرشتوں کے

ذریعہ (آسمان میں) زندہ اٹھالیا۔ (سورہ نساء)

۲) حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان میں زندہ ہیں اور زمین پر نازل ہونگے (التصریح بما تواتر فی نزول المسیح)

۳) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام قیامت سے پہلے اس دجال کو جو حضرت امام مہدی کے دور خلافت میں خروج کرے گا، قتل کرنے کیلئے آسمان سے نازل ہونگے۔ (کتاب الاسماء والصفات للبیہقی)، فلسطین میں باب لُدّ میں قتل کریں گے۔ (تذکرہ علامہ قرطبی) باب لُد اس وقت اسرائیل کی فضائیہ کا ایئر بیس ہے۔

۴) حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے (سورہ نساء-۱۵۹) اور اہل کتاب کے سبھی فرقے عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے آپ پر ایمان لائیں گے۔ (بخاری)

۵) حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ دین اسلام کے علاوہ تمام مذاہب کو مٹا دیں گے (ابوداؤد-4324)

۶) حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ زمین میں چالیس / پینتالیس سال زندہ رہیں گے، پھر آپ کی موت ہوگی اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ (ابوداؤد-4324)

۷) حضرت عیسیٰؑ دمشق کے مشرقی جانب میں سفید مینارہ پر سے اتریں گے۔ اس وقت آپ ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے ہونگے اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے اتریں گے۔ (مسلم-2938)

۸) حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور مال و دولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ کوئی صدقات قبول کرنے والا نہیں ہوگا۔ (بخاری-3448)

۹) حضرت عیسیٰؑ خود بھی دین اسلام پر عمل کریں گے اور دوسروں کو بھی دین اسلام کی دعوت دیں گے۔ وہ نبوت سے متصف رہیں گے لیکن ان کا نزول بحیثیت صاحب شریعت نبی کے نہیں بلکہ بحیثیت امتی کے ہوگا۔ (فتح الملہم، نبراس)

۱۰) عیسیٰ ابن مریم زمین پر اتریں گے، آپ کی شادی ہوگی، آپ کی اولاد بھی ہوگی، پھر انتقال کے بعد حضور ﷺ کے روضہ اقدس میں آپ کی تدفین عمل میں آئیگی۔ (درمنثور بحوالہ تاریخ البخاری - مشکوٰۃ - کتاب الوفاء لابن الجوزی)

۱۱) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے دور ہی میں یاجوج وماجوج خروج کریں گے۔ یاجوج وماجوج حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے حضرت یافث کی اولاد میں سے ہیں۔ عام لوگوں کو ان کے فتنے سے محفوظ رکھنے کے لئے حضرت سکندر ذوالقرنین نے بیچ میں دیوار کھڑی کردی تھی۔ قیامت کے قریب یہ دیوار ٹوٹ جائیگی اور یاجوج وماجوج کا خروج ہوجائیگا۔ (ابوداؤد)

۱۲) حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ پہلی نماز حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔ (تاکہ یہ حقیقت واضح ہوجائے کہ حضرت عیسیٰؑ کا نزول بطور مستقل نبی، صاحب شریعت نبی کے نہیں بلکہ بطور خلیفہ کے ہوا ہے)۔ (ابن ماجہ - حاکم)

۱۳) حضرت عیسیٰؑ حضرت مہدی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ (التعلیق الصبیح: کتاب الفتن)

۱۴) احادیث کی کتابوں میں جہاں کہیں بھی نزول عیسیٰ سے متعلق بات آئی ہے وہ ابن مریمؑ ہی سے متعلق یعنی وہ بغیر باپ کے محض اللہ کے حکم سے حضرت مریمؑ کے بطن سے پیدا ہونے والی شخصیت ہیں۔

حضرت محمد بن عبداللہ المہدی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دونوں الگ الگ شخصیات

قرآن واحادیث اور مذکورہ حقائق کی روشنی میں حضرت امام محمد بن عبداللہ المہدی الگ شخصیت ہیں اور عیسیٰ ابن مریمؑ المسیح الگ شخصیت۔ دونوں کے نام، کنیت اور لقب تک الگ الگ ہیں۔ ایک کا نام محمد، باپ کا نام عبداللہ اور لقب المہدی ہے، فاطمی النسل ہونے کے ساتھ ساتھ مدینہ طیبہ کے رہنے والے ہونگے اور مکہ مکرمہ میں ظہور ہوگا۔ جبکہ دوسرے کا نام عیسیٰ ہے۔ بغیر باپ کے محض اللہ کے حکم سے بطن مریم سے پیدا ہونے کی وجہ سے ابن مریمؑ ہیں اور لقب المسیح ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مہدی و مسیح کو الگ الگ شخصیت بیان فرمایا ہے کہ وہ امت کبھی ہلاک نہیں ہوگی جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے۔ (کنزالعمال، مشکوٰۃ) اسی وجہ سے جمہور محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں حضرت امام مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام سے متعلق الگ الگ ابواب قائم فرمائے ہیں۔۔ خود امام ابن ماجہ، امام ابوداؤد اور امام نسائی نے بھی جو صحاح ستہ کے محدثین ہیں، الگ الگ ابواب قائم فرمائے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ مذکورہ دونوں شخصیتیں الگ الگ ہیں۔ یعنی حضرت مہدی صرف انسان ہیں اور امت محمدیہ میں سے ہیں جبکہ حضرت عیسی علیہ السلام انسان بھی ہیں اور نفخہ جبرئلی کی وجہ سے آپ میں ملکی مادّہ بھی ہے۔ لہذا دونوں ایک شخصیت ہرگز نہیں ہوسکتے۔ مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے کتاب: لا المہدی لاعیسیٰ ابن مریم مولفہ مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری، استاذ و نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند۔ مطبوعہ مرکز التراث الاسلامی دیوبند۔

دجال کیا اور کون؟

احادیث مبارکہ اور تعلیمات اسلامیہ کی روشنی میں

۱) دجال ایک شخص معین کا نام ہے۔(حدیث میں : ان المسیح الدجال رجل قصیر "دجال ایک پستہ قد آدمی ہوگا" کے الفاظ آئے ہیں)

۲) عراق وشام کے درمیانی راستہ سے خروج کرے گا۔تمام دنیا کو فتنہ وفساد میں مبتلا کرے گا۔یہاں تک کہ خدائی کا دعویٰ کرے گا۔(ابوداؤد،ابن ماجہ)

۳) ایک آنکھ بینائی سے محروم اور دوسری سپاٹ، ذرا ابھری ہوئی ہوگی۔(مسلم)

۴) مکہ ومدینہ میں داخل نہیں ہوسکے گا۔(بخاری-1881،ترمذی)

۵) ستر ہزار یہودیوں کی جماعت اس کی فوج میں شامل ہوگی۔(ابوداؤد،ابن ماجہ)

۶) مقام لُد پر سیدنا عیسیٰ ابن مریمؑ کے ہاتھوں قتل ہوگا۔(مسلم،ابوداؤد،ابن ماجہ)

۷) دجال کی شکل زمانہ جاہلیت کے ایک شخص ابن قطن کے مشابہ ہوگی۔(مسلم)

۸) دجال اس دنیا میں چالیس دن رہے گا۔پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا دن ایک ماہ کے برابر، تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا۔اور بقیہ ۳۷ دن عام دنوں کی طرح ہونگے۔(مسلم)

۹) دجال کا خروج حضرت محمد بن عبداللہ المہدیؓ کے دور میں ہوگا، جسے قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ آسمان سے اتریں گے۔(ابوداؤد،ابن ماجہ)

۱۰) دجال کے خروج کے بعد مدینہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا۔تمام منافق مدینہ سے بھاگ نکلیں گے اور مدینہ گندگیوں سے پاک ہوجائیگا۔(مسلم،ابن ماجہ)

شکیل خان بن حنیف خان ایک نظر میں

شکیل خان بن حنیف خاں دربھنگہ گاؤں عثمان پور، رتن پورہ صوبہ بہار 1968ء میں پیدا ہوتا ہے۔ 1986ء میں بارہویں کلاس پاس کر کے دربھنگہ سے پٹنہ چلا آتا ہے اور 1987ء سے 1989ء کے دوران اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ اسٹوڈینٹ لاج میں رہ کر ٹیوشن پڑھایا کرتا ہے۔ (سنبھلی-ص-10) اسکول کی تعلیم پوری کر کے کالج میں انجینئرنگ کی پڑھائی کر رہا ہوتا ہے۔ ہوسٹل میں رہ کر اور بچوں کو ٹیوشن دیکر اپنے اخراجات پورے کرتا ہے۔ اسی درمیان عشاء کی نماز سے پہلے سنہ 1991ء میں بقول اس کے اُسے اللہ کی طرف سے ایک ذمہ داری سونپی جاتی ہے۔ ذمہ داری کیا ملی، اس کا کچھ پتہ نہیں۔ اس کے بعد وہ دہلی کا رخ کرتا ہے۔ کچھ سالوں تک دینی جماعت میں شریک ہوکر حالات کا جائزہ لیتا ہے۔ کچھ دن دہلی کے محلّہ نبی کریم میں اور پھر 1996ء میں لکشمی نگر میں اعتکاف کا ڈھونگ رچا کر بہکی بہکی باتیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ محلّہ نبی کریم کے دوران اسے معلوم ہوتا ہے کہ اسے کام کیسے کرنا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ نامعلوم کام کی نہج اللہ پاک کی طرف سے اس پر اس وقت کھولی جائیگی جب اس کی عمر 33 سال ہو جائیگی۔ 2002ء میں دین میں ایک الگ نہج کے منکشف ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ دہلی کے باشندے اسے پیٹ کر دہلی سے نکال دیتے ہیں۔ مگر چند دنوں کے بعد 2004ء میں لکشمی نگر کے دوسرے علاقہ میں آکر پھر اپنی کارستانی شروع کر دیتا ہے۔ 2005ء میں حج میں جانے کی کشش کرتا ہے لیکن اس کے دعویٔ مہدویت اور بہکی بہکی باتوں کا نوٹس لیتے ہوئے کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی ہدایت کے مطابق

اس کو حج میں جانے سے روک دیا جاتا ہے۔ (لاالمہدی صفحہ 217) 2006ء میں مہدویت سے متعلق ایک کتاب "امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی پیشنگوئیاں" تحریر کرتا ہے۔ جس میں حضرت امام مہدی سے متعلق صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتابوں سے بھی روایتیں جمع کر کے اپنی من چاہی تشریح کرتا ہے۔ تاویل بھی کیسی! مارے گھٹنا پھوٹے سر......۔

دیکھتے ہی دیکھتے حضرت محمد بن عبداللہ المہدی سے متعلق اپنی من گھڑت تشریح اپنی ذات پر فٹ کرنے لگتا ہے۔ مدینہ میں خلیفہ کے انتقال سے مراد حضرت جی مولانا انعام الحسن نوراللہ مرقدہ (م 1995ء) کو لیتا ہے اور مدینہ سے مراد دہلی کو قرار دیتا ہے۔ خلیفہ کی موت کے بعد مدینہ کے مال وخزانہ کو ہڑپ کرنے کے لئے تین شہزادوں کی مرمٹنے والی لڑائی لڑنے والوں سے مراد حضرت مولانا اظہار الحسنؒ، مولانا زبیر الحسنؒ اور مولانا سعد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو لیتا ہے۔ یہ شخص اسی پر بس نہیں کرتا بلکہ لکشمی نگر دہلی کی ایک مینارہ والی مسجد میں اعتکاف کا ڈھونگ رچ کر قرآن وحدیث کا متفق علیہ عقیدہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کے آسمان سے نزول کا انکار کرتا ہے اور پیدا ہونے کا شگوفہ چھوڑ کر نزول عیسیؑ سے متعلق لفظ "دمشق" سے دہلی مراد لیتا ہے۔ "جامع مسجد اموی کی سفید مینارہ والی مسجد" سے مراد لکشمی نگر کی ایک مینارہ والی مسجد مراد لیتا ہے۔ امریکہ وفرانس کو دجال قرار دیتا ہے۔ سٹیلائٹ کو دجال کی آنکھ اور فائٹر پلین کو دجال کی سواری بتاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

مذکورہ من گھڑت اور ظالمانہ تشریح کر کے اولاً حضرت مہدی اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دونوں کو ایک ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور نتیجتاً اپنے ناپاک ارادہ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے خود ہی مہدی اور مسیح بن جاتا ہے۔ دلی کے غیور مسلمان اس کا جینا دوبھر کر دیتے ہیں۔ بالآخر وہ دعوت وتبلیغ کے عظیم شہر بھوپال کا رخ کرتا ہے۔ ضلع رائسین (مدھیہ پردیش) میں اپنے چند پیروکاروں کے ساتھ لوگوں کو گمراہی کی دعوت دے رہا ہوتا ہے۔ قاضی شہر حضرت

مولانا قاری محمد فاضل صاحبؒ اور مفتی شہر استاذی المکرّم حضرت مولانا ابوالکلام صاحب قاسمی مدظلہ العالی اس کا تعاقب کرتے ہیں۔ اور شکیل بن حنیف کو ذلیل ورسوا کیا جاتا ہے۔ پولس کسٹیڈی میں وقت گذارتا ہے اور بالآخر اسے وہاں سے رہائی مل جاتی ہے۔ اس وقت مہاراشٹر کے اورنگ آباد شہر کے ایک گاؤں "پڑے گاؤں" میں مستقل کالونی بنا کر کفر وارتداد کی دوکان کھول کرامت کے کم پڑھے لکھے اور دین سے ناواقف لوگوں کو گمراہ کرر ہا ہے۔

شکیل خان بن حنیف خان کے دعوے

خود اپنی تحریروں کے نتیجہ میں

☆ شکیل خان بن حنیف خان کو مہدویت و مسیحیت کا کام کب ملا؟ اس بارے میں وہ لکھتا ہے کہ ۱۹۹۱ء میں-------- ایک شام (عشاء سے کچھ پہلے) اللہ پاک کی طرف سے مجھ پر دین کی اس ذمہ داری کو سونپا گیا۔ پس مجھے اپنی پڑھائی چھوڑ کر اس کام میں لگنا پڑا۔ (پہلے درجہ کے سوالات کے جوابات ص ۸)

☆ اسی سال ۹ ستمبر کو--- دہلی آنے کے بعد............ محلّہ نبی کریم میں قیام کے دوران مجھے معلوم ہوا کہ مجھے اس کام کو کیسے کرنا ہے۔ اس کی نہج اللہ پاک کی طرف سے اس وقت کھولی جائیگی جبکہ میری عمر تینتیس سال (۳۳) ہو جائیگی۔ (پہلے درجہ کے سوالات کے جوابات ص ۸)

☆ ۱۹۹۶ء میں لکشمی نگر آکر کہنے لگا کہ ۲۰۰۲ء میں اللہ پاک کی طرف سے دینی نہج بدلنے والی ہے۔ (پہلے درجہ کے سوالات کے جوابات ص ۹) چنانچہ اسی سال دسمبر ماہ رمضان ۲۰۰۲ء میں کام کی نہج اللہ پاک نے اسے عطا کردی۔ (پہلے درجہ کے

سوالات کے جوابات ص ۹)

☆ مارچ ۲۰۰۳ء میں تبلیغی جماعت سے پوری طرح اس وقت الگ ہوگیا جب کہ مجھے یہ احساس ہونے لگا کہ تبلیغ سے جڑے وہاں کے لوگ اندر ہی اندر اس نہج کی مخالفت کرر ہے ہیں۔

☆ شکیل خان بن حنیف خان اپنے کو مہدی اور اپنے مخالف مولانا اسعد قاسم سنبھلی صاحب کو "سفیانی" مانتا ہے وہ لکھتا ہے کہ "یہ لفظ (سفیانی) میرا نہیں بلکہ چودہ سو سال قبل یہ لقب رسول اللہ ﷺ نے مہدی کے مخالفین کی سربراہی کرنے والے کو دیا ہے۔(سنبھلی کی عقل کا علمی محاسبہ ص:7،مرتب بسارت فاروقی)

☆ جب شکیل خان بن حنیف خان سے اس کے مہدی اور مسیح ہونے سے متعلق دلیل مانگی گئی تو اس نے یوں جواب دیا "اس لئے کہ مجھے یہ کام اللہ پاک نے ہی عطا کیا ہے اور میں نے اللہ کیلئے ہی اپنی زندگی وقف کی ہے۔خواہ کسی کو یقین آئے یا نہ آئے۔میرا بھروسہ تو خالص اللہ ہی پر ہے۔"(سنبھلی ص-8)

☆ شکیل خان بن حنیف خان کے بارے میں نرم رُخ اختیار کرنے والے اچھی طرح سمجھ لیں کہ شکیل بن حنیف کی جماعت کے کام میں شرکت محض آگے کی پلاننگ تھی۔دین کی خدمت اور اصلاح قطعاً مطلوب نہ تھی ورنہ وہ راہ راست سے نہ بھٹکتا۔ چنانچہ اس کا اقرار وہ یوں کرتا ہے ہے کہ "جماعت میں لگے رہنے کے زمانے میں مجھ پر جماعت کے کاموں کے اتنے سارے تقاضے رہتے تھے کہ دوسری محنت میں زیادہ وقت لگانے کی فرصت ہی نہیں ہوتی تھی۔نیز مجھے آگے کے لئے انتظار بھی کرنا تھا۔اس لئے میں نے جماعت میں لگنے کے بعد دوسری جانب زیادہ کوشش نہیں کی۔(سنبھلی-12)

☆ شکیل بن حنیف نے اپنے مہدی اور مسیح ہونے کی تصدیق خود کی ہے۔ چنانچہ ایک سوال کے جواب میں وہ لکھتا ہے کہ " بڑی مسجد میں جب لوگ مجھ سے اس سلسلے میں پوچھنے کے لئے جمع ہوئے .... پھر جو لوگ میرے پاس تھے ان میں سے کچھ کہنے لگے کہ ہم آپ سے ہاں یا نا میں جواب چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں پوچھنا چاہتے ہیں تو میں نے اس شرط پر کھڑے ہو کر اپنی بات کی تصدیق کی۔" (سنبھلی-14)

☆ جب شکیل بن حنیف سے یہ پوچھا گیا کہ اچھا یہ بتاؤ۔ اگر تم عیسیٰ ابن مریم ہو تم وہی عیسیٰ ہو جنہیں آسمان میں اٹھا لیا گیا ہے تو اس نے کہا کہ اس کے متعلق قرآن واحادیث سے الگ ہو کر کسی کو بھی سوالات کر کے اس کے جوابات دوسرے سے طلب کرنے کا حق نہیں ہے۔ اور قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی تشریح بھی خود کر دیتا ہے۔ ایک جگہ وہ لکھتا ہے:" رہا یہ سوال کہ اگر یہ (شکیل بن حنیف) وہی عیسی علیہ السلام ہیں تو دوبارہ کیسے پیدا ہونگے ؟ .... اس سے متعلق قرآن واحادیث سے الگ ہو کر کسی کو بھی سوالات کر کے اس کے جوابات دوسرے سے طلب کرنے کا حق نہیں ہوتا ہے۔ .... سنبھلی ص:26)

☆ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بجائے دوبارہ پیدا ہونے کے باطل نظریہ کو حدیث مہدی پر قیاس کرتے ہوئے لکھتا ہے " پس جاننا چاہئے کہ اگر کوئی عیسیٰ کے علاوہ کسی اور کے تعلق سے یا عام انسان کے تعلق سے یہ گمان کرتا ہے کہ وہ دوبارہ اسی دنیا میں قیامت سے پہلے پیدا ہونگے تو یہ ہندوانہ یا خالص بت پرستوں کا عقیدہ ہے۔ اس لئے کہ ایسا ہونے کی کوئی بھی دلیل قرآن کریم یا احادیث نبوی میں نہیں ہے۔ مگر چونکہ عیسی علیہ السلام کی اس امت میں پیدائش کا ذکر احادیث میں ہے۔ نیز ابن ماجہ میں عیسیٰ کو ہی

مہدی کہا گیا ہے اور دوسری روایت میں مہدی کی پیدائش کا ذکر ہے۔(سنبھلی-29)

☆ جب شکیل بن حنیف سے پوچھا گیا کہ مہدی کی بیعت خلافت مکہ میں ہوگی، عراق کے عصائب اور شام کے ابدال حضرت مہدی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور تمہارے ہاتھ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا، تو شکیل بن حنیف لکھتا ہے کہ "یہ روایت ضعیف ہے، اس لئے کہ یہ روایت ام سلمہ سے بیان کی گئی ہے جبکہ ام سلمہ سے جس نے سنا ہے اس اصل راوی کا نام ہی غائب ہے۔ صرف یہ کہا گیا ہے صالح ابو خلیل نے اپنے ساتھی سے سنا ہے مگر صالح کے ساتھی کا نام یہاں غائب ہے۔ اس طرح یہ روایت ضعیف ہے۔ مزید یہ کہ صحاح ستہ میں مہدی کے موضوع پر بہت سی روایتیں موجود ہیں مگر ایک بھی ایسی روایت نہیں ہے جس سے اس روایت کی ان باتوں کی تائید ہوتی ہو۔ اس روایت کی اکثر باتیں صحاح ستہ کی اس موضوع کی تمام روایتوں کے یا تو خلاف ہے یا ان سے الگ ہے۔(سنبھلی کی چوتھی شرارت کا جواب ص:63)

مذکورہ اقتباس سے پتہ چلا کہ شکیل بن حنیف بھی اس بات کو مانتا ہے کہ کسی روایت کے صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس روایت کی صحاح ستہ کی کسی دوسری روایت سے تائید بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم ابن ماجہ کی روایت ہے جسے علامہ شوکانی اور علامہ ابن نجم نے موضوعات میں سے شمار کیا ہے اور محدثین کے نزدیک بالاتفاق ضعیف ہے اور طویل حدیث کا یہ ٹکڑا بالاتفاق منکر ہے۔ جس کی صحاح ستہ میں سے کسی ایک روایت سے تائید نہیں ہوتی، تو آخر کار شکیل اپنی مہدویت اور مسیحیت کی عمارت کی بنیاد جن ستونوں پر رکھ رہا ہے وہی کمزور وضعیف بلکہ منکر وموضوع ہیں تو اس کی دیگر باتوں کی کیا حقیقت ہوسکتی ہے۔ لہذا شکیل بن حنیف کا

دعویٰ سراسر باطل ہے۔

☆ شکیل بن حنیف کے دعوی مہدویت و مسیحیت پر جب دلیل اور گواہ مانگے گئے تو اس نے یوں مضحکہ خیز جواب دیا"............جس کا گواہ میرے اور اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے تو یہ کیسے یقین کرے گا کہ میں نے صحیح کہا یا کہ غلط؟ ویسے بھی میری زندگی کے اس قسم کے صرف چند مواقع ہی ایسے ہیں جو کہ اللہ کی مصلحت سے راز میں ہیں اور میں کسی کو نہیں بتاتا۔ ....میری سچائی کا گواہ تو خود میرا اللہ ہی ہے جس نے مجھے یہ کام عطا کیا ہے۔" (سنبھلی ص:39) گویا اس میں وہ دعویٰ کر رہا ہے کہ یہ کام اللہ نے اسے عطا کیا ہے۔

☆ شکیل بن حنیف قرآن وحدیث کی صحیح تشریح سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتا۔ علماء کرام پچھلے چودہ سوسالہ عقائد کی بنا پر جب اس کی مخالفت کرتے ہیں تو وہ صاف لکھتا ہے کہ "مجھے چونکہ یہ کام اللہ ہی نے عطا کیا ہے اس لئے اس کام کو کسی کے موافق یا مخالف فتوے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ میرا بھروسہ تو خالص اللہ ہی پر ہے"۔ (سنبھلی کی تیسری شرارت کا جواب، ص:14)

☆ عیسیٰؑ کی دوبارہ پیدائش کو حدیث مہدیؑ پر قیاس کرتا ہے۔ لکھتا ہے "پس جاننا چاہئے کہ اگر کوئی عیسی کے علاوہ کسی اور کے تعلق سے یا عام انسان کے تعلق سے یہ گمان کرتا ہے کہ وہ دوبارہ اسی دنیا میں قیامت سے پہلے پیدا ہونگے تو یہ ہندوانہ یا خالص بت پرستوں کا عقیدہ ہے۔ اس لئے کہ ایسا ہونے کی کوئی بھی دلیل قرآن کریم یا احادیث نبوی میں نہیں ہے۔ مگر چونکہ عیسی علیہ السلام کی اس امت میں پیدائش کا ذکر احادیث میں ہے۔ نیز ابن ماجہ میں عیسی کو ہی مہدی کہا گیا ہے اور دوسری روایت میں مہدی کی پیدائش کا ذکر ہے۔

(سنبھلی-29)

☆ شکیل بن حنیف اپنے دعوے اور کام کو نہج نبوت مانتا ہے اور باقی دیگر دینی نہج کو صحیح تسلیم نہیں کرتا۔ ایک جگہ وہ لکھتا ہے کہ "مجھے نہج نبوت اور دوسری اس وقت دنیا میں رائج نہج کا فرق معلوم ہو گیا۔"

(سنبھلی کی تیسری شرارت کا جواب، ص:20)

☆ اسی طرح ایک جگہ لکھتا ہے کہ "حدیث میں جہاں دمشق کا لفظ آیا ہے اس سے مراد شہر دہلی ہے۔ (سنبھلی کی چوتھی بار کی شرارت کا جواب ص۴۲)

☆ ......شرقی دمشق عند المنارۃ البیضاء الخ والی حدیث کا مفہوم یوں بیان کرتا ہے "تو جاننا چاہئے کہ لکشمی نگر، شہر دہلی کی مشرقی جانب ہے اور وہاں سفید مینارے کی مسجد ہے، نیز وہ مینارہ مسجد کے اندر شروع ہوتا ہے جس کی وجہ سے مینارہ کے اردگرد ہر جانب نماز کی صفیں رہتی ہیں۔ میں نے لکشمی نگر کے قیام کے دوران کئی بار اس مینارہ کے پاس رمضان کے مہینہ میں اعتکاف کیا ہے اور میرا خیمہ اس مینارے کے سہارے سے بندھا ہوتا تھا۔ نیز میں اس علاقہ میں رہ کر دین کی محنت میں لگا رہتا تھا۔ اس طرح غور کیا جائے تو اس پیشنگوئی کے جغرافیائی حالات اس زمانے میں پوری طرح مل جاتے ہیں۔ مثلاً اس مینارے کا شہر کے مشرقی جانب ہونا اور اس کا زمین سے کھڑا ہونا۔ (سنبھلی کی چوتھی بار کی شرارت کا جواب۔ ص-۴۳)

☆ اسی طرح چونکہ وہ امریکہ اور یو این او (U.N.O.) کو دجال مانتا ہے اور امریکہ نے ۱۹۹۱ء میں عراق پر حملہ کیا تھا، تو جب اس سے پوچھا گیا کہ مسیحیت کی ذمہ داری تمہیں کب ملی؟ تو جواب میں لکھتا ہے "مجھے اس کام کی ذمہ داری دجال کے خروج کے بعد ملی ہے پہلے نہیں (سنبھلی کی چوتھی بار کی شرارت کا جواب ص-۴۷)

نوٹ: اس طرح کی شکیل بن حنیف کے ہاتھوں کی لکھی ہوئی بہت سی تحریرات کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیو بند کے نائب ناظم مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری کے پاس موجود ہیں۔

شکیل خاں بن حنیف خاں کے دعوے کا تقابلی مطالعہ

چونکہ محمد شکیل بن حنیف اپنے آپ کو مہدی اور مسیح دونوں مانتا ہے اور اپنے پیروکاروں سے اپنی مہدویت اور مسیحیت دونوں کی بیعت لیتا ہے اور اس کے پیروکار بھی شکیل بن حنیف کو کھلم کھلا مہدی و مسیح مانتے ہیں جیسا کہ گذشتہ ایک سال کے دوران میرے براہ راست محمد شکیل بن حنیف کے پیروکاروں سے مختلف مواقع پر اس موضوع پر بات چیت کرنے پر یہ حقیقت واضح طور پر کھل کر سامنے آئی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ
مہدی و مسیح سے متعلق صحاح ستہ میں خصوصاً اور صحاح ستہ کے علاوہ دیگر احادیث کی کتابوں میں عموماً جو احادیث رسول اللہ ﷺ سے حضرت محمد بن عبداللہ المہدی اور حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام سے متعلق منقول ہیں، جنہیں آپ نے اجمالی طور پر پچھلے صفحات میں ملاحظہ فرمایا ہے، انہی علامات اور رسول اللہ ﷺ کی یقینی خبروں کی روشنی میں اب محمد شکیل بن حنیف کے جھوٹے دعوؤں کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں:

۱) احادیث مبارکہ کی روشنی اور محدثین کی تشریح کے مطابق حضرت مہدی کا نام محمد اور باپ کا نام عبداللہ ہوگا۔ بعض روایات میں آپ کا نام احمد بھی بتایا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کا نام عیسیٰ ہے اور بغیر باپ کے محض اللہ کے حکم سے حضرت مریم علیہ السلام کے پیٹ سے پیدا ہونے کی وجہ سے ماں کی طرف منسوب ہو کر آپ ابن مریم ہیں۔ جبکہ اس

مہدویت و مسیحیت کے دعویدار کا نام محمد شکیل ہے اور باپ کے نطفہ سے پیدا ہونے کی وجہ سے ابن حنیف ہے۔

لہذا یہ شکیل بن حنیف نہ تو مہدی ہوسکتا ہے اور نہ ہی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام۔

۲) حضرت محمد بن عبداللہ المہدی حضور ﷺ کی ہجرت گاہ مدینہ طیبہ کے رہنے والے ہونگے اور عیسی بن مریم علیہ السلام پیدا نہیں بلکہ آسمان سے دمشق میں اتریں گے۔ جبکہ مہدویت و مسیحیت کا یہ دعویدار نہ تو حضور کی ہجرت گاہ مدینہ طیبہ کا رہنے والا ہے اور نہ ہی یہ آسمان سے دمشق (ملک شام) میں اترا ہے بلکہ یہ تو صوبہ بہار کے ضلع دربھنگہ کے ایک گاؤں عثمان پور، رتن پورہ کا رہنے والا ہے۔ اور حنیف کے نطفہ سے پیدا ہوکر لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ملک کے مختلف حصّوں میں چھپ کر یہودی سازش کو کامیاب بنا رہا ہے۔

۳) حضرت محمد بن عبداللہ المہدی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام خود اپنی مہدویت اور مسیحیت کے دعوے نہیں کریں گے بلکہ مکہ کے صالح اور نیک لوگ حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کو غیر معمولی شکل و شباہت کو دیکھ کر بیعت خلافت کے لئے آپ کو مجبور کریں گے اور قدرت کی طرف سے لگاتار نصرت و مدد کی وجہ سے آپ کو مہدی کہنے لگیں گے اور عیسی ابن مریم کو آسمان سے اترنے کی وجہ سے محمد بن عبداللہ اور آپ کے دیگر ساتھی بلا تأمل عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پہچان لیں گے۔ اسی وجہ سے حضرت مہدی حضرت مسیح علیہ السلام سے فرمائیں گے "تعال صل لنا" آیئے اور ہمیں نماز پڑھایئے۔

جبکہ شکیل بن حنیف نہ تو آج تک مکہ گیا اور نہ ہی اُس کو وہاں کے نیک صالح لوگوں نے

بیعت خلافت کے لئے مجبور کیا اور نہ ہی دمشق کی جامع اموی کے سفید مینارہ والی مسجد کے امام (مہدی) نے اسے نماز پڑھانے کے لئے آگے آنے کی دعوت دی ہے۔ بلکہ یہ تو آج تک نہ تو مکہ کی پاک سرزمین میں داخل ہوسکا ہے اور نہ ہی اُسے ملک شام دمشق کی جامع اموی میں داخلہ نصیب ہوا ہے۔

لہذا شکیل بن حنیف کا دعویٰ مہدویت اور مسیحیت سراسر باطل اور جھوٹ پر مبنی ہے۔

۴) حضرت محمد بن عبداللہ المہدی خلافت کے بعد ۷ سال یا ۹ سال زندہ رہیں گے۔ ۴۹ سال آپ کی کل عمر شریف ہوگی۔ اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے نزول کے بعد چالیس سال زندہ رہیں گے۔ اس کے بعد ان کا انتقال ہوگا اور حضور ﷺ کے روضہ اقدس میں مدفون ہونگے۔ جبکہ محمد شکیل بن حنیف کو (بقول اس کے) یہ کام 1991ء میں ملا۔ اور نہج نبوت کا پتہ 2002ء میں چلا۔ اگر 1991ء سے شمار کیا جائے تو 2017ء تک اس پر 26 سال گذر چکے اور اگر 2002ء سے مانا جائے تو اب تک اس پر 15 سال گذر چکے ہیں۔ لہذا حدیث کی روشنی میں اب تک اسے موت آجانی چاہئے تھی۔ جو نہیں آئی اور وہ ابھی تک زندہ ہے۔ اور اگر وہ یہ مانتا ہے کہ وہ صرف عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہے اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (بقول اس کے پیدا ہونگے) تو عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد چالیس سال زندہ رہیں گے، اس لئے بقول شکیل بن حنیف کے) اس کے پاس مرنے میں ابھی وقت ہے تو اسے لامحالہ یہ کہنا ہی پڑے گا کہ وہ حضرت مہدی کی عمر الگ مانتا ہے اور مسیح کی عمر الگ۔ اور یہ دونوں شخصیتیں الگ الگ ہیں جیسا کہ احادیث کی روشنی میں جمہور محدثین اور فقہاء اور علماء امت کا یہی عقیدہ ہے۔ جبکہ اس کے دعوے کی بنیاد ہی حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کو ایک شخصیت

ماننے پر کھڑی ہے۔

لہذا شکیل بن حنیف کسی صورت میں نہ تو مہدی بن سکتا ہے اور عیسی ابن مریم کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

نوٹ: علامات محمد بن عبداللہ المہدی اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو قرآن وحدیث کے مختلف اور متفرق حصوں سے ترتیب دی گئی ہے، جنھیں تفصیل معلوم کرنی ہو تو ڈائل کریں:

9300695407

عقیدۂ ظہور مہدی ونزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

فقہاء ومحدثین کی نظر میں

عقیدۂ ظہور مہدی اور عقیدۂ نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دو الگ الگ عقیدے ہیں۔ خیر القرون سے لیکر آج تک محدثین وفقہاء نے ان کے متعلق الگ الگ ابواب قائم فرما کر قیامت تک کے لئے جھوٹی مہدویت اور مسیحیت کے چور دروازوں کو بند فرمادیا ہے۔ جن محدثین اور فقہاء نے دونوں شخصیتوں کو الگ الگ مان کر دونوں کے لئے الگ الگ ابواب اپنی کتب حدیث میں قائم فرمائے ہیں، ان کی فہرست بڑی طویل ہے۔ ان میں سے چند مشہور محدثین کے نام درج ذیل ہیں:

۱)	امام ترمذیؒ	ترمذی شریف
۲)	امام ابوداؤدؒ	ابوداؤد شریف
۳)	امام ابن ماجہؒ	ابن ماجہ شریف

۴)	امام عبدالرزاق بن ھمام بن نافع	مصنف بعبد الرزاق
۵)	امام حاکم نیساپوریؒ	مستدرک حاکم
۶)	امام سیوطیؒ	جمع الجوامع
۷)	امام احمد بن حنبل	مسند احمد
۸)	علامہ ہیثمیؒ	مجمع الزوائد
۹)	علامہ انور شاہ کشمیریؒ	عرف الشذی
۱۰)	علامہ شبیر احمد عثمانیؒ	فتح الملہم
۱۱)	شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	ازالۃ الخفاء
۱۲)	علامہ شوکانیؒ	الفتح الربانی
۱۳)	حافظ ابن حجرؒ	فتح الباری شرح البخاری
۱۴)	علامہ عینیؒ	عمدۃ القاری شرح البخاری
۱۵)	علامہ رشید احمد گنگوہیؒ	الکوکب الدری

(تفصیل کیلئے دیکھیں "عقیدہ ظہور مہدی")

آہ! شکیل خود نہیں بدلا

قرآن وحدیث کے معنی ومفہوم کو ہی بدل ڈالا

محمد شکیل بن حنیف چونکہ خود کو مہدی و مسیح مانتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ بن مریم المسیح علیہ السلام سے بڑھ کر اس دنیا میں کوئی دوسرا شخص علمی و عملی اعتبار

سے پایا جانا ممکن بھی نہیں ہے۔اس لئے محمد شکیل بن حنیف نے پہلے تو مہدی و مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔تا کہ کسی کے پاس اس بات کا حق باقی نہ رہے کہ شکیل سے بڑا بھی کوئی شریعت کا جانکار ہوسکتا ہے۔ کیونکہ حضرت محمد بن عبداللہ المہدی اور حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام سے بڑھ کر روئے زمین پرکوئی زیادہ علم والانہیں ہوسکتا۔اس کے بعد جو جو حدیثیں بلکہ تمام ہی احادیث اور قرآنی آیات کی منشاء کو جواس کے دعوی مہدویت و مسیحیت کوصریح جھوٹا ثابت کررہی ہیں،ان آیات واحادیث کے معانی ومفاہیم خوداپنی طرف سے بتانا شروع کردیتا ہے۔ چنانچہ بخاری ومسلم میں مذکور روایات میں نزول سے مراد پیدا ہونا لیتا ہے۔لیکن جب عیسیٰ علیہ السلام کے والد کے بارے میں پوچھا گیا کہ جب عیسیٰ علیہ السلام بقول تمہارے اس دنیا میں دوبارہ پیدا ہونگے تو کہاں پیدا ہونگے اوران کے والد کا نام کیا ہوگا؟ تواس سے بچنے کے لئے اس نے دوسرا پینترا بدلا کہ ابن ماجہ شریف میں (بقول اس کے) مہدی ومسیح کوایک قرار دیا گیا ہے۔ اور صحاح کی دیگر کتابوں میں مہدی کے نسب وغیرہ کا ذکر موجود ہے۔گویا دیگر لفظوں میں شکیل خاں یہ کہنا چاہتا ہے کہ مسیح اصل میں کوئی الگ شخصیت نہیں بلکہ مہدی میں حلول کیا ہوا ہے۔اور مہدی کے نام اور والد کے نام کے بارے میں احادیث میں تذکرہ موجود ہے۔ اسی طرح حدیث میں مذکور مدینہ سے مراد بھی دہلی لیتا ہے اور دمشق سے مراد بھی دہلی ہی لیتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

چونکہ وہ اپنے آپ کومہدی ومسیح دونوں مانتا ہے،اس لئے وہ کبھی کہتا ہے کہ "علامات قیامت غیب کاعلم ہے جنہیں وقت پر پرکھنا ہوتا ہے۔"اسی طرح " نبوی پیشن گوئیاں تمثیلی راز ہیں جنہیں وقت پر ہی سمجھا جاسکتا ہے"۔اور سمجھنے کا معیار بھی خود ہی طے کرلیتا ہے۔ پچھلے ساڑھے چودہ سو سال سے امت اس راز کونہیں سمجھ سکی،مگر شکیل نے اسے سمجھ لیا۔ کیونکہ بقول

(اس کے) وہی وقت کا مہدی و مسیح دونوں ہے۔ اس باب میں حضرت مولانا اسعد قاسم سنبھلی قاسمی صاحب کی یکے بعد دیگرے ترتیب وار پانچ کتابیں ضرور پڑھیں جوانہوں نے شکیل بن حنیف کے تعاقب میں تحریر فرمائی ہیں۔ کتابیں فہرست کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔ اسی طرح حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری استاذ و نائب ناظم آل انڈیا مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی کتاب "دور حاضر کا مدعی مہدویت و مسیحیت: شکیل بن حنیف ایک تعارف وتجزیہ "ضرور پڑھیں۔ انشاءاللہ اس فتنہ سے متعلق ساری حقیقتیں آپ کے سامنے واضح ہوجائیں گی۔

شکیل خان بن حنیف خان کے پیروکاروں سے دردمندانہ اپیل

مذکورہ صفحات کے بغور پڑھنے کے بعد ہر عقلمند شخص نے اس بات کو محسوس کرلیا ہوگا کہ مہدویت ومسیحیت کے دعویدار محمد شکیل بن حنیف کے دعوے میں بالکل کوئی دم نہیں ہے۔ یقیناً یہ شخص فریبی اوراپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ خود دھوکہ میں ہےاور دین سے ناواقف لوگوں کو دین کے نام پر دھوکہ دے رہا ہے۔

اس میں کوئی دورائے نہیں کہ ہر شخص کو قیامت کے دن اپنا حساب خود دینا ہے۔ اس دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (ولا تزر وازرۃ وزر اُخریٰ - القرآن) اللہ نے تمہیں اگر عقل سلیم عطافرمائی ہے تو تمہیں اس کا شکر گذار ہونا چاہئے۔ محمد شکیل بن حنیف جسے تم مہدی اور مسیح دونوں مانتے ہو، آخر اس میں تمہیں کیا نظر آنے لگا ہے۔ چلو اس نے دعویٰ کردیا لیکن پوری امت کے عقیدے کے خلاف آخر تمہیں کونسی دلیل مل گئی جس کی وجہ سے تم شکیل بن حنیف

پر اپنی جان نچھاور کر کے اپنی آخرت برباد کر رہے ہو۔ شکیل بن حنیف نہ تو مدینہ میں پیدا ہوا، نہ ہی مکہ میں اس نے دعویٰ کیا اور نہ ہی وہ محمد بن عبداللہ ہے۔ اسی طرح نہ ہی وہ دمشق میں اترا، نہ ہی اتر کر دجال کو قتل کیا وغیرہ وغیرہ۔ خدا کا شکر ہے کہ حضرت محمد بن عبداللہ المہدیؓ کی ایک بھی علامت جو رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع پر اپنے جانثار صحابہ کو بتائی ہے وہ محمد شکیل بن حنیف میں قطعاً موجود نہیں ہے اور مسیح علیہ السلام ہونے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ قرآن وحدیث کی تشریح کے مطابق حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے ،نہ کہ زمین میں دوبارہ پیدا ہونگے۔

اچھا ایک بات بتاؤ، جب شکیل بن حنیف تمہاری نظر میں مہدی و مسیح دونوں ہے اور مہدی و مسیح سے بڑھ کر کسی کا علم ہو نہیں سکتا، تو آخر کار تمہیں صحاح ستہ کے دلائل دینے کی ضرورت کیوں پڑ رہی ہے۔ تمہیں تو کسی بات کی دلیل پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ دین کی تشریح اور صحیح وغلط کا معیار (بقول تمہارے) اب شکیل بن حنیف کے ہاتھ میں ہے۔ جبکہ یہ شیطانی داؤ اتنا خطرناک ہے کہ آگے چل کر نعوذ باللہ کچھ اور نہ دعویٰ کر دے جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ ہوا اور آخر کار ایسے ایسے دعوے کر کے اس دنیا سے مرا جس کا تصور ایک عام انسان بھی نہیں کر سکتا۔

ذرا تنہائی میں بیٹھ کر غور تو کرو۔ اس فتنہ پرور دور میں تم کس دہانے پر کھڑے ہو۔ پوری امت جس بات کو سمجھ رہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت پر شب وروز محنت کر کے جن حضرات نے قرآن وحدیث کو سمجھا اور ایک مسلمہ عقیدہ بنا کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰؑ المسیح دونوں الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ حضرت امام مہدیؓ اس امت میں پیدا ہونگے جبکہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور چالیس سال تک

اس امت محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کی شریعت محمدیہؐ کے مطابق رہنمائی فرمائیں گے۔تم لوگ ان مسلمہ عقائد سے کیسے اور کیوں منہ موڑ رہے ہو؟

اچھا یہ بتاؤ! جب شکیل بن حنیف محض اس وجہ سے (بقول اس کے) کہ یہ کام مجھے اللہ نے عطا کیا ہے، مہدیؑ اور مسیح علیہ السلام بن سکتا ہے تو کل وہ (نعوذ باللہ) آخری رسول ہونے کی بات بھی کرسکتا ہے۔جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ظلی اور بروزی کی شق نکال کر ختم نبوت کا انکار کیا۔اور تمہیں تو اس کی بات کا یقین کرنا ہی پڑے گا۔کیونکہ تمہاری نظر میں شکیل بن حنیف ہی مہدی اور مسیح ہے۔ اور وہ (بقول تمہارے) جھوٹ بول نہیں سکتا۔

اچھا یہ بتاؤ! جب شکیل بن حنیف (بقول تمہارے) امام مہدی اور حضرت مسیح علیہ السلام ہے، تو اسے کسی کتاب کے دلائل دینے کی ضرورت نہیں، کیونکہ کسی بھی کتاب کا مصنف یا کوئی محدث وفقیہہ شکیل بن حنیف سے (بقول تمہارے مہدی ومسیح) بڑا نہیں ہوسکتا۔لہذا وہ آج نہیں تو کل شریعت محمدیہ کی جو باتیں بھی ایک تسلسل کے ساتھ امت تک پہونچی ہیں، ان کا بھی انکار کرسکتا ہے اور غلط وصحیح کا معیار خود ہی قائم کرسکتا ہے۔جیسا کہ اس نے کرنا بھی شروع کردیا ہے۔ اس لئے اللہ نے صحیح سمجھنے کا جو موقع عطا فرما رکھا ہے، اس کی قدر کرو۔اور اللہ کے واسطے فوراً توبہ کرلو، یقیناً جس کے نام پر تم اپنی جان نچھاور کررہے ہو کل قیامت کے دن تمہیں پہچاننے سے بھی انکار کردے گا۔اللہ رب العزت ساری انسانیت کو ہدایت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔آمین۔

ظہور مہدی سے وقوع قیامت تک

قرآن وحدیث اور دیگر اہم کتابوں کی مختلف روایتوں کو جمع وتطبیق دینے کی صورت میں یہ حقیقت واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ قیامت سے قبل جب اس دنیا میں ہر طرف ظلم وجور کا بازار گرم ہوگا۔ دوسری طرف عیسائیوں کو خوب غلبہ حاصل ہوگا۔ مسلمان عیسائیوں کے ایک فریق سے معاہدہ کر کے عیسائیوں کے مخالف دھڑے سے جنگ کریں گے۔ کامیابی ملنے پر عیسائی کہیں گے کہ یہ کامیابی صلیب کی برکت سے ملی ہے جبکہ مسلمان کہیں گے کہ یہ اسلام کی برکت سے ملی ہے۔ اس بات پر خانہ جنگی شروع ہوجائیگی اور بالآخر مسلمانوں کا خلیفہ شہید ہوجائے گا۔ ادھر عیسائیوں کی حکومت خیبر تک پھیل چکی ہوگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے حالات میں اس امت کی رہنمائی کے لئے میری امت میں مہدیؒ کا ظہور ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں ان کی (حضرت امام مہدی) کی صلاحیتوں کو بیدار کردے گا۔ چنانچہ قرب قیامت میں حضرت محمد بن عبداللہ مدینہ میں پیدا ہونگے جو حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہونگے۔

حضرت محمد بن عبداللہ المہدی اسی مدینہ طیبہ کے رہنے والے ہونگے جہاں آپ ﷺ نے مکہ سے ہجرت فرمائی تھی۔ مکہ مکرمہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان نیک اور صالح لوگوں کی ایک جماعت جنکی تعداد اصحاب بدر (۳۱۳) ہوگی، حضرت مہدی کے نہ چاہنے کے باوجود آپ کی خلافت پر بیعت کریگی۔ یہ خبر سن کر خراسانی لشکر آپ کی مدد کے لئے آئے گا جبکہ دوسرا سفیانی لشکر حضرت مہدی کے مقابلہ میں جنگ کرے گا۔ ادھر عیسائیوں اور یہودیوں کا ایک لشکر حضرت مہدی کے خلاف جنگ کرنے کے لئے آئے گا، جسے مکہ ومدینہ کے درمیان

مقام بیداء میں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ حضرت مہدی کو فتح مبین حاصل ہوگی۔

رومی افواج جنکی تعداد نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوگی اور اسی (۸۰) جھنڈوں میں بٹی ہوئی ہوگی اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افواج ہوگی، حضرت مہدی ان کے خلاف جنگ کریں گے۔ اور بالآخر آپ کو فتح مبین حاصل ہوگی۔ آخر میں قسطنطنیہ جسے آجکل استنبول کہا جاتا ہے، کو فتح کریں گے۔ اسی دوران دجال کے خروج کی افواہ پھیلنے لگے گی جو غلط ہوگی مگر چند ہی دنوں کے بعد یہ پتہ چل جائے گا کہ دجال اکبر کا خروج ہو چکا ہے۔ حضرت مہدی اپنے لشکر کو لیکر ملک شام کا سفر کریں گے اور دمشق کی جامع اموی میں نماز کے لئے داخل ہونگے۔ نماز فجر کی تیاری ہو رہی ہوگی یہاں تک کہ اقامت کہی جا چکی ہوگی، امام مہدی امامت کیلئے آگے بڑھنے ہی والے ہونگے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کرنے کیلئے آسمان سے نازل ہونگے۔ چنانچہ دجال کے خلاف جنگ ہوگی اور بالآخر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دجال کو، فلسطین میں باب لد میں قتل کریں گے۔ باب لُد اس وقت اسرائیل کی فضائیہ ایئر بیس ہے۔

حضرت محمد بن عبداللہ المہدی المدنی کی خلافت کا ظہور مکہ میں اس وقت ہوگا جب آپکی عمر شریف چالیس سال ہو چکی ہوگی۔ اس کے بعد سات سال تک آپ دنیا میں ظلم وستم کو دور کرنے کیلئے کوششیں کریں گے، خلافت کے آٹھویں سال میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کے خلاف جنگ کریں گے اور نوے سال میں آپ کا کل ۴۹ سال کی عمر میں انتقال ہوگا۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام خلافت کی باگڈور سنبھالیں گے اور مسلسل چالیس سال تک اس امت محمدیہ کی شریعت محمدیہ کے مطابق رہنمائی فرمائیں گے۔

اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے حکم ہوگا کہ آپ تمام مسلمانوں کو لیکر کوہ طور چلے جائیں کیونکہ اب یاجوج وماجوج کا خروج ہونا ہے جو سد سکندری کے پیچھے ہے۔ یاجوج وماجوج آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے حضرت یافث کی اولاد میں سے ہیں۔ یاجوج وماجوج اس دنیا میں آکر طوفان بدتمیزی برپا کردیں گے اور آخرکار حضرت عیسیٰ کے بددعا فرمانے پر ہلاک ہوجائیں گے۔ نعشوں کے گلنے سڑنے کی وجہ سے فضا مقدر ہوجائیگی اور تعفن پھیل جائیگا۔ اس کے بعد اللہ بارش برسائیں گے جس سے دنیا صاف شفاف ہوجائیگی۔ پھر حضرت عیسیٰ کا انتقال ہوجائے گا۔ آپ کو حضور خاتم النبیین کے روضہ اقدس میں دفن کیا جائے گا۔ آپ کے انتقال کے بعد یمن کا ایک شخص جس کا نام جہجاہ یا مقعد ہوگا، کو خلیفہ بنایا جائے گا جو تین سال تک اس امت کی شریعت محمدیہ کے مطابق رہنمائی فرماتے رہیں گے۔ اس خلیفہ کے انتقال کے بعد پھر خلافت کی جگہ بادشاہت لے لیگی اور دنیا ایک بار پھر جہالت اور ظلم وستم کی شکار ہوجائے گی۔ اس خلیفہ کے انتقال کے تین سال بعد قرآن کریم کو اٹھالیا جائے گا اور زمین کے دھنسنے کے واقعات رونما ہونے لگیں گے۔ اس کے بعد چالیس دن تک ایک دھواں (دخان) دنیا پر چھا جائیگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک رات لمبی ہوجائے گی۔ لوگ انتظار میں ہونگے کہ کب صبح ہوگی۔ انتظار اتنا طویل ہوگا کہ سورج مشرق (پورب) کی بجائے مغرب (پچھّم) سے نکل آئے گا۔ لوگ حیران وسرگرداں ہونگے کہ صفا پہاڑی سے ایک جانور (دابۃ الارض) نکل آئے گا جو عجیب الخلقت ہوگا، انسانوں کی طرح باتیں کرے گا۔ ایک ہاتھ میں موسیٰ کی لاٹھی ہوگی جس سے وہ مسلمانوں کی پیشانیوں پر "م" لکھ دیگا جو چمکدار اور روشن ہوگا جبکہ دوسرے ہاتھ میں حضرت سلیمانؑ کی انگھوٹی ہوگی جس سے وہ کافروں کی پیشانیوں پر "ک" لکھ دے گا۔ جانور کے نکلنے سے لیکر صور پھونکے جانے تک ۱۲۰ سال کا عرصہ گذر چکا ہوگا۔

پھر جنوبی (دکھنی) ہوا چلے گی جس سے سارے مسلمان مرجائیں گے۔ مسلمانوں کے نہ رہنے کی وجہ سے حبش کے لوگ غلبہ پالیں گے اور کعبۃ اللہ کو ڈھا دیں گے۔ اس کے بعد دکھن کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ملک شام کی طرف ہنکالے جائیگی۔ اور پھر لوگ مکمل طور پر اللہ کی یاد سے غافل ہوجائیں گے۔ روئے زمین میں کوئی بھی اللہ اللہ کہنے والا نہیں ہوگا۔ پھر ایک دن جمعہ کا دن ہوگا۔ محرم کی دسویں تاریخ ہوگی کہ سائرین کے بجنے کی طرح ایک آواز ہوگی جو لگا تار بڑھتی چلی جائیگی یہاں تک کہ لوگوں کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے۔ اور لوگ ہلاک ہوجائیں گے۔ زمین وآسمان ٹوٹ پھوٹ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس منظر کو تیسویں پارہ کے سورۂ تکویر اور سورۂ انفطار میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں: علامات قیامت اور نزول مسیح: مولفہ: مفتی محمد شفیع صاحب، ناشر: کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند اور توضیحات شرح مشکوٰۃ المصابیح)

(قسط دوئم)

شکیلی غلط فہمیوں

کا

ازالہ

شکیل خاں بن حنیف خاں اور اس کے پیروکاروں کی جانب سے کئے جا رہے

بے تکے سوالات کا اجمالی جائزہ

شکیل بن حنیف اور اس کے پیروکاروں کی جانب سے دوران گفتگو جو سوالات اور دعوے عام طور پر کئے جاتے ہیں اور عوام الناس کو گمراہ کرنے کی بے جا کوششیں کی جاتی ہیں، ان کا اجمالی خاکہ حسب ذیل ہے:

۱) بات صحاح ستہ سے ہوگی اور کسی کتاب سے نہیں۔

۲) پیشنگوئیاں غیب کا علم ہے جو وقت پر پرکھا جاتا ہے، اور پرکھنے والا شخص وہ شکیل بن حنیف ہے۔

۳) حدیث ابن ماجہ میں حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی دونوں ایک ہی شخصیت کے دو نام بتائے گئے ہیں۔

۴) بخاری و مسلم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صاف صاف پیدا ہونے کا ذکر ہے۔

۵) حضرت مہدی کا نام محمد ابن عبداللہ ہی ہوگا، حدیث میں ایسی صراحت نہیں ہے۔

۶) عیسیٰ علیہ السلام جس امام کو نماز کے لئے آگے آنے کیلئے کہیں گے اس میں مہدی کی وضاحت نہیں ہے۔ وہ امام کوئی بھی ہوسکتا ہے۔

۷) حدیث میں عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کا ذکر نہیں ہے، بلکہ پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ حدیث سے "من السماء" کا لفظ پیش کیجئے۔

مذکورہ امور کے علاوہ مختلف قسم کے بے تکے سوالات اور ایک ہی بات کو مختلف پیرائے میں پیش کر کے عوام الناس اور کم پڑھے لکھے لوگوں کو حق سے ہٹانے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ آگے آرہے سوالات کو پڑھ کر ہر شخص اس حقیقت کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ ورنہ کتاب ہذا کے سابقہ اوراق کو پڑھنے کے بعد اس طرح کے سوالات کے جوابات دینے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ راقم الحروف نے سوالات کی نزاکت اور سائل کی منشاء کو مدنظر رکھ کر جوابات دینے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور شکیل بن حنیف اور اس کے پیروکاروں کے لئے ہدایت کا سامان بنائے۔ آمین۔

سوال نمبر-۱۔ بات صحاح ستہ سے ہوگی اور کسی کتاب سے نہیں۔

جواب۔ عام طور پر شکیل بن حنیف اور اس کے پیروکاروں کو یہ دھوکہ رہتا ہے کہ احادیث کے باب میں حدیث کی مشہور صرف چھ کتابیں (صحاح ستہ) ہی معتبر ہیں اور صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتابیں زیادہ قابل لحاظ نہیں ہیں۔ چنانچہ شکیلی پیروکار جب کسی کم علم والے ساتھی سے بات کرتے ہیں تو پہلے تو علماء کی مذمت کر کے ان کا رشتہ علماء سے کاٹ دیتے ہیں اور ساتھ ہی دھڑلے سے یہ بھی کہتے ہیں علماء جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ صحاح ستہ سے ثابت نہیں کر سکتے، جس سے کم علم رکھنے والا عام آدمی اس شکیلی داعی کے شکنجے کا شکار ہو جاتا ہے اور بے خوف عوام الناس کے سامنے چیلنج کرتا پھرتا ہے کہ علماء صحاح ستہ سے مہدی اور مسیح کو الگ الگ اور عیسیٰ ابن مریم کے آسمان سے نزول کو ثابت کر کے دکھائیں۔ اور جب علماء عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کو ثابت کر دیتے ہیں تو اُس شکیلی یہ کہہ کر صاف انکار کر دیتے ہیں کہ یہ صحاح ستہ میں نہیں

ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دراصل ان شکیلیوں کو صحاح ستہ پر بالکل کوئی اعتماد نہیں ہے، چنانچہ جب ان کے سامنے صحاح ستہ کی روایت پیش کردی جاتی ہے تو اسے ضعیف کہہ کر انکار کر دیتے ہیں، بھلے ہی وہ حدیث صحیح کیوں نہ ہو۔

جبکہ کسی بھی روایت کی صحت وضعف اور مقبول ومردود کی بنیاد صحاح ستہ کو ہی بنانا اور حدیث کی دیگر کتابوں سے کنارہ کشی کرنا یہ سب سے بڑی بھول اور شیطانی وسوسہ ہے۔ یہ ایک ایسا وسوسہ ہے جس نے دنیا میں کئی فرقے پیدا کردیئے۔ اور آج بھی کئی انصاف پرور لوگ ذہنی الجھنوں کے شکار ہیں۔ جب کہ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ احادیث کی صحت وضعف اور مقبول ومردود کی بنیاد ان کی سند اور راویوں کے حالات پر ہے، وہ احادیث خواہ صحاح ستہ میں ہو، یا صحاح ستہ سے پہلے کی کتب حدیث میں ہو یا صحاح ستہ کے بعد کی کتب حدیث میں۔ اور یہ اس لئے کہ صحاح ستہ کوئی شرعی اصطلاح نہیں ہے کہ دین کی ہر بات سے متعلق روایتیں موجود ہونا ضروری ہو اور ان کتابوں کے علاوہ کسی حدیث کی کتاب میں موجود روایت پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔ اور نہ ہی صحاح ستہ کے کسی بھی مصنف نے یہ دعویٰ کیا کہ میری کتاب صحاح ستہ میں شامل ہونا چاہئے۔ بلکہ ان کتابوں کی جودت ترتیب اور حسن ابواب کی بناء پر صحاح ستہ کے مصنفین کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے سیکڑوں سال بعد صحاح ستہ کی اصطلاح برصغیر میں وجود میں آئی اور بعد میں پڑھنے پڑھانے کے اعتبار سے محدثین کا تعامل بن گیا۔

کیا شکیل بن حنیف یا اس کا پیروکار صحاح ستہ کی کوئی شرعی حیثیت قرآن وحدیث کی روشنی میں بتا سکتے ہیں؟ کیا صحاح ستہ کی اصطلاح کو متفق علیہ ثابت کرسکتے ہیں؟ کیا صحاح ستہ کی ہر حدیث صحیح ہے اور صحاح ستہ کے علاوہ ہر حدیث غیر صحیح اور ضعیف یا موضوع ہے؟ کیا صحاح ستہ

کے مصنفین میں سے کسی نے اپنے ماقبل کی کسی بھی حدیث کی کتاب کو ماننے سے انکار کیا ہے؟ کیا صحاح ستہ کے مصنفین میں سے کسی ایک نے بھی اپنی اپنی کتاب کو حدیث کی بنیاد اور اساس کے طور پر پیش کیا ہے؟ کیا اللہ کے رسول ﷺ سے منقول ساری حدیثیں صحاح ستہ میں جمع کردی گئی ہیں؟ کیا صحاح ستہ اور ان سے ماقبل کی ساری کتابوں میں اللہ کے رسول کی ساری حدیثیں جمع ہوگئی تھیں کہ ان کتابوں کے بعد حدیث کی کسی کتاب کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی تھی ؟ کیا صحاح ستہ کے مصنفین نے اپنے سے پہلے محدثین کی کتابوں سے ہی احادیث اخذ کی ہیں یا کچھ روایتیں ایسی بھی تھیں جو سند کے اتصال وغیرہ کا لحاظ رکھ کر اپنی کتابوں میں جمع کی ہیں خواہ وہ پہلے کی کتب حدیث میں ہوں یا نہ ہوں، چونکہ صحاح ستہ کے مصنفین کا دور تیسری صدی کا دور ہے۔تو ظاہر ہے یہ حضرات مصنفین اپنی اپنی صحیح میں جن روایتوں کولیکر آئے ہیں وہ روایتیں یا تو ان سے پہلے کی کتابوں میں ہوں گی، یا پھر راویوں سے براہ راست ملاقات کر کے اور ہر راوی نے اپنے سے پہلے کے راوی کے حوالہ سے روایتیں جمع کی ہونگی۔ اگر یہ صورت حال ٹھیک ہے اور ایسا ہی ہے تو پھر صحاح ستہ کے بعد کی کتابوں میں یہ صورت حال ٹھیک کیوں نہیں ہے۔بیہقی وغیرہ کو صحاح ستہ کے بعد کی کتاب مان کر انکار کیوں کردیا جاتا ہے؟ اس طرح کے بے شمار سوالات پیدا ہونگے جن کا شکیل بن حنیف اور اس کے پیروکار کے پاس یقیناً کوئی جواب نہیں ہے۔ لہذا حدیث کے مقبول ومردود ہونے کی بنیاد واساس صحاح ستہ کو ہی ٹھہرانا سرے سے ہی غلط ہے۔کیوں کہ صحاح ستہ کی ہر حدیث صحیح ومقبول نہیں ہے اور غیر صحاح ستہ کی ہر حدیث ضعیف وموضوع اور غیر مقبول نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ صحاح ستہ میں اکثر روایتیں صحیح اور بعض روایتیں ضعیف یہاں تک کہ موضوع ومن گھڑت بھی ہیں اور غیر صحاح ستہ کتب میں بھی اکثر روایتیں صحیح وحسن ہیں۔کیوں کہ صحاح ستہ کے مصنفین نے تمام ہی صحیح روایتوں کے استحصار

کے دعوے نہیں کیئے کہ غیر صحاح ستہ کتب حدیث کو نظر انداز کر دیا جائے۔

میں شکیلی پیروکاروں سے ایک بات اور پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب صحاح ستہ کی اصطلاح کوئی شرعی اصطلاح نہیں ہے (اور یہ اسے قیامت تک شرعی اصطلاح ثابت بھی نہیں کر سکتے) تو آخر یہ صحاح ستہ ہی کو اساس و بنیاد کیوں بناتے ہیں؟ اگر آپ یہ کہیں کہ محدثین اور عوام الناس میں یہ تعامل چلا آ رہا ہے۔ تو ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے عوام الناس کے تعامل کو شرعی حجت مان کر صحاح ستہ کو بنیاد بنالیا ہے، اچھی بات ہے لیکن ظہور مہدی اور نزول عیسی ابن مریم اور خروج دجال سے متعلق خیر القرون سے لیکر ہر دور میں امت کا اجماعی عقیدہ رہا ہے کہ حضرت محمد بن عبداللہ مہدی مدینہ منورہ میں پیدا ہونگے، حضرت عیسی ابن مریم آسمان سے دمشق میں اتریں گے اور دجال جو عجیب الخلقت انسان ہے اسے قتل کریں گے اور یہ آج تک تعامل اہل اللہ، تعامل علماء کرام چلا آ رہا ہے تو اسے ماننے سے انکار کیوں کیا جا رہا ہے؟ حضرت امام مالکؒ تو اپنے مسلک کی بنیاد ہی تعامل اہل مدینہ پر رکھتے ہیں۔ بہر کیف صحاح ستہ کا نام لیکر عوام کو دھوکہ دینا یہ کہیں سے بھی روا نہیں ہے۔

اچھا ایک بات اور بتاؤ جب ظہور مہدی، نزول عیسی ابن مریم اور خروج دجال سے متعلق صحاح ستہ کی روایتیں ہی تمہاری نظر میں اساس و بنیاد ہیں جیسا کہ آپ لوگ عوام الناس کو صحاح ستہ کے نام سے دھوکہ دینے کی ناپاک کوششیں کرتے ہو تو کیا آپ نے کبھی اپنے (حضرت جی شکیل بن حنیف) کی کتاب "حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کی پیشنگوئیاں" نہیں پڑھی، جس میں صحاح ستہ کی روایتیں کم، دیگر حدیث کی کتابوں سے روایتیں زیادہ لی گئی ہیں اور من چاہی تشریح سے اپنے ناپاک دعویٰ کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ اگر نہیں تو ایک بار ضرور پڑھیئے تاکہ حقیقت تمہارے سامنے واضح ہو جائے۔

صحاح ستہ اصطلاح کی حقیقت:

محدثین کے یہاں صحاح ستہ کی اصطلاح کو بہ تدریج فروغ ملا ہے، سعید بن سکن متوفی ۳۵۳ھ نے چار کتب حدیث، بخاری، مسلم، سنن ابی داؤد اور نسائی شریف ہی صحاح کتب حدیث قرار دیا ہے: ہذہ قواعد الاسلام، کتاب مسلم وکتاب البخاری وکتاب ابی داؤد وکتاب النسائی (شروط الائمہ الستہ ص۱۶) گویا یہ صحاح اربعہ کے قائل تھے، یہی نظریہ حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے اپنی مخرجین صحاح میں پیش کیا ہے۔ ترمذی شریف کو کافی بعد میں حافظ احمد بن محمد ابوالطاہر السّلفی متوفی ۵۷۶ھ نے صحاح اربعہ میں شامل کرتے ہوئے صحاح خمسہ کی اصطلاح ایجاد فرمائی۔ چنانچہ علماء اور حفاظ حدیث بالخصوص حافظ ابن الصلاح اور امام نووی بھی انہی پانچ کتابوں کے کتب اصول ہونے کے قائل رہے اور اسی پس منظر میں امام ابوبکر حازمی نے "شروط الائمۃ الخمسۃ" تالیف فرمائی۔

جہاں تک ابن ماجہ کی شمولیت کا سوال ہے تو اس کتاب کی جودت ترتیب اور مسائل کے باب میں کثیر النفع ہونے کی وجہ سے اسے صحاح ستہ میں شامل کرنے والے سب سے پہلے محمد بن طاہر بن علی المقدسی متوفی ۵۰۷ھ ہیں۔ جب کہ آپ ہی کے معاصر محدث رزین بن معاویہ عبدری مالکی متوفی ۵۲۵ھ نے صحاح ستہ کی چھٹی کتاب ابن ماجہ کی بجائے موطاً امام مالک کو قرار دیا ہے۔ ابن الاثیر الجزری متوفی ۶۰۶ھ نے اسی قول کو ترجیح دی ہے۔ (تدریب الراوی ص۵۶) بقول محدث ابوالحسن سندھیؒ اکثر متاخرین کتب ستہ میں چھٹی کتاب کی حیثیت سے ابن ماجہ ہی کو مانتے ہیں۔ اور بقول علامہ کتانیؒ بعض حضرات صحاح ستہ کی بجائے صحاح سبعہ کے قائل ہیں۔ پھر بعض حضرات موطا کی جگہ مسند دارمی کو صحاح سبعہ میں شامل مانتے ہیں۔

صحاح ستہ کی اصطلاح کی حقیقت اس طرح ہے کہ:

☆ پہلا دور : صحاح اربعہ (بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی)

☆ دوسرا دور : صحاح خمسہ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی)

☆ تیسرا دور : صحاح ستہ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ)

☆ چوتھا دور : صحاح سبعہ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ اور موطا امام مالک، بعض نے مؤطا امام مالک کی جگہ مسند دارمی کو جگہ دی ہے)

خلاصہ یہ کہ صحاح ستہ کوئی شرعی اصطلاح نہیں ہے بلکہ صحاح ستہ کے مصنفین کے وصال کے سیکڑوں سال بعد یہ اصطلاح بہ تدریج رائج ہوئی، اس پر بھی ائمہ محدثین کا اختلاف موجود ہے، لہذا دین کے کسی مسئلہ کے ثبوت کا انحصار صحاح ستہ پر ہی رکھنا کہیں سے روا نہیں ہے۔ لہذا شکیل بن حنیف اور اس کے پیروکاروں کے اس طرح کے دعوے کہ "بات صرف صحاح ستہ سے ہی ہوگی" یہ ان کی کم علمی اور کم عقلی کی بات ہے۔ اس سلسلہ میں مولانا اشرف عباس قاسمی استاذ دارالعلوم دیوبند کا مضمون بعنوان "صحاح ستہ تعارف وخصوصیات" بہت ہی قیمتی ہے۔ تفصیلات وہاں پڑھی جاسکتی ہیں (ماہنامہ دارالعلوم: شمارہ 3، جلد 98، جمادی الاولیٰ 1435 ہجری مطابق مارچ 2014ء)

یہ اور بھی واضح کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ صحاح ستہ کے مصنفین نے اللہ کے رسول ﷺ کی تمام روایتوں کو اپنی اپنی کتابوں میں نہ تو جمع فرمایا ہے اور نہ ہی ان حضرات مصنفین نے تمام روایتوں کے استیعاب کے دعوے کئے ہیں۔ بلکہ امام بخاری نے یہاں تک لکھا ہے کہ ما ادخلت فی کتاب الجامع الا ما صح وترکت من الصحاح لحال الطول (میں نے

جامع بخاری میں صحیح روایتوں کو لیا ہے اور صحاح میں سے بہت ساری روایتوں کو طوالت کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے)(حضرت خلیفہ مہدی ص:۶۷ بحوالہ مقدمہ ابن الصلاح ص:۲۶)

بہر کیف شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے مطابق چھ کتابیں جو کہ اسلام میں مشہور ہیں، محدثین کے مطابق وہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ ہیں۔ ان کتابوں میں حدیث کی جتنی قسمیں ہیں صحیح، حسن اور ضعیف، سب موجود ہیں اور ان کو صحاح کہنا تغلیب کے طور پر ہے۔(ماہنامہ دارالعلوم بحوالہ اشعۃ اللمعات)

اور بقول مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب "صحاح ستہ کے نام سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان میں ہر حدیث صحیح ہے اور بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے علاوہ کوئی حدیث صحیح نہیں؛ لیکن یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ نہ صحاح ستہ کی ہر حدیث صحیح ہے اور نہ اُن سے باہر کی ہر حدیث ضعیف ہے؛ بلکہ صحاح ستہ کی اصطلاح کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ان چھ کتابوں کو پڑھ لے اس کے سامنے اصولِ دین سے متعلق صحیح روایات کا ایک بڑا ذخیرہ آ جاتا ہے، جو دین کے معاملات میں کافی ہے۔(ماہنامہ دارالعلوم بحوالہ درس ترمذی، مقدمہ ۱/۱۲۶)۔ صحاح ستہ سے متعلق مزید اور تشفی بخش تحقیق کے لئے مطالعہ کریں ماہنامہ دارالعلوم شمار نمبر 1 اور 3 جلد 98)

الحاصل صحاح ستہ کا نام لے کر محض کم فہم مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ شکیل نے خود اپنی کتاب "امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی پیشین گوئیاں" میں صحاح ستہ کے علاوہ بہت بعد کی کئی کتابوں سے روایتیں نقل کی ہیں اور من گھڑت معنی کر کے اپنی شیطانی جال میں پھنسانے کی پوری کوشش کی ہے۔

مگر افسوس صد افسوس کہ شکیلی پیروکاروں کا دعویٰ کہ "بات صرف صحاح ستہ سے ہوگی اور مطلب وترجمہ ہمارے حضرت جی محمد شکیل بن حنیف کا ہوگا" یہ پہلے سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ بخاری کی روایت **کیف انتم اذا نزل عیسیٰ ابن مریم فیکم و امامکم منکم** اور ابن ماجہ کی روایت لا المہدی الا عیسی ابن مریم کا ترجمہ ومفہوم جو شکیل بن حنیف یا اس کے پیروکار سمجھ رہے ہیں، یہ ترجمہ ومفہوم خیر القرون سے لیکر آج تک امت کے کسی بھی اہل السنۃ والجماعۃ کے فرد نے نہیں کیا اور نہ سمجھا۔ بلکہ صاف لفظوں میں یہی تشریح فرمائی ہے کہ جب عیسی ابن مریم دمشق میں آسمان سے اتریں گے تو نماز فجر (پہلی نماز) میں امام حضرت محمد بن عبداللہ المہدی ہونگے اس کے بعد بقیہ ساری نمازوں میں حضرت عیسی ابن مریم امام ہوں گے اور حضرت مہدی اُنکی اقتداء فرمائیں گے، جبکہ حدیث ابن ماجہ کو صحیح مان لینے کی شرط پر ائمہ حدیث علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے یہی سمجھا کہ کامل مہدی اور گناہوں سے معصوم اپنے دور میں صرف حضرت عیسیٰ ابن مریم ہونگے۔ اس میں کہیں نہیں کہا گیا کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام الگ الگ دو شخصیتیں نہیں ہیں۔ صحاح ستہ کے بارے میں یہ مختصر وضاحت پڑھنے کے بعد کسی بھی فرد کو اس بات کا حق نہیں ہے کہ کسی مسئلہ کی تحقیق کیلئے صحاح ستہ کی قید لگائے۔

سوال-۲۔ مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا، یہ کس حدیث میں ہے؟

جواب۔ حدیث: **یواطی اسمہ اسمی وا سم ابیہ اسم ابی** (ابو داود) ترجمہ: مہدی کا نام ہو بہو میرے نام "محمد" اور مہدی کے باپ کا نام ہو بہو میرے باپ کا نام ہوگا "عبداللہ"۔ سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت مہدی کا نام "محمد بن عبداللہ" ہوگا۔ اسی حدیث سے شکیل بن حنیف نے بھی اپنے آپ کو محمد بن عبداللہ ہی مانا ہے۔ یہ بات اور ہے

کہ اس نے نام میں یہ تحریف کی ہے کہ نام میں صرف لفظ "محمد" ہونا ہی کافی بتایا ہے اور باپ کے نام میں عبداللہ ضروری نہیں "حنیف" ہونا ہی کافی ہے، اور دلیل یہ دی کہ حضورؐ نے حضرت ابراہیمؑ کو اپنا باپ کہا ہے اور ابراہیم علیہ السلام کا اصل نام بھی مراد نہیں بلکہ ان کا صفاتی نام حنیف مراد ہے۔ (مہدی علیہ السلام کی آمد کی پیشنگوئیاں ص:43)۔ کتنی بھونڈی تاویل ہے کہ اس صورت میں تو دنیا کے سبھی لوگ مہدی بن جائیں گے۔ کیونکہ لفظ "محمد" تو نسبتاً زیادہ تر مسلمانوں کے نام کے شروع میں لگتا ہی ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہو۔ (انتم علی ملة ابیکم) اس میں ابراہیم علیہ السلام کو پوری امت کا باپ قرار دیا گیا ہے۔ لہذا سارے مسلمانوں کے نام کے شروع میں لفظ "محمد" اور سبھوں کے روحانی باپ حضرت "ابراہیم" ہونے کی وجہ سے محمد کے والد ابراہیمؑ یعنی عبداللہ ہو گئے۔ تو گویا پوری امت کے مسلمان محمد بن عبداللہ بن گئے۔ لہذا پوری امت مہدی کہلانے کی مستحق ہے، اس میں شکیل بن حنیف کی کیا تخصیص ہے۔

جبکہ کتاب الفتن لنعیم ابن حماد متوفی ۲۲۸ھ کی حدیث نمبر ۱۰۷۸ میں مہدی کے نام کی تشریح موجود ہے۔ **عن کعبٍ قال اسم المهدی محمد او قال اسم نبی.** ترجمہ: حضرت کعبؓ سے منقول ہے، انہوں نے کہا کہ مہدی کا نام محمد ہوگا یا کہا کہ نبی کے نام پر یعنی محمد ہوگا۔) اور حقیقت یہ ہے کہ شکیل خاں کے نام کے شروع میں لفظ "محمد" ہے بھی نہیں۔ وہ تو اپنے نام کے شروع میں صرف "Md" لکھتا ہے جیسا کہ اس کے سرکاری ووٹر آئی ڈی نمبر IML043621 میں موجود ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے لا المہدی الا عیسی ابن مریم مولفہ مولانا شاہ عالم گورکھپوری.................)

شکیلیوں سے مطالبہ: جس طرح شکیلی پیروکار علماء حق سے حضرت مہدی کے نام کے بارے میں محمد بن عبداللہ ہونے کی صراحت حدیث سے مانگ رہے ہیں تو کیا کوئی شکیلی پیروکار اپنے حضرت جی کے نام وکنیت شکیل بن حنیف کی صراحت کسی حدیث یا کسی امام ہی کے قول سے پیش کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں کر سکتے! تو ایسی بے تکی مانگ کا حق انہیں کس نے دیا ہے؟ جبکہ حدیث میں مہدی کے نام کی صراحت بھی موجود ہے جیسا کہ اوپر گذرا۔

سوال-۳- جب مہدی دنیا میں آئیں گے نبیوں والے طریقے سے دین کا کام کریں گے یا کوئی مدرسہ کھولیں گے یا کوئی خانقاہ کھولیں گے، یا جماعت اسلامی میں ہونگے یا اہل حدیث میں ہونگے، یا بریلوی ہونگے یا کس مسلک سے ہونگے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں بتلائیں؟

جواب- جب حضرت مہدی دنیا میں تشریف لائیں گے، وہ دور اُس وقت کا سب سے بُرا دور ہوگا۔ پوری دنیا ظلم وستم اور ناانصافی سے بھر چکی ہوگی۔ حضرت مہدی اپنی ایمانی فراست اور غیر معمولی صلاحیت کے ذریعہ دنیا سے ظلم وستم کو مٹائیں گے اور پھر دنیا عدل وانصاف سے اسی طرح بھر جائیگی جس طرح وہ ظلم وستم سے پہلے بھری ہوئی تھی۔ حدیث میں ہے: **عن علیؓ عن النبی ﷺ قال لولم یبق من الدهر الا یومٌ لبعث الله رجلاً من اهل بیتی یملأها قسطاً وعدلاً کما ملئت جوراً**۔ رواہ ابوداؤد۔

حضرت مہدی خلیفہ راشد کے طور پر دنیا میں عدل وانصاف قائم کرنے کیلئے جس طرح کام کرنے کی ضرورت محسوس کریں گے، قرآن وحدیث کی روشنی میں کریں گے۔ احادیث میں ایسی کوئی صراحت نہیں ہے جس کے بارے میں سائل نے بغرض عناد دریافت کیا ہے،

اور نہ ہی اہل السنۃ والجماعۃ کا کوئی فرد سوال میں پوچھی گئی باتوں کا دعویدار ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ ووالسلام کی سنت جس طریق سے بھی آگے امت تک پہونچی ہے وہ سب نہج نبوت ہے۔ اسلام جب تیزی سے دنیا کی چاروں سمت میں پھیلا تو صحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ اور سلف صالحینؒ نے حضورؐ کی منشاء کے مطابق دین کی ترویج واشاعت کے اقدامات کیئے۔ صحابہؓ میں علماء صحابہ بھی تھے جن سے حضور علیہ السلام کی موجودگی ہی میں مسائل دریافت کیئے جاتے تھے اور دور خیر القرون میں تو تحریر وتقریر اور اصلاحی نظام کے لئے مستقل کام کیئے جاتے رہے۔ بعض نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا، بعض نے میدان تحریر کو اپنا کام بنایا۔ بعثت رسولؐ کے چاروں مقاصد، تلاوت قرآن، تعلیم قرآن، تعلیم حکمت (حضورؐ کی سنت) اور تزکیہ نفس پر مستقل طور پر رجال کار تیار ہوئے، جنہوں نے احادیث کی تخریج وتصحیح، قرآن وحدیث سے فقہی مسائل کے استخراج واستنباط کے کام کیئے۔ اگر یہ کام نہج نبوت سے ہٹ کر ہوتے تو ہمارے پاس دین وشریعت کا جو بھی ماٗ خذ موجود ہے اُس سے محرومی ہو جاتی۔ لہذا مدارس اسلامیہ، یا خانقاہی نظام کو نہج نبوت سے ہٹ کر ماننا کھلی گمراہی ہے۔ دراصل حضرت مہدی کو امت محمدیہ کی خلافت کیلئے جو امور درکار ہونگے وہ قرآن وسنت سے حاصل کریں گے۔ اور شکیل خاں بن حنیف خاں کے پاس تو امت کی رہبری کیلئے کچھ بھی نہیں ہے۔ سوائے یہودی سازش کے شکار ہونے کے۔ لہذا شکیل بن حنیف "خود تو ڈوبے ہیں صنم، تمہیں بھی لے ڈوبیں گے" کا مصداق ہے۔

سوال-۴ کیا مسلمان مہدی کی مخالفت کریں گے، اگر ہاں تو کونسے مسلمان ہونگے جو مہدی کی مخالفت کریں گے۔ اس کو تکلیف دیں گے، جلاوطن کریں گے اور اس کے

خلاف لشکر لیکر چلیں گے۔

جواب۔ مسلمان حضرت مہدی کی مخالفت بالکل نہیں کریں گے۔ میری نظر سے کوئی ایسی حدیث نہیں گذری جس میں یہ آیا ہو کہ مسلمان حضرت مہدی کی مخالفت کریں گے اور ان کو تکلیف دیں گے۔ شکیل بن حنیف نے بھی اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۶۰ پر لکھا ہے:" اس طرح حدیث نمبر ۲۸ اور ۲۹ کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ شروع میں مہدی علیہ السلام کے دشمن اکثر وہی لوگ ہونگے جو خود کو مسلمان کہلاتے ہونگے"۔

گویا جناب کو بھی اس بات میں تذبذب ہے۔ جبکہ مذکورہ دونوں حدیثوں میں کہیں ایسا ذکر نہیں ہے کہ مہدی کی مخالفت مسلمان کریں گے۔ ان کا یہ دعویٰ سراپا جھوٹ ہے۔ مہدی کی مخالفت میں وہ لوگ بھی شامل ہونگے جو ظاہر میں مسلمان نظر آرہے ہوں گے جبکہ باطن میں وہ فکری ارتداد کے شکار ہونے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہونگے۔ جیسا کہ آج کے موجودہ دور میں شکیلی پیروکار ظاہر میں اسلامی لباس میں اور ظاہری اسلامی وضع قطع کے باوجود فکری ارتداد کا شکار ہونے کی وجہ سے اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک بالاتفاق خارج از اسلام ہیں۔

سوال-۵ مہدی اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کریں گے۔ یہ کس حدیث میں ہے؟

جواب۔ حدیث میں ہے: یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجلٌ من اھل المدینة ھارباً الیٰ مکة فیأتیه ناسٌ من اھل مکة فیخرجونه وھو کارهٌ فیبایعونه بین الرکن والمقام الخ (ابو داؤد) الخ ترجمہ: ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا، ایک شخص (مہدی) اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنادیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں

گے، مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں علامتوں سے بحیثیت مہدی کے پہچان لیں گے)، اُن کے پاس آئیں گے اور لوگ اُن کو نکلنے پر آمادہ کریں گے اور اُن سے رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) لیں گے۔ اسی حدیث میں **وھو کارۃ** کا لفظ بتا رہا ہے کہ حضرت مہدی اس عمل سے خوش نہیں ہونگے بلکہ بادل ناخواستہ اسے قبول فرمائیں گے یہ حضرت مہدی کے اپنی مہدویت کا دعویٰ نہ کرنے کا بیّن ثبوت ہے۔

سوال-٦ کیا مہدی مدینہ منورہ میں پیدا ہونگے؟

جواب۔ جی ہاں! حضرت مہدی حضورﷺ کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ میں ہی میں پیدا ہونگے۔ حضورﷺ نے حضرت مہدی کی جائے پیدائش کے بارے میں فرمایا: "**مولده المدينة**" (کتاب الفتن) چنانچہ حدیث میں "**المدينه**" لفظ آیا ہے اور مدینہ سے خاص مدینہ منورہ ہی مراد ہے چونکہ مدینہ کے شروع میں "ال" لگا ہوا ہے جو تخصیص کے لئے آتا ہے جیسے Cow کا مطلب کوئی بھی گائے لیکن جب The Cow کہا جائے تو اس سے مخصوص گائے ہی مراد ہوتی ہے۔ ورنہ حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت مہدی کسی گاؤں میں نہیں بلکہ شہر میں پیدا ہونگے خواہ وہ شہر دہلی ہو یا پنجاب یا دربھنگہ یا بھوپال وغیرہ کوئی بھی شہر ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ المدینۃ سے شہر دہلی مراد لینا یہ شکیل اور شکیلی پیروکاروں کے علوم نبویہ سے ناواقف اور نابلد ہونے کا کھلا ثبوت ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ شکیل بن حنیف اور اس کے پیروکار علوم نبویہ سے بالکل ہی واقف نہیں ہیں یہ قادیانیوں اور دیگر فرق باطلہ اور گمراہ عقائد کے لوگوں کی کتابوں سے چرائے ہوئے اور ان کے ایجنٹ کے طور پر کام کرنے والے ظاہر میں سیدھے سادے مگر مکار اور پرفریب اور دھوکہ باز لوگ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن وحدیث اور

دیگر آثار صحابہ میں جہاں کہیں بھی لفظ "المدینہ" الف لام کے ساتھ آئے اور اس کے بعد لفظ "مکہ" بھی تو وہاں لفظ "المدینہ" سے حضور ﷺ کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ ہی مراد ہوتا ہے۔ اس کے خلاف ان شاء اللہ قیامت کی صبح تک شکیل بن حنیف اور دیگر فرق باطلہ کے پیروکار ثابت نہیں کر سکتے۔

سوال-۷ قیامت کی دس بڑی نشانیوں میں مہدی کا ذکر کیوں نہیں ہے۔ جبکہ زمین کے تین مقامات پر دھنسنے کا الگ الگ ذکر ہے؟

جواب۔ یہ سوال کوئی نیا نہیں ہے، ہر دور میں فرق باطلہ نے اس طرح کے سوالات اٹھائے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پیارے آقا ﷺ نے مختلف مواقع پر مختلف صحابہؓ کے سامنے ان کے احوال و کوائف کو مدنظر رکھ کر مختلف باتیں اپنے رب کے حکم سے بیان فرمائی ہیں۔ بعض مرتبہ آپ ﷺ نے بعض صحابہؓ کے سامنے اجمالاً بیان فرمائیں اور بعض صحابہؓ کے سامنے تفصیلی طور پر۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہی مضمون سے متعلق بعض صحابہ سے روایت ذرا مختصر ہے اور بعض صحابہ سے ذرا طویل۔ جیسا کہ حدیث نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں امام بخاری نے جو روایت بیان فرمائی، اس میں ذرا اجمال ہے اور "من السماء" کا لفظ اس میں نہیں ہے جبکہ امام بیہقی کی روایت میں ذرا تفصیل ہے جس میں "من السماء" کی تصریح موجود ہے۔ جس میں امام بیہقی نے تصریح بھی کر دی ہے کہ امام بخاری کے ذریعہ منقول روایت میں نزول سے مراد آسمان میں اٹھائے جانے کے بعد آسمان سے ہی اترنا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کی بڑی علامتیں کبھی دس بتائیں ہیں تو کہیں دس سے کم اور کہیں دس سے بھی زیادہ۔ لہذا یہ کہنا کہ ظہور مہدی کی اتنی بڑی علامت کو مذکورہ دس علامتوں میں شامل کیوں نہیں کیا گیا، یہ ایک بچکانہ حرکت ہے۔ دراصل ظہور

مہدی کی علامت، علامت متوسطہ میں سے ہے جو علامت کبریٰ سے پہلے وجود میں آئیگی جبکہ ظہور مہدی کا ثبوت حسن اور ضعیف روایتوں کو چھوڑ کر تقریباً پچاس احادیث صحیحہ سے ثابت ہے، جن کو شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند نے "الخلیفۃ المھدی فی الاحادیث الصحیحہ" میں جمع فرمادیا ہے، تو محض اس وجہ سے کہ قیامت کی دس علامتوں میں علامتِ ظہور مہدی کو کیوں نہیں بیان کیا گیا اور اس کو وجہ مان کر ظہور مہدی کا انکار کردینا بڑی کم علمی اور بددیانتی کی بات ہے۔ چونکہ اللہ کے رسول ﷺ ہماری منشاء کے مطابق کسی بات کو بیان کرنے کے لئے پابند نہیں ہیں بلکہ قرآن کی زبانی "ما آتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا" کہ نبی تمہیں جو دیں اسے لیلو اور جس چیز منع کریں اسے چھوڑ دو، لہٰذا اگر حدیث حذیفہ میں ظہور مہدی کا بیان نہیں ہے تو اس مسئلہ میں شک کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے، کیوں کہ ظہور مہدی کا ثبوت سیکڑوں احادیث صحیحہ سے ہے۔ اسی وجہ سے ظہور مہدی کا عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ کے یہاں تواتر معنوی کی بنیاد پر ایک اجماعی عقیدہ ہے، جس کا منکر گمراہ ہے۔

چلو! تھوڑی دیر کے لئے (بالفرض) آپ کی بات مان لیتے ہیں کہ ظہور مہدی کی خاص اہمیت نہیں ہونے کی وجہ سے قیامت کی دس بڑی علامتوں میں اس کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ مگر یہ تو آپ کے ہی خلاف جاتا ہے، چونکہ شکیل بن حنیف کو عیسیٰ ابن مریم منوانے کے لئے حدیث مہدی کو ہی بنیاد بنایا گیا ہے۔ ورنہ قرآن وحدیث سے کوئی ایک حوالہ عیسیٰ علیہ السلام کے باپ کے بارے میں پیش کردیجئے۔ اور ایسا آپ ہرگز نہیں کرسکتے۔ آپ کو شکیل بن حنیف کو عیسیٰ مہدی منوانے کے لئے ہر صورت میں عیسیٰ ابن مریم کو حدیث مہدی پر محمول کر کے عیسیٰ علیہ السلام کے باپ کو ثابت کرنا پڑے گا جیسا کہ شکیل بن حنیف نے اپنی کتاب "سنبھلی کے اعتراضات کے

جوابات ص:29) میں یہ بات کہی ہے۔لہذا ظہور مہدی کو قیامت کی دس بڑی علامتوں میں شامل نہیں کئے جانے سے حدیث مہدی سے اعتماد ہٹالینا بہت بڑی بھول ہے۔

سوال-۸ کیا حضرت مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے آیئے ؟ آپ نماز پڑھایئے۔ یا نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت امیر یا امام" مہدی" ہونگے، یہ کس حدیث میں آیا ہے؟

جواب۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فجر کے وقت جبکہ نماز کے لئے اقامت کہی جارہی ہوگی آسمان سے نزول فرمائیں گے اور حضرت مہدی کی اقتداء میں نماز فجر ادا کریں گے۔(مسلم) حدیث میں امام اور امیر سے مراد حضرت مہدی ہی ہیں۔ چنانچہ مصنف ابن عبدالرزاق میں **فیقولون له تقدم فیقول بل یصلی بکم امامکم** الخ والی روایت کے بعد دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں "**اخبرنا عبدالرزاق عن معمر قال کان ابن سیرین یری انه المهدی الذی یصلی وراه عیسیٰ** (ص ۳۹۹ ج۱۱ بحوالہ عقیدہ ظہور مہدی صف ۵۹-۶۰) یعنی عیسیٰ علیہ السلام جس امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے وہ امام مہدی ہونگے۔

حدیث جابر میں ہے کہ قال رسول اللہ ﷺ **ینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرهم المهدی تعال صلِّ لنا فیقول ان بعضکم علی بعض اُمراء تکرمةَ الله لهذه الامة** (الحاوی للسیوطی:۲/۶۴ عن بی نعیم) اس حدیث میں پیارے آقا ﷺ نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ جب حضرت عیسیٰ ابن مریم دمشق میں آسمان سے اتریں گے تو مسجد میں موجود لوگوں کے امیر حضرت مہدی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ آئیں آپ نماز پڑھائیں۔ چنانچہ حدیث جابر میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں

"ینزل (عیسی ابن مریم) علی المهدی فیقال : تقدم یا نبی الله فصلِّ لنا الخ کہ حضرت عیسی ابن مریم حضرت مہدی کے سامنے اتریں گے پھر عیسیٰ ابن مریم سے کہا جائے گا اے اللہ کے نبی آگے آئیں اور ہماری نماز پڑھائیں۔(العرف الوردی للسیوطی:۲:۸۳)بحوالہ التصریح بماتواتر فی نزول المسیح ص:284)

اسی طرح کتاب الفتن لنعیم ابن حماد کی حدیث نمبر ۱۱۰۳ میں الفاظ اس طرح مذکور ہیں: قال: المهدی الذی ینزل علیه عیسیٰ ابن مریم ، ویصلی خلفه عیسیٰ، علیهما السلام ۔ اس حدیث میں مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں کو صاف صاف الگ الگ بیان کیا گیا ہے کہ مہدی امام ہوں گے اور عیسیٰ ابن مریم ان کی اقتداء میں (نماز فجر) میں اقتداء فرمائیں گے۔ظاہر ہے امام اور مقتدی دو الگ الگ شخصیت ہوتے ہیں نہ کہ ایک۔لہذا حضرت مہدی الگ شخصیت ہیں اور حضرت عیسیٰ ابن مریم بالکل الگ شخصیت۔ چنانچہ حضرت سدیؒ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز کے وقت میں جمع ہونگے۔ چنانچہ حضرت مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کریں گے (نماز کیلئے) آگے بڑھیں، تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ ہی آگے بڑھیں اس لئے کہ امامت کے آپ زیادہ مستحق ہے (چونکہ تکبیر آپ کے لئے ہی کہی گئی ہے) چنانچہ حضرت عیسیٰ حضرت مہدی کے پیچھے مقتدی بن کر نماز ادا کریں گے۔ وروی عن السدی انه قال: یجتمع المهدی، وعیسی ابن مریم فی وقت الصلاة، فیقول المهدیُ لعیسیٰ: تقدم فیقول عیسیٰ: انت اولیٰ بالصلاة فیصلی عیسیٰ وراءهٔ ماموماً ۔(عقدالدرر فی اخبار المنتظر ۔مؤلفہ یوسف بن یحیٰ متوفی 658ھ)

چنانچہ اہل السنۃ الجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ ایک وقت کی نماز حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے نزول کے بعد حضرت امام مہدی کے پیچھے ادا فرمائیں گے، اس کے بعد بقیہ نمازوں میں امامت حضرت عیسیٰ ابن مریم ہی فرمائیں گے۔ کعب احبارؓ کی روایت میں ہے: قال: وتقام الصلاۃ فیرجع امام المسلمین المھدیٰ ، فیقول عیسیٰ : تقدم فلک اقیمت الصلاۃ. فیصلی بھم ذٰلک الرجل تلک الصلاۃ ،ثم یکون عیسی اماماً بعد. اخرجه الحافظ ابو عبدالله نعیم بن حماد ، فی کتاب الفتن. (عقد الدرر فی اخبار المنتظر ۔مؤلفہ یوسف بن یحیٰ متوفی 658ھ)

حدیث مسلم میں ہے "قال امیرھم تعال صلِّ لنا" اور مسند حافظ ابن ابی اسامہ تمیمی بغدادی جو صحاح ستہ کی طرح تیسری صدی کے محدث ہیں، میں "قال امیرھم المھدی تعال صل لنا" کی تصریح موجود ہے۔ اور محدثین کے اصول کے مطابق بعض روایت بعض دوسری روایت کی تصریح وتفسیر ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ شکیل بن حنیف نے بھی اپنی کتاب "امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی پیشن گوئیاں" میں مختلف مقامات پر رجل، امام، خلیفہ سے امام مہدی ہی مراد لیا ہے۔ جیسے:

۱۔ کتاب کے صفحہ نمبر ۱۴، حدیث نمبر ۲(ب) کے تحت لآل محمد سے (مہدی) مراد لیا ہے۔

۲۔ صفحہ نمبر ۱۸ (ص) میں لرجل من امتی کے تحت رجل سے مہدی مراد لیا ہے۔

۳۔ صفحہ ۲۰ حدیث نمبر ۱۰ کے تحت برجل من قریش سے (مہدی) مراد لیا ہے۔

۴۔ صفحہ ۳۵ حدیث نمبر ۱۸ کے تحت فیخرج رجل من بنی ھاشم میں رجل سے مراد (مہدی) لیا ہے۔

۵۔ صفحہ ۷۰، حدیث نمبر ۴۰ کے تحت فیفتح الکنوز کا ترجمہ کیا ہے کہ "پس وہ (مہدیؑ)

خزانوں کا منہ کھولے گا۔

مذکورہ حوالہ جات کے تحت کوئی شکیل بن حنیف سے پوچھے کہ انڈر قوسین "مہدی" کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ تو ظاہر ہے کہ جواب یہی ہوگا کہ سیاق وسباق سے مہدی مراد لیا گیا ہے۔ یہی جواب علماء حق اہل السنۃ والجماعۃ کا بھی ہے جب کہ دوسری روایت میں لفظ مہدی کی صراحت بھی موجود ہے۔ لہذا جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دمشق میں اتریں گے اُس وقت امام حضرت محمد بن عبداللہ المہدی ہی ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے۔ اس سے حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کا الگ الگ دو شخصیتیں ہونا بھی صاف ظاہر ہوتا ہے۔

سوال-۹ کیا مہدی کے کندھے پر عیسیٰ ہاتھ رکھیں گے؟

جواب۔ جی ہاں! ابن ماجہ، کتاب الفتن، حدیث نمبر ۴۰۷۷ کی طویل روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: **فیضع عیسیٰ یدہٗ علی کتفیہ** کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ ان کے (امام مہدی کے) دونوں کندھے پر رکھیں گے۔ (حدیث ۱۳، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن خزیمہ)

سوال-۱۰ کیا حضرت مہدی قسطنطنیہ فتح کریں گے؟

جواب۔ جی ہاں! حدیث معاذ بن جبل میں ہے کہ "**الملحمۃ الکبریٰ، وفتح القسطنطنیۃ، وخروج دجال فی سبعۃ اشھر**۔ جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج تینوں چیزیں سات مہینے کے اندر ہوں گی۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۹۲ - المکتبۃ الشاملہ) اور امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو باب خروج المہدی کے ذیل میں ذکر کیا ہے۔ اور حدیث نمبر ۴۰۹۴ میں یہ بھی مذکور ہے کہ اہل روم اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہوگی۔ اہل روم عہد شکنی کریں گے اور مسلمان فوج کے خلاف اسی (80)

جھنڈوں کے ساتھ فوج لے کر آئیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی۔ ابن ماجہ کی روایت نمبر 4093 میں ہے کہ مسلمانوں کے محض تسبیح وتکبیر کے ذریعہ قسطنطنیہ فتح ہوجائے گا۔ (ای فیفتتحون القسطنطینة باالتسبیح والتکبیر)۔

مسند احمد میں ہے "عمران بیت المقدس خراب یثرب، وخراب یثرب خروج الملحمة، وخروج الملحمة فتح القسطنطینیة، وفتح القسطنطینیة خروج الدجال) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کی آبادی، یثرب کی ویرانی کا، یثرب کی ویرانی، خون ریزی کا، اور خون ریزی، قسطنطنیہ کی فتح کا اور فتح قسطنطنیہ، دجال کے خروج کا پیش خیمہ ہوگا۔ (مسند احمد روایت: 12417)

مسلم شریف کی روایت نمبر 5421 میں ہے "فیفتتحون قسطنطینیة " کہ حضرت مہدی اپنے لشکر کے ساتھ قسطنطنیہ فتح کریں گے۔ اسی روایت میں ہے "ولکن یقتله الله بیده فیریهم دمه فی حربته " کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کو قتل کرائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نیزے پر اس کا لگا ہوا خون دکھائیں گے۔

ترمذی شریف کے حوالہ سے مشکوٰۃ المصابیح روایت نمبر 5436 میں ہے: عن انس قال: فتح القسطنطینة مع قیام الساعة، رواہ الترمذی۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: قسطنطنیہ کی فتح، قیامت کے ساتھ (یعنی قریب) ہوگی۔

مذکورہ روایتیں اس بات کو صاف واضح کرتی ہیں کہ قسطنطنیہ کو دوبارہ حضرت مہدی کے زمانہ میں محض تکبیر وتسبیح سے فتح کرلیا جائے گا جس کے چند ہی دن کے بعد دجال اکبر کا خروج ہوجائے گا۔ (تلک عشرۃ کاملة)

دجال سے متعلق سوالات

سوال-۱۱ دجال کو مہدی پہچانیں گے یا لوگ پہچانوائیں گے جو عیسیٰؑ کو بتائیں گے کہ دجال آچکا ہے۔ یہ کس حدیث میں ہے۔

جواب۔ اللہ کے رسول ﷺ نے دجال سے متعلق حسب ونسب، حلیہ، مقام خروج سب کچھ تفصیل سے بیان فرمادیا ہے جسے صحابی رسول ابوامامہ باہلیؓ نے روایت کیا ہے۔ امام ابن ماجہ نے اپنی کتاب سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۷۷ میں اسے نقل کیا ہے۔ دجال کی عجیب الخلقت ہیئت اور غیر معمولی طاقت کی بناء پر حضرت مہدی اور آپ کے سپہ سالار نیک صالح لوگ دجال کو پہچان لیں گے، اسی دجال اکبر کے خلاف جنگ کرنے کیلئے حضرت مہدی اپنے سپہ سالاروں کو لیکر دمشق جائیں گے۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خروج دجال کی خبر خود دیں گے تبھی آپ کو آسمان سے اتاریں گے۔ اور حضرت عیسیٰ دجال کا فلسطین کے باب لُد میں خاتمہ کر دیں گے۔

سوال-۱۲ احادیث کی روشنی میں دجال کیا ہے؟ دجال کب نکلے گا؟ کیسے نکلے گا؟ کہاں نکلے گا؟ نیز کہاں ٹھہرے گا؟

جواب۔ دجال ایک شخص معین کا نام ہے۔ (حدیث میں: **ان المسیح الدجال رجل قصیر** "دجال ایک پستہ قد آدمی ہوگا" کے الفاظ آئے ہیں) عراق وشام کے درمیانی راستہ سے خروج کرے گا۔ تمام دنیا کو فتنہ وفساد میں مبتلا کرے گا۔ یہاں تک کہ خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) دجال کا خروج حضرت محمد بن عبداللہ المہدیؑ کے دور میں ہوگا،

جسے قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ آسمان سے اتریں گے۔(ابوداؤد، ابن ماجہ) دجال قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص ابن قطن کے مشابہ ہوگا۔ قالوا : هذا لرجل اقرب للناس به شبهاً ابن قطن رجل من خزاعة. (بخاری حدیث: 7128)

سوال-۱۳ دجال کو کون تلاش کرے گا؟ احادیث کی روشنی میں بتائیں۔

جواب۔ دجال کو اس کے غیر معمولی شعبدہ بازی کی وجہ سے اہل ایمان پہچان لیں گے خواہ وہ پڑھے لکھے ہوں یا نہ ہوں۔ اور کئی مستند روایتوں کے مطابق اُن کی پیشانی پر "کافر" (ک۔ف۔ر۔) لکھا ہوگا۔ حضرت محمد بن عبداللہ المہدی المدنی کی خلافت کے سات سال گذر چکے ہونگے کہ خبر آئیگی کہ دجال کا خروج ہو چکا ہے، حضرت مہدی نو (9) لوگوں پر مشتمل ایک جماعت دجال کی تحقیق کے لئے بھیجیں گے۔ خروج دجال کی یہ خبر افواہ ہوگی۔ بعد میں دجال کے خروج کی یقینی خبر ملنے پر حضرت مہدی اپنے ساتھیوں کے ساتھ دجال کے مقابلہ کے لئے ملک شام جائیں گے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خروج دجال کی افواہ پھیلنے پر حضرت مہدی کے ساتھی دجال کو تلاش کریں گے، جو بعد میں یقینی ثابت ہوگا۔

سوال-۱۴ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا یا بائیں آنکھ سے۔

جواب۔ حدیث : اعور عين اليمنىٰ كانها عنبة طافية۔(بخاری:7123) میں دایا آنکھ سے کانا ہونا بتایا گیا ہے جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ: قال رسول اللہ ﷺ الدجال اعور عين اليسرىٰ،(سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۷۱-المکتبۃ الشاملہ)

اس باب میں حقیقت یہ ہے کہ چونکہ دجال کو اللہ کی طرف سے استدراج حاصل ہوگا۔ وہ وقت کا بڑا دجل وفریب اور شعبدہ باز ہوگا، اس لئے وہ اپنی ہیئت مختلف کر لے گا۔ وہ دونوں

آنکھوں سے عیب دار ہوگا۔ اللہ کے رسول ﷺ کو اللہ کی طرف سے جتنا علم دیا گیا آپ نے اسے اپنے صحابہؓ کے سامنے بیان فرمادیا۔ لیکن اختیارات کے باوجود کچھ چیزیں ایسی ہونگی کہ وہ ان عیوب کو دور نہیں کر سکے گا جس کی وجہ سے ایمان والے دجال کو پہچان لیں گے، خواہ وہ پڑھے لکھے ہوں یا بے پڑھے لکھے۔ دجال کی ایک آنکھ بینائی سے محروم اور دوسری سپاٹ، ذرا ابھری ہوئی ہوگی۔ (مسلم) یعنی دونوں آنکھوں سے عیب دار ہوگا۔

سوال-۱۵ دجال کی سواری حمار (گدھا) ہوگا یا فائٹر پلین؟

جواب۔ دجال کی سواری ایک گدھا ہوگا جس کے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ چالیس ہاتھ ہوگا۔ (مسند احمد) یہاں ایک بات قابل غور یہ ہے کہ ارشاد نبوی کے مطابق دجال کی اصل سواری تو گدھا ہی ہوگا، اس سے دیگر سواریوں کی نفی مطلوب نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے اس سے فائٹر پلین مراد لیا ہے۔ اور غیر ضروری طور پر حدیث کے اصل مفہوم کو یہودیوں کی سائنسی تحقیقات کے ساتھ تطبیق دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ موجودہ دور کے فائٹر پلین میں دونوں پنکھڑیوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہے، ساتھ ہی اس کی دُم پر دو ابھار بالکل گدھے کے کانوں کی طرح اُبھرے ہوئے ہیں، لہذا دجال کی سواری " گدھے " سے مراد فائٹر پلین ہے۔ چونکہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اللہ کے رسول کے ذریعہ جنت ودوزخ سے متعلق بتائی گئی کسی چیز کے بارے میں انسان مصنوعی طور پر کوئی چیز بنالے اور امت کو یہ باور کرانے کی کوشش کی جائے کہ جنت یا دوزخ اس طرح ہوگی یا یہ کہ یہی ہے۔ اس طرح تو شریعت کی کوئی بھی چیز حقیقت پر محمول نہیں رہ پائے گی، اور ہر محقق اپنی تحقیق کے مطابق علامات قیامت کو جہاں اور جیسا چاہے گا فٹ کردیگا۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے دجال کی سواری کے بارے میں "حمار" کا جو لفظ

استعمال فرمایا ہے اسے کسی مجاز پر محمول کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے، جو خدا دجال کو بطور استدراج غیر معمولی قوت وطاقت دے سکتا ہے تو اُسے سواری کے لئے ایسا گدھا کیوں نہیں دے سکتا جو فائٹر پلین سے بھی زیادہ تیز رفتار ہو۔

سوال-۱۶ دجال خدائی دعویٰ کس طرح کرے گا؟

جواب۔ دجال کے خدائی دعوے مختلف ہونگے۔فرمایا محمد رسول اللہ ﷺ نے کہ دجال کے خدائی دعوؤں میں سے یہ دعویٰ بھی ہوگا کہ............ **وان من فتنتہٖ ان یقول لاعرابی ارایتَ ان بعثتُ لک اباک وامک اتشھدُانی ربک فیقول نعم فیتمثل له شیطانانِ فی صورۃ ابیه وامه فیقولانِ یا بُنی اتبعْهُ فانه ربُک** ....کہ دجال کے فتنہ میں سے یہ بھی ہوگا کہ دجال ایک دیہاتی سے کہے گا کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہارے لئے تمہارے ماں باپ کو زندہ کردوں، کیا تو مجھے اپنا رب تسلیم کرے گا۔تو وہ شخص کہے گا کہ ہاں۔پھر دو شیطان اس کے باپ اور ماں کی شکل میں آئیں گے اور اس سے کہیں گے اے میرے بیٹے اس کا کہنا مان لے، یہ تیرا رب ہے۔ (ابن ماجہ: ۴۰۷۷)

مذکورہ عبارت سے صاف واضح ہوتا ہے کہ دجال اپنی استدراجی قوتوں کے ذریعہ اپنی خدائیت کے مختلف دعوے کرے گا اور امت کو گمراہ کرنے کی انتہائی کوششیں کرے گا۔مگر جو اللہ کا فرمانبردار ہوگا وہ کبھی بھی دجال کے جھانسہ میں نہیں آئے گا اور اللہ ایسے نیک لوگوں کو دجالی فتنہ سے محفوظ رکھیں گے۔

سوال-۱۷ دجال کی جنت اور جہنم کیا ہوگی؟

جواب۔ حدیث میں .... **ان معه جنةً ونارًا فنارُہٗ جنةٌ وجنتهٗ نارٌ** .... (ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۷۷) کہ دجال کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگی۔البتہ دجال کے ذریعہ دکھائی

جا رہی جہنم دراصل جنت ہو گی اور دکھائی جا رہی جنت اصل میں جہنم ہو گی۔ جہاں جنت اور جہنم کو دنیا کی راحت و تکلیف سے نہیں جوڑا جا سکتا۔ مذکورہ پوری روایت پڑھنے کے بعد حقیقی معنیٰ مراد لئے بغیر کوئی چارہ نہیں رہے گا۔

سوال-۱۸ دجال کے حکم سے فصل کیسے اُگے گی اور پانی کیسے برسائے گا؟ کیسے مارے گا ، کیسے زندہ کرے گا؟

جواب۔ دجال کے حکم سے فصلیں اُگیں گی اور پانی کس طرح برسے گا، دجال ایک شخص کو کس طرح مارے گا اور کس طرح زندہ کرے گا۔ ابن ماجہ کی روایت ۴۰۷۷ میں پوری تفصیلات موجود ہے۔ جس میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ ویقول له الخبیث من ربک فیقول ربی الله وانت عدو الله انت الدجال والله ما کنتُ بعد اشد بصیرة بک منی الیوم. جو واضح لفظوں میں بتا رہے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں پیغام حقیقی معنیٰ ہی پر محمول ہے نہ کہ مجاز پر۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق سوالات

سوال-۱۹ کیا عیسیٰ ؑ کے زمانے میں سب کے سب انسان یا تو مسلمان ہو جائیں گے یا انہیں مار دیا جائے گا۔ ایسا کہاں ہے؟ کیا حضرت عیسیٰ کو پوری دنیا ایک ساتھ تسلیم کرے گی؟

جواب۔ جی ہاں! حضرت عیسیٰ ابن مریم جب اس دنیا میں آسمان سے تشریف لائیں گے تو اہل کتاب کے سبھی فرقے عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے آپ پر ایمان لائیں گے۔ (بخاری) حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ دین اسلام کے علاوہ تمام مذاہب کو مٹا دیں گے (ابوداؤد-4324) لہذا جب دین اسلام کے علاوہ تمام

مذاہب کو اللہ تعالیٰ مٹا دیں گے تو یہ لازمی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ کو پوری دنیا ایک ساتھ تسلیم کرے گی۔ ابن ماجہ کی حدیث میں ہے: ....وتکون الکلمة واحدة، فلایعبد الا اللہ ، کہ ایک ہی کلمہ ہوگا اور وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے لہذا اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں جائیگی۔ یہ حدیث یہودیت ونصرانیت کے خاتمہ کا اعلان ہے۔

(ابن ماجہ حد: ۴۰۷۷)

سوال-۲۰ عیسیٰ آسمان سے کتنی عمر میں اتریں گے اور اس دنیا میں کتنے سال زندہ رہیں گے۔ چالیس/ پیتالیس سال کس حدیث میں ہے؟

جواب۔ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے ۸۰ (اسّی) سال کی عمر میں اتریں گے اور اس دنیا میں بحذف کسر (Round Figure) چالیس برس زندہ رہیں گے۔ اس طور پر آپ کی کل عمر ۱۲۰ (ایک سو بیس) ہوگی۔

دراصل ہر نبی کی عمرِ بعثت پہلے نبی کی عمرِ بعثت سے نصف ہوتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام بعثت کے بعد اپنی قوم میں بحذف کسر چالیس سال ٹھہرے اور حضور ﷺ کسر حذف کے ساتھ ۲۰ (بیس) برس کے لئے مبعوث ہوئے۔ (کنز العمال ج:۶، ص:۱۲۰) اور نبوت چالیس کی عمر میں ملتی ہے۔ اس لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان میں اٹھایا جانا ۸۰ برس کی عمر میں ہوا۔ چنانچہ صاحب اصابہ نے اس کی صراحت کی ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ۸۰ سال کی عمر میں آسمان میں اٹھائے گئے۔ اور حدیث .... ینزل عیسیٰ...... فیمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی (ابوداؤد ج: ۲، ص:۲۴۶) اور حدیث .... ویمکث خمساً واربعین سنۃ ثم یموت (کتاب الوفاء) کی روشنی میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بحساب شمسی چالیس برس اور بحساب قمری جبر کسر کے ساتھ ۴۵ برس زمین میں

زندہ رہیں گے۔اس لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کل عمر ۱۲۰(ایک سو بیس) ہوگی۔ تفصیل کے لئے دیکھیں مولانا عبدالغنی کی معرکتہ الآراء کتاب "اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ" جس میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی قبل از بعثت نبوت، زمانہ بعثت نبوت، آسمان میں اٹھائے جانے کا زمانہ اور آسمان سے نزول کے بعد کو زمانہ کے متعلق تفصیلی بات تحریر کی گئی ہے جو خاص وعام کیلئے بیحد مفید ہےاوراور رلائق تحسین بھی۔ صاحب تصنیف نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی عمر شریف کے بارے میں تمام روایات کو جمع کرتے ہوئے ظاہری تعارض کو دور کیا ہےاوراور روایتوں کے درمیان تطبیق دینے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری دام ظلہ استاذ اور نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کو بہتر بدلہ عطا فرمائے جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس عظیم کتاب کی طرف رہنمائی فرمائی۔

سوال-۲۱ کیا عیسیٰ مہدی علیہ السلام اور دجال کو دنیا کے سارے علماء پہچان لیں گے؟

جواب۔ یقیناً جب حضرت مہدی کے دور میں دجال اکبر کا خروج ہوگا اور اسلام سمٹ کر عرب میں آجائے گا، عرب کے علاوہ دیگر مقامات میں مسلمان یا تو بالکل نہیں ہونگے اور اگر ہوں گے بھی تو بہت ہی کم، ادھر حضرت مہدی کے ساتھ جو جماعت ہوگی وہ بڑے اللہ والے، برگزیدہ اور نیک وصالح لوگوں کی ہوگی۔مہدی کے مخالفین کا حشر بھی اللہ والوں کے سامنے ہوگا، حضرت مہدی اپنی جماعت کو لیکر اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف جنگ لڑیں گے، اس طرح سات سال گذر چکے ہونگے اور دجال کو قتل کرنے کے لئے عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہوگا، اس لئے اس وقت دنیا کے سارے علماء کو خروج دجال، ظہور مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا یقین ہو جائے گا۔

سوال-۲۲ عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہونگے یا آسمان سے نزول ہوگا؟ کس حدیث میں ہے عیسیٰ آسمان سے آئیں گے؟ جبکہ بخاری و مسلم میں عیسیٰ علیہ السلام کے صاف صاف پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ اور وہ شکیل بن حنیف کی شکل میں وہ پیدا ہو چکے ہیں۔ حدیث میں لفظ "منکم" آیا ہے۔ جس کا مطلب پیدا ہونا ہوتا ہے۔

جواب۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ وہ ایک بار پیدا ہو چکے ہیں۔ دوبارہ اس دنیا میں پیدا نہیں ہونگے بلکہ آسمان سے اتریں گے۔ کتاب الاسماء والصفات للبیہقی میں اور کنز العمال میں:

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السماء. کہ میرا بھائی عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے۔ اسی طرح کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم و امامکم منکم (کتاب الاسماء والصفات 895) مذکورہ دونوں روایتوں میں "من السماء" یعنی آسمان کی صراحت موجود ہے۔ لہذا دنیا میں شکیل خاں حنیف خاں کے نطفہ سے پیدا ہوکر عیسیٰ ابن مریم کیسے ہوسکتا ہے؟ رہی بات لفظ "منکم" سے پیدا ہونا مراد لینا تو حدیث کے الفاظ میں غور کرنے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حدیث: کیف انتم اذا انزل عیسیٰ ابن مریم فیکم واماکم منکم (بخاری) میں تو لفظ الگ الگ ہیں۔ ایک لفظ "فیکم" اور دوسرا لفظ "منکم"۔ لفظ "فیکم" کا تعلق حضرت عیسیٰ ابن مریم سے ہے یعنی اس وقت خوشی کے مارے تمہارا حال ہوگا جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان (آسمان) سے اتریں گے اور لفظ "امامکم منکم" کا تعلق حضرت امام مہدی سے ہے کہ تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔ چنانچہ یہی حقیقت بھی ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی موجودگی میں حضرت امام مہدی ہی نماز کی

امامت فرمائیں گے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی دونوں ایک ہی شخصیت ہوتے تو لفظ "فیکم" اور لفظ "منکم" نہیں لاتے۔ لفظ "فیکم" کا تعلق نزول عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ کر کے امت کو بتا دیا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم اتریں گے پیدا نہیں ہونگے۔ اگر پیدا ہونا بتانا مقصد ہوتا تو صرف لفظ "منکم" پر اکتفا کرتے، لفظ "فیکم" لیکر ہی نہیں آتے۔ اور جن روایتوں میں "فامکم" کا لفظ آیا ہے اُس سے محدثین نے امامت کبریٰ یعنی خلافت لی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترنے کے بعد اس دنیا کی خلافت کا نظام سنبھالیں گے اور پوری دنیا میں عدل وانصاف قائم فرمائیں گے۔ اور یہ توضیح اس لئے کی جاتی ہے کہ کنز العمال اور بیہقی کی روایتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا صراحتاً موجود ہے۔ اور یہی دھوکہ قادیانیوں نے بھی دیا اور نامراد ہو کر مرا۔

سوال نمبر ۲۳ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی کیفیت کیا ہوگی؟

جواب۔ حضرت عیسیٰؑ دمشق کے مشرقی جانب میں سفید منارہ پر سے اتریں گے۔ اس وقت آپ ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے ہونگے اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے اتریں گے۔ (مسلم-2938)

سوال-۲۴ کیا حضرت عیسیٰ کو کسی مدرسہ کی تعلیم کی ضرورت ہوگی؟

جواب۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رفع سماء سے قبل دنیا میں نبی ورسول تھے، آپ اللہ کے معصوم بندے اور رسول و نبی ہیں۔ آپ پر مشہور آسمانی کتاب انجیل نازل ہوئی ہے۔ نبی براہ راست اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرتے ہیں۔ نبی تکوینی طور پر معلم بنا کر دنیا میں بھیجے جاتے ہیں، نبی کسی انسان کے سامنے زانوئے تلمذ اختیار نہیں کرتے۔ انبیاء علیہم السلام براہ راست اللہ

کی طرف سے معصوم اور منتخب بندے ہونے کی وجہ سے منصب رسالت و نبوت پر فائز ہوتے ہیں۔
لہذا حضرت عیسیٰ کو دنیا میں آسمان سے اترنے کے بعد کسی مدرسہ کی تعلیم کی ضرورت نہیں ہوگی، بلکہ
اللہ تعالیٰ براہ راست حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رہنمائی فرمائیں گے تا کہ آپ امت محمدیہ کی
شریعت محمدی کے مطابق خلیفہ راشد کے طور پر رہنمائی فرمائیں۔

سوال-۲۵ حضرت عیسیٰ خنزیر کا قتل کیسے کریں گے؟

جواب۔ حدیث میں "ویقتل الخنزیر " کا لفظ ہے جس میں خنزیر یعنی سور کو قتل کرنے کی نسبت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی طرف کی گئی ہے۔ دراصل جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور آپ کی موجودگی میں سارے مذاہب اسلام لے آئیں گے تو اس جانور کے پالنے والے ہی نہیں رہیں گے جسے آج کل کچھ لوگ فارم کی شکل میں پالتے ہیں۔ اور عیسائی جو اس جانور کے حلال ہونے کے قائل تھے اب مسلمان ہونے کی وجہ سے وہ خود اسے نہیں پالیں گے بلکہ اسے قتل کریں گے تا کہ اس جانور کی حرمت کی شدت ان نئے مسلمانوں کے دلوں میں بیٹھ جائے۔
چونکہ قتل خنزیر کا یہ عمل حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کے بعد ہوگا اس لئے قتل کی نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کی گئی ہے۔ دراصل بخاری حدیث نمبر 2222 کے الفاظ اس طرح ہیں: قال رسول اللہ ﷺ **والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً مقسطاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لایقبله احدٌ**۔ کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم بن کر اتریں گے وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے، اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہوگی کہ اسے کوئی لینے والا نہیں ہوگا۔ شارحین بخاری میں سے نویں صدی ہجری کے علامہ بدرالدین عینیؒ متوفی ۸۵۵ھ نے اس حدیث کے ذیل میں لکھا ہے

کہ قولہ "ویقتل الخنزیر"، قال الطیبی :ومعنیٰ قتل الخنزیر تحریم اقتنائہ واکلہٖ، واباحة قتله، وفيه بيان ان اعيانها نجسة، لان عيسیٰ، عليه الصلوٰة والسلام ، انما يقتلها على حكم شرع الاسلام ، الشى الطاهر المنتفع به لايباح اتلافه (عمدة القاری ج: ۱۲ ص: ۵۱) جس سے صاف ظاہر ہے کہ حکم شرع کے مطابق اس جانور کے نجس العین ہونے کی وجہ سے کھانے پینے سے روک دیا جائے گا جس سے اس کی نسل ہی ختم ہو جائیگی اور ساتھ ہی نصاری کے عقیدہ کو باطل قرار دینے کیلئے اسے حقیقت میں قتل بھی کیا جائے گا۔

سوال-۲۶ ، حضرت عیسیٰ نبی ہونگے یا امتی ہونگے ؟

جواب۔ حضرت عیسیٰ بن مریم جنہیں آسمان میں زندہ اٹھالیا گیا ہے، وہ آسمان سے قیامت سے پہلے اس دنیا میں نزول فرمائیں گے۔آپ بحیثیت تابع نبی اور خلیفہ کے ہونگے۔ آپؑ خود بھی دین اسلام پر عمل کریں گے اور دوسروں کو بھی دین اسلام کی دعوت دیں گے۔آپ نبوت سے متصف رہیں گے لیکن آپ کا دنیا میں آسمان سے نزول بحیثیت صاحب شریعت نبی کے نہیں بلکہ بحیثیت تابع نبی اور امتی کے ہوگا۔(فتح الملہم ،نبراس)

سوال-۲۷ عیسیٰؑ جب آئیں گے تو لوگ کہیں گے دجال دروازے کے پیچھے ہے، دروازہ کھولا جائے گا۔ یہ کس حدیث میں ہے؟

جواب۔ حدیث میں ہے:قال عيسیٰ عليه السلام : افتحوا الباب، فيُفتح ۔یعنی عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ دروازہ کھولو، چنانچہ دروازہ کھولا جایئے گا۔(ابن ماجہ، کتاب الفتن ،حدیث نمبر ۴۰۷۷)

حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم دونوں سے متعلق سوالات

سوال-۲۸ کیا قرآن وحدیث کی روشنی میں مہدی وعیسیٰ کا الگ الگ حلیہ بتایا گیا ہے؟

معراج میں جس عیسیٰ سے حضور ﷺ کی ملاقات ہوئی تھی وہ وہی عیسیٰ تھے جو آسمان میں ہیں؟

جواب۔ جی ہاں۔ حضرت محمد بن عبداللہ المہدی المدنی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے حلیے الگ الگ بیان کئے گئے ہیں:

حضرت محمد بن عبداللہ المہدی المدنی کے حلیہ شریفہ کے بارے میں پیارے آقا علیہ السلام نے فرمایا: المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف (ابوداود 4285) مہدی میری اولاد میں سے ہونگے۔ کشادہ پیشانی اور ان کی ناک اوپر سے کچھ اٹھی اور بیچ میں سے قدرے چپٹی ہوگی۔ جبکہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا رنگ سرخی مائل بسفیدی اور گندمی تھا، آپ کے بال خمدار لمبے تھے۔ چنانچہ بعض راوی نے روایت بالمعنی کی وجہ سے "احمر" کا لفظ استعمال کیا ہے، تو کہیں ابیض، تو کہیں احمر اور ابیض کے درمیان۔ بعض راوی نے بالوں کی لمبائی کو مدنظر رکھ کر "سبط" کا لفظ استعمال کیا تو بعض نے گھنگریالے پن کو مدنظر رکھ کر "جعد" کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے حلیہ سے متعلق کئی روایتیں خود امام بخاری سے منقول ہیں: بخاری، حدیث 3438 میں "ربعۃ احمر" یعنی پستہ قد والے سرخ رنگ والے۔ اسی روایت میں "احمر جعد" یعنی سرخ رنگ والے گھنگریالے بالوں والے، آیا ہے۔ جبکہ بخاری کی حدیث 3440 میں "رجل آدم" یعنی گندمی رنگ کا مرد، اسی روایت میں "رجل الشعر یقطر راسہ ماءً نیم" یعنی گھنگریالے بال اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، کے الفاظ ہیں جبکہ اگلی روایت 3441 میں "رجل آدم سبط الشعر" یعنی گندمی رنگ کا آدمی جس کے بال سیدھے تھے، کے الفاظ ہیں۔ چنانچہ امام بخاری نے حدیث 3239 میں اور امام مسلم نے حدیث

419 میں "هو مربوع الخلق الی احمرة والبیاض حین راه لیلة المعراج" یعنی حضور ﷺ نے عیسیٰ ابن مریم کو معراج کی رات دیکھا تو ان کی رنگت سرخی اور سفیدی کے درمیان تھی۔ اسی معنیٰ کی وضاحت امام ابوداؤد کی حدیث 4324 " فاذا رایتموہ فاعرفوہ فانہ رجل مربوع من الحمرة والبیاض" جب تم اسے دیکھو تو پہچان جاؤ گے۔ وہ ایک مرد ہے جو سرخی اور سفیدی سے ملی جلی رنگ والا ہے۔

بہرکیف! عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے حلیہ کو مختلف الفاظ سے بیان کر کے ایک ہی شخصیت کو ثابت کیا گیا ہے نہ کہ مختلف شخصیتیں۔ ورنہ اگر الفاظ کے اختلاف سے شخصیتیں مختلف ہو جائیں تو مذکورہ احادیث کی روشنی میں دو نہیں بلکہ کئی عیسیٰ ماننے پڑیں گے۔ چنانچہ جن روایات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ بیان کیا گیا ہے وہیں ساتھ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بھی حلیہ بیان کیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

1) عن ابی هریرة ....قال النبی صلی الله علیه وسلم لیلة اسری بی رأیت موسیٰ وذا هو رجلٌ ضربٌ کانهٗ رجالُ شنوءة ورأیتُ عیسیٰ فاذا هو رجل ربعة احمر کانما خرج من دیماسٍ ....(بخاری ص: 601)

2) عن ابن عباس عن النبی .... وذکر النبی ﷺ لیلة اسری به فقال موسیٰ آدم طوالٌ کانه من رجال شنوءة وقال عیسیٰ جعدٌ مربوعٌ ....(بخاری ص: 601)

3) عن ابی هریرة .... قال النبی ﷺ لیلة اُسری بی لقیتُ موسیٰ قال فنعته فاذا رجلٌ حسبته قال مضطرب رجل الرأس کانه من رجال شنوءة ولقیتُ عیسیٰ فنعته النبی ﷺ فقال ربعةٌ احمرُ کانما خرج من دیماسٍ یعنی الحمام (بخاری ص: 611)

4) قال عبدالله ...... ذکر النبی ﷺ .... وارانی اللیل عندا لکعبة فی المنام فاذا رجلٌ کاحسن ماتریٰ من اُدم الرجال تضرب لمتهُ بین منکبیه رجل الشعر ویقطر راسه ماءً واضعاً یدیه علی منکبی رجلینِ وهویطوف فی البیت فقلت من هذا فقالوا هذا المسیح ابن مریم ....(بخاری ص: 612)

5) عن سالم عن ابیه قال: لا والله ما قال النبی ﷺ لعیسیٰ احمر ولکن قال بینما انا نائمٌ اطوف بالکعبة فاذا رجلٌ آدم سبط الشعر یهادی بین رجلین ینطف راسهٔ ماءً او یهراق راسه ماء ًفقلتُ من هذا قالو ابن مریم .... (بخاری ص: 612)

6) عن ابن عمر قال قا النبیُ ﷺ رأیتُ عیسیٰ و موسیٰ و ابراهیم، فاما عیسیٰ فاحمرُ جعدٌ عریض الصدر واما موسیٰ فآدم جسیمٌ سبطٌ کانهٔ من رجال الزُطِّ ....(بخاری حدیث ص: 612)

اس حدیث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے لفظ "سبط" استعمال ہوا ہے یعنی سیدھے بال والا، جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے لفظ "جعد" یعنی گھنگریالے بال والا۔

7) عن ابن عباس عن النبی ﷺ رأیتُ لیلة اُسری بی موسی رجلاً آدم طوالاً جعداً، کانه من رجال شنو ء ة ، ورأیتُ عیسیٰ رجلا مربوعاً، مربو ع الخلق الی الحمرة و الیباض، سبط الرأس---------(بخاری حدیث 3239)

اس حدیث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے لفظ "جعد" استعمال ہوا ہے یعنی گھنگریالے بال والا، جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے لفظ "سبط الرأس" یعنی سیدھے بال والا۔

8) عن ابی هریره: .... عن النبی ﷺ قال لیس بینی وبینه یعنی عیسیٰ علیه السلام نبی. وانه نازلٌ، فاذا رأیتموه فاعرفوه ِرجلٌ مربو عٌ الی الحمرة و البیاض .... الخ)۔(ابوداؤد کتاب الایمان)

مذکورہ بالا روایتوں کو غور سے پڑھیں۔ روایت نمبر 6 میں لفظ "جعد" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے اور لفظ "سبط" حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے استعمال ہوئے ہیں جبکہ روایت نمبر 7 میں لفظ "جعد" حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے اور لفظ "سبط" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے۔ دونوں روایتیں بخاری کی ہیں اور واقعہ معراج سے متعلق ہیں۔ لہٰذا اگر الفاظ کے اختلاف سے بقول تمہارے (جیسا کہ مرزائیوں نے بھی

یہی دعویٰ کیا ہے) دو عیسیٰ ہو سکتے ہیں۔ ایک آسمانی اور دوسرا زمین میں پیدا ہو کر تو لازم آئے گا کہ موسیٰ بھی دو ہوں۔ اور ایسا آپ بھی نہیں مانتے ہونگے۔

حقیقت یہ ہے کہ لفظ "جعد" کا معنی گھونگھریالے بال کے نہیں ہے۔ بلکہ گٹھیلے بدن کے ہیں۔ چنانچہ نہا ابن اثیر جلد ا صفحہ 196 میں اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے: **معناه شديد الاسر والخلق ، ناقة جعدة اى مجتمعة الخلق شديدة.** اور مجمع البحار جلد 1 ص: 196 میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ **اى اما موسى فجعد اراد جعودة الجسم وهو اجتماعه واكتنازه لاضد سبوطة الشعر لانهٗ روای انه رجل الشعر وكذا فى وصف عيسىٰ.**

لہذا حضرت محمد بن عبداللہ المہدی المدنی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام حلیہ کے اعتبار سے بھی الگ الگ دو شخصیتیں ہیں۔

سوال-۲۹ اللہ کے نبی کے الفاظ سے ثابت کریں کہ عیسیٰؑ و مہدی دونوں الگ الگ شخصیت ہیں۔

جواب۔ قرآن واحادیث کی روشنی میں حضرت امام محمد بن عبداللہ المہدی الگ شخصیت ہیں اور عیسیٰ ابن مریمؑ المسیح الگ شخصیت۔ دونوں کے نام، کنیت اور لقب تک الگ الگ ہیں۔

ایک کا نام محمد، باپ کا نام عبداللہ اور لقب المہدی ہے، فاطمی النسل ہونے کے ساتھ ساتھ مدینہ طیبہ کے رہنے والے ہونگے اور مکہ مکرمہ میں ظہور ہوگا۔ جبکہ دوسرے کا نام عیسیٰؑ ہے۔ بغیر باپ کے محض اللہ کے حکم سے بطن مریم سے پیدا ہونے کی وجہ سے ابن مریمؑ ہیں اور لقب المسیح ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مہدی و مسیح کو الگ الگ شخصیت بیان فرمایا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: **كيف تهلك امة انا اولها والمهدى وسطها والمسيح آخرها** ۔ کہ وہ امت کبھی ہلاک نہیں ہوگی جس کے شروع میں میں ہوں اور

آخر میں عیسیٰ ابن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے۔ (کنز العمال، مشکوٰۃ) اسی وجہ سے جمہور محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں حضرت امام مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام سے متعلق الگ الگ ابواب قائم فرمائے ہیں۔۔ خود امام ابن ماجہ، امام ابوداؤد اور امام نسائی نے بھی جو صحاح ستہ کے محدثین ہیں، الگ الگ ابواب قائم فرمائے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ مذکورہ دونوں شخصیتیں الگ الگ ہیں۔

سوال نمبر۳۰ دنیا میں آنے کے بعد حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی کیا کام کریں گے؟ اور کوئی کام ایک ساتھ کریں گے؟

جواب۔ حضرت امام مہدی کے کام کے بارے میں امام ابوداؤدؒ نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے، جس میں یوں آیا ہے......... **فیقسم المال ویعمل فی الناس بسنة نبیه صلی الله علیه وسلم ویُلقی الاسلامُ بجرّانه الی الارض** ....الخ (ابوداؤد ج۲ ص: ۵۸۹) یعنی (جنگ کے بعد) خلیفہ مہدی خوب داد و دہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا۔

۲) حضرت ابوسعید خدریؓ کی ایک مرفوع روایت میں حضرت مہدی کے کام کے بارے میں ہے کہ.......... **یملأ الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت جوراً وظلماً** ....

کہ حضرت مہدی زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دینگے جس طرح وہ پہلے ظلم وزیادتی سے بھری ہوئی تھی۔ (مستدرک ج۴ ص: ۵۵۷ بحوالہ الامام المہدی فی الاحادیث الصحیحۃ ص: ۳۹)

۳) ابن ماجہ کی روایت نمبر ۴۰۸۳ کے ذیل میں علامہ زرکشیؒ کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں دجال کا مقابلہ کرینگے اور دجال کو (حضرت عیسی) قتل کریں گے۔ **وقال الزرکشی: ای الذی فی زمن عیسیٰ علیه معه ویقتلانِ الدجال**

...........۔ (شروح ابن ماجہ ص: 1503) لفظ "یقتلان" اشارہ اس بات کی طرف کہ دونوں دجال سے قتال اور جنگ کریں گے۔

متفرق سوالات

سوال--۳۱ جتنی بھی قیامت کی نشانیاں ابتک واضح ہوچکی ہیں جیسے دجال کا نکلنا (امریکہ-فرانس-یواین او)، دجال کا مدینہ کے باہر ٹھہرنا، دجال کا مشرق سے آنا، جنگ عظیم یعنی عراق-امریکہ (۱۹۹۱ء) کی جنگ، زمین کا تین مقام پر دھنسنا، مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب میں، زیادہ جھوٹ، سود، بے حیائی، رشوت خوری، ظلم وستم، فرقہ پرستی، آپ مانتے ہیں یا نہیں؟ ورنہ آپ کے مطابق قیامت کی کون سی علامت ظاہر ہوچکی ہیں، یا ہونے والی ہیں۔

جواب۔ حدیث حذیفہ ابن اسید غفاری کے مطابق قیامت کی دس بڑی نشانیاں یہ ہیں: (۱) دھواں، (۲) دجال، (۳) دابۃ الارض، (۴) سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا، (۵) حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کا نازل ہونا، (۶) یاجوج وماجوج کا ظاہر ہونا اور (چھٹی، ساتویں اور آٹھویں نشانی کے طور پر، تین خسوف کا واقع ہونا (ایک مشرق کے علاقہ میں، دوسرا مغرب کے علاقہ میں اور تیسرا جزیرۃ العرب کے علاقہ میں) (۱۰) یمن سے آگ کا نکلنا (مسلم)

سوال میں بتائی گئی مذکورہ دس علامتوں میں سے کوئی بھی علامت ظاہر نہیں ہوئی ہے۔

حدیث میں دجال کو انسان بتایا گیا ہے یواین او، امریکہ اور فرانس کوئی انسان نہیں ہے۔

حدیث میں دجال کا خروج ملک شام اور عراق کے درمیان سے بتایا گیا ہے۔ شکیل بن حنیف نے امریکہ وفرانس کو دجال بتایا ہے جبکہ یہ ملک ہیں کوئی انسان نہیں۔ حدیث میں دجال کا خروج ملک شام اور عراق کے درمیان سے بتایا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ امریکہ وفرانس نہ تو انسان ہے اور نہ ہی وہ ان دونوں ملکوں کے درمیان سے نکلے ہیں۔ دراصل علامات قیامت سے متعلق پیارے آقا ﷺ کی یقینی خبریں تین قسم کی ہیں (۱) علامات صغریٰ جیسے برائی کا عام ہو جانا، بے حیائی، رشوت خوری، ظلم وستم، دھوکہ، فریب وغیرہ۔ یقیناً ان میں سے اکثر علامتیں ظاہر ہو چکی ہے، جس کا دنیا مشاہدہ کر رہی ہے (۲) علامت متوسطہ جیسے حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کا مدینہ میں پیدا ہونا، مکہ میں بیعت خلافت لینا، سفیانی لشکر کا مقام بیداء میں دھنسا دیا جانا وغیرہ (۳) علامات کبریٰ جیسے دھواں کا نکلنا، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا، یاجوج وماجوج کا ظاہر ہونا وغیرہ۔ علامت قیامت کی دوسری اور تیسری قسم ابھی ظاہر نہیں ہوئی ہیں۔ البتہ مبادیات کا آغاز مانا جا سکتا ہے جیسے حدیث میں دجاجلہ کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

سوال-۳۲ جو قرآن وحدیث، اللہ کے نبی کے الفاظ کے مطابق مانے اور ان پر چلے کیا وہ کافر ہو سکتا ہے؟

جواب: قرآن میں ایمان والوں کو مکمل طور پر اسلام میں داخل ہونے کا حکم دیا ہے۔ (**یایھا الذین آمنو ادخلوا فی السلم کافۃ**) کہ اے ایمان والو اسلام میں مکمل طور پر داخل ہو جاؤ اور ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا ہے کہ جو نبی تمہیں دیں اسے لیلو اور جس چیز سے منع کریں اسے چھوڑ دو۔ (**ما آتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا**) لہذا جو قرآن وحدیث، اللہ کے نبی کے الفاظ کے مطابق مانے اور قرآن وحدیث کی جو تشریحات اور

مفہوم صحابہ سے منقول ہیں اور جن مسائل وعقائد پر امت کا اجماع منقول ہے ان پر چلے وہ کافر نہیں ہوسکتا۔ ہاں اگر کوئی قرآن وحدیث کے ظاہر الفاظ کو مانے اور تشریح وتوضیح اپنے باطل عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے اجماع امت کے خلاف اپنی طرف سے کرے تو اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ چونکہ اللہ نے قرآن کے الفاظ ومعانی دونوں کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔ یاد رہے کہ شکیل بن حنیف کے پیروکاروں نے قرآن کی آیت "ویکلم الناس فی المھد و کھلاً ومن الصالحین " سے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے حضرت مہدی ہونے کو ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ چونکہ خیر القرون سے لیکر آج تک اہل السنۃ والجماعۃ میں سے کسی ایک مفسر نے بھی اس آیت کا ترجمہ وہ نہیں کیا جیسا کہ شکیلی پیروکار کررہے ہیں۔ تحریف فی القرآن والمعانی اور احادیث کی تشریح اجماع امت کی تشریحات کے خلاف کرنا انسان کو اسلام سے خارج کردیتا ہے۔

سوال-۳۳ جو قرآن وحدیث اللہ کے نبی کے الفاظ کے علاوہ غیب کے معاملہ میں پیشن گوئیوں کے معاملہ میں اپنے بڑوں کے الفاظ کو مانے قرآن وحدیث کو چھوڑ کر اور قرآن وحدیث پر پورا عمل بھی نہ کرے۔ بعض میں کرے بعض میں نہ کرے کیا وہ ان سے بہتر ہے جن کو کافر کہا ہے؟

جواب : ایمان وعمل دونوں الگ الگ باب ہیں۔ اللہ پر ایمان لانا جیسا کہ ان کی ذات وصفات ہیں، ان کے فرشتوں کے وجود پر، ان کی تمام آسمانی کتابوں کے برحق ہونے پر، ان کے سارے انبیاء اور رسولوں کے گناہوں سے معصوم اور برحق ہونے پر، قیامت کے دن کے وقوع پر، اچھی بری تقدیر من جانب اللہ ہونے پر اور مرنے کے بعد زندہ اٹھائے جانے پر

جیسا قرآن وحدیث میں اجمال وتفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں اور امت کا جن امور پر اجماع ہو چکا ہو، ان سب باتوں پر اسی طرح ایمان رکھنا۔ مومن بننے کے لئے شرط اور لازمی حصہ ہے۔ ایسا شخص مؤمن کہلائے گا۔ خواہ ان کے اعمال کتنے ہی خراب کیوں نہ ہو، احادیث میں اس کی صراحت موجود ہے۔ ایمان روح ہے اور اعمال جسم ہے۔ اگر ایمان ہے اور اعمال خراب ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک دن اسے جنت میں ضرور داخل فرمائے گا، چاہے تو اول وہلہ میں دامن رحمت میں جگہ دے کر اور چاہے تو گناہوں کی صفائی کیلئے تھوڑی بہت سزائیں دیکر۔ انجام کار جنت میں داخلہ عطا فرمائے گا۔ اگر ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کیا تو انسان ایمان سے خارج ہو جائے گا چونکہ جہاں پورے قرآن کا انکار کفر ہے وہیں ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ لہذا اگر کوئی شخص ظاہر اعمال میں متبع سنت کتنا اچھا کیوں نہ دکھ رہا ہوں جیسا کہ حضور ﷺ کے دور میں منافقین کا حال تھا اور وہ قرآن وحدیث کو اجماع امت کی منشاء اور تعلیمات کے خلاف محض اپنی عقل اور رائے سے اپنے باطل عقائد ثابت کرنے پر بضد اور مُصر ہو یہ شخص اُس شخص سے ہرگز بہتر نہیں ہوسکتا جو قرآن وحدیث کے الفاظ ومعانی کو اور علامات قیامت کو اجماع امت کی منشاء وتعامل کے مطابق مان رہا ہو، ظاہر میں ان کے عمل خواہ کتنے خراب کیوں نہ ہوں۔ اس لئے کہ آخر الذکر شخص کا ایمان ہے اور اول الذکر شخص کا ایمان ہی نہیں ہے۔ اور جسم بغیر روح کے مردہ ہے۔ لہذا ایمان والا قابل قدر ہے۔ اس لئے کہ غیب کا علم یقیناً اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے لیکن اللہ اپنے نبیوں میں سے کسی کو دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ قیامت کے صحیح وقوع کا علم اللہ کے پاس ہے کہ قیامت کب آئے گی لیکن قیامت سے پہلے کیا کچھ ہوگا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ امت کو بتا دیا ہے تا کہ

امت قیامت سے پہلے اپنی تیاری کر لے۔ لہذا علم غیب بالذات اللہ کی صفت ہے اور انباءغیب (غیب کی خبریں) جو جبرئیل امین علیہ السلام کے ذریعہ یا قلب نبی ﷺ میں الہام کے ذریعہ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو بتائی ہیں اور نبی ﷺ نے اپنی امت کو بتائی ہیں اور امت نے جو اپنے نبی سے ان علامات قیامت کی منشاء سمجھی ہے اور بعد والوں تک منتقل کی ہیں اس کے مطابق عمل کرنے والا شخص یقیناً نجات پانے والوں میں سے ہے، جبکہ نبی ﷺ کے ذریعہ بتائی گئی بات یقینی خبریں ہیں جسے شک کی نظر سے دیکھنا یا اپنی رائے سے اجماع امت کے خلاف معنیٰ و مفہوم نکال کر اپنا باطل عقیدہ ثابت کرنا ہلاکت کا سبب ہے۔ جبکہ دوسرا شخص قرآن وحدیث کو مانے اور اجماع امت صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، محدثینؒ، فقہاءؒ کے تعامل کے خلاف اپنی رائے قائم کرے، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ لہذا شکیل اور شکیلی پیروکاروں کا یہ دعویٰ کہ ہم قرآن وحدیث کو نبی کے الفاظ سے مانتے ہیں اور ہمارا عمل بھی اوروں کے مقابلہ میں بہت اچھا ہے، یہ سراسر شیطانی وسوسہ اور خوبصورت دھوکہ ہے۔

سوال-۳۴ کیا اللہ کے نبی ؐ نے کسی موقع پر کسی کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا ہے؟

جواب۔ جی ہاں! تفسیر روح المعانی میں آیت "سنعذبهم مرتين " کے تحت ایک روایت مذکور ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران آپ ﷺ نے فرمایا" اے فلاں تو کھڑا ہو تو منافق ہے، ابھی مسجد سے نکل جا، اے فلاں تو کھڑا ہو، تو بھی منافق ہے، ابھی مسجد سے نکل جا " غرض آپ ﷺ نے ایک ایک منافق کا نام لے کر مسجد سے نکال دیا اور علی الاعلان رسوا فرمایا۔ ابن مردویہؒ کی روایت میں ابومسعود انصاری سے مروی ہے کہ اس

روز حضور ﷺ نے منبر پر کھڑے کھڑے ۳۶ منافقوں کو نام بنام کھڑا کر کے مسجد سے نکال دیا۔ بلکہ ایک مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ نے ذوالخویصرہ نامی منافق کو نماز کی حالت میں قتل کر دینے کا حکم بھی دیا ہے۔ اس سلسلہ میں کئی روایتیں ہیں جنہیں امام احمد نے مسند احمد میں، حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں، کنزل العمال، مستدرک حاکم وغیرہ میں ذکر فرمائے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیں "اکفار الملحدین مصنفہ علامہ انور شاہ کشمیری ص: (254-257

حقیقت یہ ہے کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں کسی بدعقیدہ کی جرأت ہی نہیں تھی کہ کھلے لفظوں میں قرآن وحدیث کی مخالفت کرے اور اللہ کے نبی ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھے۔ منافقین مسجد میں اس لئے آرہے تھے کہ وہ ظاہر میں اسلام اور اسلامی عقیدے رکھتے تھے اور وہ اسلام کا ابتدائی دور تھا اور مصلحت پر مبنی بھی تھا۔ لیکن جب اسلام کا شجر تن آور ہوا اور مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی جیسے ملعون اشخاص نے جھوٹی نبوت کے دعوے کیے تو اللہ کے رسول ﷺ نے مسجد میں آنے سے ہی نہیں روکا بلکہ فیروز صحابی رسول کے ذریعہ جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کو موت کے گھاٹ اُتروادیا اور صدیق اکبر کے زمانے میں صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت نے بڑی جدوجہد کے بعد مسیلمہ کذاب کا جنگ یمامہ میں خاتمہ کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ تحفظ اسلام کے لئے تین سو سے چار سو کے قریب صحابہؓ نے جام شہادت نوش فرمایا جبکہ تحفظ ختم نبوت کے لئے ہزاروں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے اپنی جانوں کی قربانیاں دیں۔ چونکہ علماء امت کی متفقہ رائے سے شکیل بن حنیف خود مرتد اور خارج از اسلام ہے اور اس کے پیروکار بھی مرتد اور خارج از اسلام ہیں، لہذا علماء امت نے ایسے بدعقیدہ لوگوں کو کم از کم مسجدوں سے دور رکھنے کے لئے کہا ہے

تاکہ مسلمانوں کی جماعت میں گھس کر کسی اہل ایمان کے ایمان کو لوٹ نہ سکیں اور خراب نہ کرسکیں۔

سوال-۳۵ غیب کا علم کس کو ہے۔اگر کوئی کہے اللہ کے نبیؐ کو اللہ کے علم دیئے بغیر غیب کا علم ہے یا اُن کو غیب کی خبر ہے تو وہ کیسا ہے؟

جواب۔ علم غیب بالذات اللہ کی صفت خاصہ ہے۔ نبی ﷺ کا علم بالذات نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی طرف سے عطا کردہ ہوتا ہے۔ پیارے آقا ﷺ کو امت کی رہبری کے لئے جتنے علوم کی ضرورت تھی اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔ نبی ﷺ کا علم عطائی ہے اور اللہ کا علم ذاتی۔ لہذا اگر کوئی کہے کہ اللہ کے نبی کو علم دیئے بغیر غیب کا علم ہے یا ان کو غیب کی خبر ہے تو وہ مشرک ہے۔(لایعلم الغیب الا اللہ -قرآن)۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو قیامت کے وقوع کی متعینہ تاریخ تو نہیں بتائی چونکہ یہ غیب کا علم ہے(یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسٰھا ۃ فیم انت من ذکرٰھا ۃ الیٰ ربک منتھٰھا ۃ) لیکن قیامت سے پہلے کیا کیا واقعات پیش آئیں گے، بڑی تفصیل سے اپنے رب سے علم لیکر بتایا ہے تاکہ امت کسی فتنہ کا شکار نہ ہو اور قیامت سے پہلے اپنی تیاری کر لے۔ چنانچہ قیامت سے قبل کے واقعات بڑی تفصیل سے بیان فرمائی ہیں۔ کچھ واقعات تو بالکل واضح ہیں ان میں تأمل کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے جیسے حضرت مہدی کا ظہور مکہ میں ہونا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا، دجال کا خروج وغیرہ۔ یہ واقعات غیب کا علم تو ہیں لیکن چونکہ اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو بتلایا ہے اس لئے عطائی ہونے کی وجہ سے کوئی قباحت نہیں ہے۔ چونکہ اللہ فرماتا ہے: لایظھر علی الغیب الا من ارتضیٰ(قرآن) لہذا علم غیب ذاتی اللہ کی صفت ہے جبکہ حضورؐ کا علم

عطائی ہے۔ لیکن چونکہ مطلق علم غیب کا اطلاق اللہ پر ہوتا ہے، اسی وجہ سے علماء حق نے رسول اللہ ﷺ کو عالم الغیب کہنے سے منع فرمایا ہے تاکہ اشتباہ پیدا نہ ہو لیکن بعد خدا بزرگ توئی قصہ مختصر علماء حق کا مسلمہ اور متفقہ عقیدہ ہے۔

سوال-۳۶ اگر چودہ سو سال سے ہم اللہ کے نبی کی بات کو پکڑے رہیں گے تو چودہ سو سال سے علم کے پہاڑ یعنی علماء کہاں جائیں گے۔ ایسا کوئی کہے تو وہ کیسا ہے؟

جواب۔ ایسا شاید کوئی منصف عالم دین نہیں کہہ سکتا۔ چونکہ اللہ کے نبی ؐ کی بات کو پکڑ کر رہنا ہی اصل ایمان ہے۔ چونکہ اللہ کے رسول ؐ کی باتیں ہم تک پہنچانے والے علم کے پہاڑ حضرات علماء کرام ہی ہیں، لہٰذا چودہ سو سال سے جو باتیں تواتر لفظی یا معنوی کی حیثیت سے ہم تک پہنچی ہیں ہمیں ان کے خلاف چلنے کی قطعاً گنجائش بھی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر قرآن پیارے آقا ؐ کے زمانہ میں منظم طور پر کتابی شکل میں موجود نہیں تھا جیسا کہ آج کل ہے۔ قرآن کریم جو ہمارے سامنے موجود ہے وہ مختلف ادوار سے گذر کر اس شکل میں ہے۔ قرآن کریم کے تیس پارے، ہر پارہ میں مختلف رکوع، آیتوں پر رموز و اوقاف، سات منزلیں، حرکات وسکنات، یہاں تک قواعد تجوید وغیرہ یہ کچھ بھی پیارے آقا ﷺ کے زمانہ میں کتابی شکل میں موجود نہیں تھے، بلکہ وہ ساری چیزیں صحابہ کے سینوں میں محفوظ تھیں، اور پھر صحابہ کے سینوں سے منتقل ہوتی ہوئی تابعین، تبع تابعین، محدثین، فقہاء، علماء ،، حفاظ کے سینوں میں منتقل ہوئیں۔ یہاں تک آج بہترین کتابی شکل میں قرآن مقدس موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ قرآن مقدس آج جس شکل میں ہے، یہاں تک پہنچانے میں علماء کی ہی خدمات رہی ہیں اور انہیں پر اعتماد کر کے ہم اسے قرآن کہتے ہیں اور تلاوت کرتے ہیں۔ لہٰذا اگر علماء سے ہی اعتماد ہٹ جائے گا اور ہم اللہ کے نبی کی بات کو خود علم

سے ناواقف اور نابلد ہونے کے باوجود اللہ کے رسول کی بات کو براہ راست سمجھنے کی جرأت کریں گے تو یقیناً یہ ہماری ہلاکت کا سبب بنے گا۔ اسلئے رسول اللہ نے فرمایا کہ:
عالم بنو، یا طالب علم بنو، یا علماء کی سننے والے بنو یا ان سے محبت کرنے والے بنو۔ پانچویں قسم کا مت بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے یعنی علم اور علماء سے بغض ونفرت کرنے والے مت بننا۔ چونکہ علماء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں۔ چنانچہ یہ صاف دیکھنے میں آ رہا ہے کہ جو لوگ علم وعلماء سے بغض رکھتے ہیں اور علماء کو رسول اللہ کا وارث نہیں مانتے بلکہ دین سے ناواقف اور جاہل ہونے کے باوجود رسول اللہ کی باتوں کی من مانی تشریح کر کے اپنا اُلو سیدھا کرتے ہیں، ان کا حشر سوائے کفر اور ارتداد کے کچھ نظر نہیں آ رہا ہے۔ آج جتنے بھی شکیل بن حنیف کے پیروکار ہیں ان کے ذہن ودماغ میں علم وعلماء سے اتنا بغض بھرا ہوا ہے کہ وہ علماء سے کسی بھی مسئلہ پر بات تک کرنا گوارہ نہیں کرتے۔ بلکہ عام سیدھے سادے مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں پہلے یہ شرط لگا دیتے ہیں کہ کسی عالم سے آپ کو رابطہ نہیں رکھنا ہے۔ چونکہ انہیں معلوم ہے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ یہ علوم نبوت اور عقائد اسلام کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔ تجربہ شاہد ہے کہ شکیلی پیروکار محض علماء سے بغض رکھنے کی وجہ سے سارے دلائل سامنے رہنے کے باوجود اور اہل حق علماء کے سامنے لاچار ومجبور اور لاجواب ہونے کے باوجود اپنے باطل عقیدے سے توبہ نہیں کرتے بلکہ بنا دلیل نعوذ باللہ ایک عام انسان اور کذاب کو امام مہدی اور حضرت مسیح مانتے ہیں۔ جس سے خارج از اسلام مانے جا رہے ہیں۔ یقیناً پیارے رسول ﷺ نے جو باتیں علم وعلماء سے بغض رکھنے والوں کے حق میں بیان فرمائی ہیں وہ آئینہ کی طرح شکیلی پیروکاروں کے روپ میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اللہ ہمیں علم

وعلماء حق سے سچی محبت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سوال۔ ۳۷ پیشن گوئی کو پورا ہونے سے پہلے کیا جانا جاسکتا ہے؟ وہ یقینی ویسے ہی پوری ہوگی یا یا پیشن گوئی کے معاملہ میں اللہ کے نبی کے الفاظ سے آگے بڑھا جاسکتا ہے؟ اگر کوئی بڑھے تو وہ کیسا ہے؟

جواب۔ غیر نبی کے پیشن گوئی اور انبیاء علیہم السلام کے پیشن گوئی میں کافی فرق ہے۔ غیر نبی حالات و تقاضوں اور اسباب کے تحت کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں تخمیناً کوئی بات کہتا ہے لہذا اس کے ہونے نہ ہونے میں غلطی کے امکانات زیادہ ہیں۔ جبکہ نبی و رسولؑ کے ذریعہ بتائی گئی پیشن گوئیاں جو دراصل پیشن گوئیاں نہیں بلکہ یقینی خبریں ہوتی ہیں، ان کا ہو بہو وقوع اور صادر ہونا امر یقینی ہے چونکہ نبی ﷺ کی زبان سے جو بات نکلتی ہے وہ اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔ اس میں آگے پیچھے ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہذا حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے متعلق اللہ کے نبی ﷺ نے جتنی خبریں دیں ہیں وہ امر واقعی ہیں اور وہ ویسا ہی ہونا ہے جیسا پیارے نبی نے بیان فرمادیا ہے۔

سوال۔ ۳۸ کیا نبی کی پیشن گوئی میں گمان تو لگایا جاسکتا ہے۔ یا اس پر یقین اور عقیدہ بھی بنایا جاسکتا ہے؟

جواب۔ عام انسانوں کی پیشن گوئی میں تو گمان لگایا جاسکتا ہے لیکن نبی کی پیشن گوئی دراصل پیشن گوئی نہیں بلکہ وہ یقینی خبریں ہوتی ہیں، جن کا خواب بھی وحی کے درجہ میں ہوتا ہے لہذا نبی و رسولؑ کی پیشن گوئی میں گمان نہیں لگایا جاسکتا، اس پر یقین اور عقیدہ ہی رکھنا لازمی وضروری ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ نبی کی خبریں پیشن گوئیاں نہیں ہوتیں بلکہ وہ یقینی

خبریں ہوتی ہیں، لہذا نبی کے ذریعہ بتائی گئی خبروں میں گمان لگانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سوال-۳۹ کیا اللہ کے نبی کی بتائی ہوئی تمام کی تمام پیشن گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئیں۔ اگر نہیں ہوئیں تو آپ نہیں مانتے، ان پیشن گوئیوں کو۔

جواب۔ یقیناً پوری ہوئیں اور ہونگیں۔ چونکہ نبی کی بات خود ان کی بات نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔ ورنہ نبی کی بتائی ہوئی باتوں سے ہی اعتماد ہٹ جائے گا۔ اللہ فرماتا ہے: وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ ۃ ۔لہذا نبی کے ذریعہ بتائی ہوئی باتوں پر اپنا گمان چلانا اور حقیقت کو چھوڑ کر مجاز پر عمل کرنا جب کہ حقیقت پر عمل کرنا ممکن بھی ہو، یہ دین وشریعت کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے جس سے ہر ایک امت مسلمہ کو بچنا ضروری اور لازمی ہے۔

سوال-۴۰ اللہ کے نبیؐ کی پیشن گوئی دیگر آسمانی کتابوں میں الگ نام اور الگ مقام سے کی گئی تھی جو کہ اس وقت ان قوموں اور ان مذہبوں کو نہیں ملیں تو کیا اس بنیاد پر یہ ان کے عالموں کے کہنے سے وہ امت بچ جائیگی کل قیامت کے دن؟

جواب۔ دیگر آسمانی کتابوں کے حوالہ سے شریعت محمدیہ میں کسی عقیدہ کا ثبوت یا کسی عقیدہ کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ سابق آسمانی کتابیں قرآن وحدیث کی روشنی میں تحریف شدہ ہیں۔ شریعت محمدیہ میں اگر کوئی اس طرح کی بات آئی ہو تو پیش کریں۔

سوال-۴۱ حدیث میں آئیں پیشن گوئیوں کو وقت پر پرکھا جاسکتا ہے یا وقت سے پہلے؟

جواب۔ رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ بتائی گئی خبریں یقینی ہوتی ہیں چونکہ وہ من جانب اللہ ہوتی

ہیں۔ جو خبریں جن سے یا جس دور سے متعلق بتائی ہیں وہ اپنے وقت پر ہو کر رہیں گی۔ جب بھی کوئی واقعہ فتنہ کی شکل میں پیش آیا تو اس دور کے اہل اللہ اور علماء کرام نے جو نبی کے وارثین ہیں، پیارے آقا کی بتائی ہوئی یقینی خبروں (پیش گوئیوں) کو سامنے رکھ کر پرکھا ہے۔ چونکہ پیارے آقا ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ ایسی رہے گی جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام کرتی رہے گی۔ لہذا من حیث الامۃ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ امت کے سارے افراد گمراہ ہو جائیں۔ اور جب علم اور علماء اٹھ جائیں گے تو اگلا مرحلہ سوائے قیامت کے اور کچھ نہیں ہے۔ اس لئے جو بھی حالات رونما ہوں گے، ان حالات و واقعات کی چھان بین قرآن و حدیث، اجماع اور خیر القرون سے لیکر موجودہ وقت تک کے تعامل ناس کو سامنے رکھ کر اس دور کے علماء کریں گے، اس لئے کہ اللہ نے علماء کو دین کی حفاظت کے لئے چنا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل، کہ میری امت کے علماء (دین کی ذمہ داری نبھانے اور دعوت و تبلیغ اور احقاق حق اور ابطال باطل کیلئے) بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں جس کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ جوں ہی بنی اسرائیل کے دین میں کوئی گڑ بڑی ہو جاتی تو اللہ اپنے کسی معصوم بندہ کو نبی بنا کر بھیجتے اور قوم کی اصلاح فرماتے، اب چونکہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور ختم نبوت کے طفیل دعوت و ارشاد اور تحفظ دین و ایمان اور دین میں پیدا ہوئی اور ہونے والی گڑ بڑیوں کو دور کرنے کی ذمہ داری اللہ نے اس امت کے علماء کے سر رکھی ہے۔ لہذا دین و ایمان سے متعلق جب کبھی بھی کوئی واقعہ رونما ہوگا تو علماء کرام اور اہل اللہ کی جماعت ہی قرآن و حدیث اور اجماع امت کی روشنی میں اسے پرکھے گی کہ آیا یہ دین کے مطابق ہے یا دین کے مخالف ہے۔ تاکہ دین میں کوئی نئی بات داخل نہ کر سکے اور

خصوصاً ختم نبوت پر کوئی ڈاکہ زنی نہ کر سکے۔ اور یہ اللہ کا حکم ہے کہ **فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون** (قرآن) کہ اگر کوئی بات معلوم نہ ہو تو علم والوں سے پوچھ لیا کرو۔

شکیل بن حنیف کے پیروکاروں کے کھوکھلے دعوے

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور۔ اور کھانے کے اور ہوتے ہیں

مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی طرح شکیل بن حنیف اور اس کے پرچارکوں نے بھی عوام الناس کے سامنے مہدویت، مسیحیت، دجالیت اور اپنے عقائد سے متعلق باتیں اس انداز میں پیش کی ہیں کہ ظاہر میں وہ بڑی سہانی لگتی ہیں جبکہ وہ سمِ قاتل سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ جب ایک شکیلی جو کہ یونانی کالج کے فائنل ایئر کا اسٹوڈینٹ ہے، سے شکیل بن حنیف سے متعلق بات چیت ہوئی اور اس کے عقیدہ کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے مندرجہ ذیل دعوے کئے جبکہ "صورت احوال" کچھ اور ہی ہیں۔ ان کے دعوے ملاحظہ فرمائیں اور ساتھ ہی صورت احوال کا جائزہ لیں:

دعویٰ ۱ ہم اللہ کو ایک مانتے ہیں اور آپ ﷺ کو آخری نبی و آخری رسول مانتے ہیں۔ ان کے بعد اس امت میں کوئی نبی اور کوئی رسول نہیں آئے گا۔ اور جو قرآن وحدیث میں عقائد بیان کئے گئے ہیں اور جو عیسیٰ ومہدی کے تعلق سے پیشن گوئی بتائی گئی ہیں، صحاح ستہ میں بتائی گئی ہیں اس سے نہ ذرہ برابر کم اور نہ ذرہ برابر زیادہ مانتے ہیں۔ اللہ کے نبی کے الفاظ سے۔

عمل برعکس دعویٰ:

صورت احوال: دعویٰ ظاہر میں بڑا اچھا ہے لیکن باطن میں اتنا ہی کھوکھلا ہے۔ شکیل بن حنیف کی مختلف تحریریں جسے راقم الحروف نے اپنی کتاب "ظہور مہدی ونزول عیسیٰ ابن مریم اور فتنۂ شکیلیت کا تجزیاتی مطالعہ" میں جمع کی ہیں اُن سے تو ان کا دعویٰ کھلا جھوٹ ثابت ہوتا ہے۔ اور شکیل بن حنیف کے پیروکار اب تو صاف اعلانیہ کہتے ہیں کہ "ہم حضرت جی شکیل بن حنیف کو مہدی اور عیسیٰ دونوں مانتے ہیں" جب حضور ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں اور حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان میں ہیں (جیسا کہ یہ بھی مانتے ہیں) تو شکیل بن حنیف (نعوذ باللہ) عیسیٰ بن کر کہاں سے آگئے؟ اس سے تو خاندان نبوت میں ایک فرد کا اضافہ ہو گیا اور یہی تو خاتمیت کا انکار ہے۔ اور ان کا یہ کہنا "جو قرآن وحدیث میں عقائد بیان کئے گئے ہیں اور جو عیسیٰ ومہدی کے تعلق سے پیشن گوئی صحاح ستہ میں بتائی گئی ہیں اس سے نہ ذرہ برابر کم اور نہ ذرہ برابر زیادہ مانتے ہیں۔ اللہ کے نبی کے الفاظ سے "یہ تو اور بڑا دھوکہ ہے۔ چنانچہ قرآن وحدیث کے مقابلہ میں شکیل بن حنیف کی منمانی باتیں کچھ اس طرح ہیں:

نمبر	حدیث کی روشنی میں	شکیل بن حنیف اور اس کے پیروکاروں کے من گھڑت نظریئے
۱)	حضرت مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا	حضرت مہدی کا نام شکیل بن حنیف ہے۔
۲)	حضرت مہدی مدینہ منورہ میں پیدا ہونگے	مدینہ سے مراد کوئی بھی شہر ہو سکتا ہے لیکن یہاں مراد دہلی ہے۔

۳)	عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے	عیسیٰ ابن مریم بشکل شکیل بن حنیف پیدا ہو گئے۔
۴)	عیسیٰ ابن مریم دمشق میں اتریں گے۔	دمشق سے مراد لکشمی نگر دہلی ہے۔
۵)	من شرقي دمشق عندالمنارة البيضاء سے مراد دمشق کی جامع اموی ہے (دمشق حضور کے زمانہ موجود تھا اور آج بھی ہے)	اس سے مراد لکشمی نگر دہلی کی ایک مینارہ والی مسجد ہے۔
٦)	یکون اختلاف عند موت خلیفة سے مراد مدینہ منورہ میں ایک خلیفہ کا انتقال بتایا گیا ہے	اس سے مراد حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحبؒ ہیں جن کا انتقال ۱۹۹۵ء میں ہو چکا ہے۔
۷)	ابن الخلیفہ یعنی مدینہ میں خلیفہ کے انتقال کے بعد ان کے بیٹوں میں اختلاف ہوگا۔	خلیفہ کے بیٹوں کے اختلاف سے مراد حضرت مولانا اظہار الحسن، حضرت مولانا زبیر الحسن اور مولانا سعد صاحب ہیں۔
۸)	ویکلم الناس فی المھد وکھلا ومن الصالحین۔ میں عیسیٰ ابن مریم کے اپنی ماں کی گود میں کلام اور بات کرنے کو بیان کیا گیا ہے۔ جس پر سارے مفسرین متفق ہیں۔	یہاں حضرت عیسیٰ ابن مریم کو مہدی کہا گیا ہے۔

(۹)	حضرت مہدی سے مکہ کے لوگ سعودیہ میں خانہ کعبہ کے پاس حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت خلافت لیں گے۔ (فیبایعونہ بین الرکن والمقام :ابوداؤد)	شکیل بن حنیف اپنی مہدویت و مسیحیت پر کبھی لکشمی نگر دہلی میں، کبھی بھوپال میں، کبھی اورنگ آباد پڑے گاؤں مہاراشٹر اور کبھی ملک کے دیگر حصوں میں بیعت لے رہا ہے۔
(۱۰)	حدیث میں دجال کے متعلق رجل قصیر کا لفظ آیا ہے کہ دجال پستہ قد وقامت کا انسان ہے۔	دجال سے مراد امریکہ وفرانس اور یو این او ہے۔
(۱۱)	دجال کانا (اعور) ہوگا۔	دجال کی آنکھیں سٹیلائٹ ہیں۔ (حالانکہ اگر سٹیلائٹ دجال کی آنکھ ہے تو سٹیلائٹ سے تو دیکھائی دیتا ہے، یہ اندھا کیسے ہے)
(۱۲)	دجال مدینہ ومکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔	اگر سٹیلائٹ دجال کی آنکھ ہے تو سٹیلائٹ کا داخلہ مدینہ ومکہ میں ممنوع ہونا چاہئے حالانکہ حقیقت اس کے برخلاف ہے۔

مذکورہ موازناتی چارٹ سے صاف ظاہر ہوگیا کہ شکیلی پرچارکوں کا یہ کہنا "جو قرآن وحدیث میں عقائد بیان کئے گئے ہیں اور جو عیسیٰ ومہدی کے تعلق سے پیشن گوئی صحاح ستہ میں بتائی گئی ہیں اس سے نہ ذرہ برابر کم اور نہ ذرہ برابر زیادہ مانتے ہیں۔ اللہ کے نبی کے الفاظ سے" یہ سراسر عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے۔ اس دعوے کا

سچائیت سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔ ورنہ الفاظ نبوی کے خلاف اپنی من گھڑت تشریح کرنے کی جرأت نہیں کرتے۔

دعویٰ نمبر-۲ محمد شکیل بن حنیف کو قرآن وحدیث کی روشنی میں ہم عیسیٰ ابن مریم اور مہدی دونوں مانتے ہیں۔ لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم کی وجہ سے۔ صحاح ستہ کے مطابق عیسیٰ ومہدی دونوں ایک شخصیت ہیں۔ ایک ہی شخصیت کے دو الگ الگ نام ہیں۔

صورت احوال: حدیث لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم سے حضرت عیسیٰ ابن مریم اور حضرت مہدی کا ایک ہونا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ اس حدیث میں کمال مہدویت اور معصوم عن الخطا ہونے کو بیان کیا گیا ہے جیسا کہ علامہ ابن حجر عسقلانی نے اس کی تشریح فرمائی ہے۔ اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ لا فتی الا علیؓ کہ نہیں ہے کوئی نوجوان سوائے حضرت علی کے۔ حالانکہ اس روایت سے حضرت علی کی کمال بہادری کو بیان کیا گیا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کہ حضرت علی کے علاوہ کوئی جوان ہی نہیں ہے، یہ تو حقیقت کے بالکل خلاف بات ہے۔ یہ توضیح اس وقت ہے جب اس روایت کو کسی قدر مان لیا جائے ورنہ محدثین نے اس روایت کو ضعیف بلکہ موضوع اور من گھڑت تک قرار دیا ہے۔ جس کی تفصیلات کتب حدیث میں موجود ہیں۔

شکیل بن حنیف کا دعویٰ مہدویت ومسیحیت حدیث "لا المہدی الا عیسیٰ بن مریم" کی عمارت پر کھڑی ہے۔ اس لئے مناسب ہوتا ہے فرق باطلہ کے تعاقب میں گہرا مطالعہ رکھنے والے حاذق زمانہ اور فتنہ شکیلیت کے رد میں کام کرنے والی صف اول کی ممتاز شخصیت حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری دامت برکاتہم کی تازہ ترین کتاب " روایت لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم سے مدعیان مہدویت کا غلط استدلال" کی اوراق

گردانی کا خلاصہ پیش کر دیا جائے تا کہ شکیل بن حنیف کے دعووں کی عمارت خش وخاشاک طرح اُڑ جائے۔

دراصل ابن ماجہ والی روایت نمبر 4039 قدر طویل ہے جس کا "لا المہدی الا عیسیٰ بن مریم" ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ اسی روایت کو حاکم نیشاپوریؒ نے بھی اپنی کتاب **المستدرک علی الصحیحین** میں ذکر کیا ہے۔ اس روایت کا ظاہری مطلب تو یہی ہے کہ عیسیٰ ابن مریم کے علاوہ کوئی اور شخص مہدی نہیں ہے۔ اس روایت کو عہد بہ عہد تمام ہی محدثین نے غیر معمولی سقم کی وجہ سے بعض محدثین نے موضوع و من گھڑت ہونے کا بھی حکم لگایا ہے۔ جبکہ دوسری طرف تقریباً پچاس صحیح روایتوں میں حضرت امام مہدی کے نام و نسب، حلیہ وجائے پیدائش، خلافت و امامت سے متعلق تذکرے موجود ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدی الگ شخصیت ہیں اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام الگ شخصیت۔ لہذا اب دو ہی صورتیں ہیں، یا تو ایک ضعیف بلکہ من گھڑت روایت کی وجہ سے تمام ہی صحیح روایتوں کو چھوڑ دیا جائے اور ایسا کرنا کوئی بھی منصف آدمی گوارہ نہیں کرے گا، یا پھر حدیث ابن ماجہ کو بالفرض صحیح مان کر اس کی ایسی تشریح و توضیح کی جائے جس سے دیگر روایتوں کے درمیان تطبیق ہو جائے۔ چنانچہ ہر دور کے محدثین نے حدیث ابن ماجہ کی ایسی ہی توضیح کی ہے کہ نہیں ہے مہدی کامل اور معصوم عن الخطا مگر حضرت عیسیٰ ابن مریم۔ اور ظاہر ہے کہ معصوم عن الخطا صرف نبی ہوتے ہیں لہذا اس معنیٰ میں حضرت عیسیٰ ابن مریم کو مہدی کہا گیا ہے۔ ورنہ مہدی تو ہر اُس شخص کو کہا جاتا ہے جن میں ہدایت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ خلفائے راشدین کو بھی مہدی کہا گیا ہے۔ اور محدثین نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ "لافتی الا علی" کہ نہیں ہے کہ کوئی

جوان اور بہادر سوائے حضرت علیؓ کے۔ظاہر ہے کہ اس سے مراد حضرت علیؓ کی کمال بہادری ہے نہ کہ نفس بہادری، ورنہ نفس بہادری میں تو تقریباً ہر ایک صحابی رسول شریک تھے۔ یہی وجہ ہے کہ امام ابن ماجہ نے امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق الگ الگ ابواب قائم فرمائے ہیں جو صاف واضح کرتا ہے کہ ابن ماجہ بھی دونوں کو الگ الگ مانتے تھے۔ مذکورہ توضیح وتطبیق ملاعلی قاریؒ نے مرقاۃ المفاتیح میں ذکر فرمائی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری کی تصنیف " روایت لا المھدی الا عیسیٰ ابن مریم سے مدعیان مہدویت کے غلط استدلال "ص:37-33)

مولانا شاہ عالم صاحب نے اپنی کتاب کے باب دوم میں " برصغیر کے مدعیان مہدویت کی گل افشانیاں" کے عنوان کے تحت ان تمام تاریخی حقائق کو سامنے رکھنے کی کامیاب کوشش کی ہے جن میں مدعیان مہدویت ومسیحیت کے دعویداروں نے حدیث ابن ماجہ کو اپنا تختہ مشق بنایا اور اپنے ناپاک دعوے کو ثابت کرنے کی پوری کوشش کی۔جن میں بہاء اللہ ایرانی،مرزا غلام احمد کادیانی وغیرہ کے دعوے شامل ہیں۔

مولانا شاہ عالم صاحب نے اس موقع پر ایک اہم نکتہ کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے کہ حدیث "لا المھدی الا عیسیٰ ابن مریم" سے غلط استدلال کر کے سب سے پہلے بہاء اللہ ایرانی نے اپنی مہدویت کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، اس کے بعد اس میدان میں مرزا غلام احمد کادیانی اترے اور اس نے بھی اسی روایت سے غلط استدلال کر کے اپنی مہدویت کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ظاہر ہے کہ اب بہائی اور مرزائی دونوں ایک دوسرے کے حریف ہوئے۔ پہلے تو یہ دونوں آپس میں طے کریں کہ ان میں سے سچے مہدی کون ؟ ہیں۔اسی پر بس نہیں کیا گیا۔ یہاں تک کہ صوبہ بہار کا رہنے والا

شکیل خاں ابن حنیف خاں بھی اپنی مہدویت و مسیحیت کو ثابت کرنے کیلئے تیسرے فریق کے طور پر میدان میں کود پڑا۔ اس سے قبل محمد بن عبداللہ قحطانی نے بھی اپنی مہدویت کا دعویٰ کیا تھا جسے 1981ء میں حکومت سعودیہ کے ذریعہ موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اور ابھی بھی ماہ اکٹوبر و نومبر 2019ء میں پاکستان کے عبداللہ بن منیر اور احمد عیسیٰ نامی دو لوگوں نے اپنی مہدویت و مسیحیت کے دعوے کیے ہوئے ہیں۔

بہرکیف! مدعیان مہدویت و مسیحیت خواہ وہ بہائی ہوں یا مرزائی، خواہ وہ قحطانی ہوں یا شکیلی ہر ایک نے محدثین کے نزدیک متفقہ طور پر ضعیف، منکر، بلکہ موضوع حدیث "لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم" سے ہی غلط استدلال کر کے اپنے دعوے کی عمارت کھڑی کر رکھی ہے۔ ایسے وقت میں شکیل اور اس کے پیروکاروں سے مخلصانہ درخواست ہے کہ جناب! جس کمزور، بلکہ موضوع روایت سے بہائی اور مرزائی مہدی و مسیح نہیں بن پائے، شکیل خاں ابن حنیف خاں مہدی و مسیح کیسے بن سکتا ہے۔ پہلے تو آپ لوگ آپس میں طے کرلیں کہ بہائی، مرزائی قحطانی، احمد عیسیٰ اور شکیل بن حنیف میں سے کون مہدی و مسیح ہے؟ تاکہ علماء اہل السنۃ والجماعۃ براہ راست اصل مدعی مہدویت و مسیحیت سے بات کرے، ورنہ علماء کن کن مدعیوں سے بات کرتے رہیں گے اور اپنے قیمتی اوقات ضائع کرتے رہیں گے۔ کیا شکیل خاں ابن حنیف خاں اور اس کے پیروکاروں میں اسکی جرأت وغیرت ہے کہ وہ اپنی عمارت کی حفاظت کے لئے بہائیوں اور مرزائیوں سے بات کرے۔ ظاہر ہے ایسا یہ صبح قیامت تک نہیں کرسکتے۔ چونکہ یہ سب ایک ہی تھالی کے چٹے بٹے ہیں۔ یہ یقیناً کسی ماورائی طاقت کے شکار ہیں جو اپنے آقا کی نگرانی میں امت مسلمہ کے درمیان انتشار پیدا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایسے فتنوں سے امت مسلمہ کی پوری پوری حفاظت فرمائے۔

اللہ تعالیٰ مولانا شاہ کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے حدیث مہدی پر بسیط کلام کر کے امت کے سامنے سارے مدعیان مہدویت کی پول کھول کر رکھدی ہے۔ اور کتاب کے باب چہارم بعنوان " شکیل خاں کا دعویٰ اور تلبیسانہ انداز " کے تحت موجودہ دور کے ایک عظیم فتنہ گر شکیل خاں بن حنیف خاں کے دعویٰ مہدویت و مسیحیت کا بھرپور پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ راقم السطور کی نظر میں موجودہ مدعی مہدویت و مسیحیت شکیل خاں اور اس کے پیروکاروں سے بات کرنے سے پہلے مولانا شاہ عالم صاحب کی یہ کتاب ضرور پڑھ لینا چاہئے تاکہ شکیل خاں نے اپنی مہدویت و مسیحیت کی عمارت جس پر کھڑی کر رکھی ہے وہ متزلزل ہو کر رہ جائے اور مزید آگے کسی شکیلی کے سامنے دلائل حقہ پیش کرنے کی نوبت ہی پیش نہ آئے۔

دعویٰ نمبر ۳۔ دجال آچکا ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جس کو شکیل بن حنیف نے ہم کو بتایا کہ جو سسٹم (UNO) اس وقت دنیا میں رائج ہے وہ اور اس سسٹم کو operate کرنے والا شخص، اور اس سسٹم میں استعمال ہونیوالی چیزیں جیسے، سٹیلائٹ، فائٹر پلین اور دیگر چیزیں جو اس سسٹم کے تحت آتی ہیں جس سے دنیا میں فتنہ پھیل رہا ہے اِسی کو اللہ کے نبی نے دجال کہا ہے اور جس فتنہ سے ڈرایا ہے اور اس سے پھیلنے والے فتنوں سے ساری دنیا میں بے حیائی، آوارگی، جھوٹ، سود وغیرہ وغیرہ (موبائل، انٹرنیٹ، بینکنگ سسٹم کو بھی دجال کہا ہے)

صورت احوال: ۔ دراصل شکیلی پرچارکوں کو لفظ "دجال" اور لفظ "دجاجلۃ" میں فرق سمجھ میں نہیں آیا۔ حقیقت میں مذکورہ جتنی چیزیں ہیں وہ سب "دجاجلۃ" کی قبیل سے ہیں۔

چونکہ مذکورہ چیزیں بھی ظاہر میں کہیں نہ کہیں دھوکہ ہیں، ان چیزوں کی ظاہری چمک ودمق سے لوگ سیدھے راست سے ہٹ کر گمراہی کے راستہ کو اختیار کر لیتے ہیں۔ جیسے امت کے ایک طبقہ نے موبائل، انٹرنیٹ، بینکنگ سسٹم وغیرہ کی ظاہری اچھائیوں کو دیکھ کر علم اور علماء سے دوری بنالی ہے، انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ موجودہ دور میں سوشل میڈیا، واٹس ایپ، فیس بک، ویب سائٹس میں اسلامیات سے متعلق (خصوصاً اردو میں) جتنا مواد موجود ہے، اُس میں سے بیشتر مواد یہودی ایجنٹ مرزا قادیانیوں اور اسلام دشمن باطل طاقتوں کا ہے۔ جیسے شکیلی پرچارک خود ہی ان پرفریب چیزوں کو غلط استعمال کر کے گمراہ ہو گئے۔ اور پھر یہ کہ اگر امریکہ، فرانس اور یواین او، موبائل، انٹرنیٹ، بینکنگ سسٹم وغیرہ ہی دجال ہیں تو (بقول شکیل) حضرت عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا مقصد تو ان ہی چیزوں کو ختم کرنا ہوگا۔ جو آج تک نہیں ہوا۔ بلکہ زمانہ شاہد ہے کہ روز مرہ اس میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ اور شکیل کے پرچارک بھی اسی سسٹم کے شکار ہیں۔ نہ تو امریکہ ختم ہوا، نہ فرانس، نہ ہی یواین او وجود سے مٹا اور نہ ہی دیگر دجالی اور پرفریب چیزیں۔ معلوم یہ ہوا کہ شکیلیوں کے کہنی اور کرنی میں بہت فرق ہے۔ اسی لئے امت کے علماء اور دانشوروں نے اسے نکار دیا ہے۔

دعویٰ نمبر ۴۔ محمد شکیل بن حنیف نے عیسیٰ اور مہدی دونوں ہونے کا ایک ساتھ دعویٰ کیا ہے۔ ۲۰۰۲ء میں، نہ کہ پہلے مہدی ہونے کا اور بعد میں عیسیٰ ہونے کا۔

صورت احوال: شکیلی پرچارکوں کو اس بارے میں دھوکہ ہوا ہے۔ انہیں حقیقت حال معلوم نہیں ہے۔ دراصل شکیل نے ۱۹۹۱ء میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ ایک شام (عشاء سے کچھ پہلے) اللہ پاک کی طرف سے مجھ پر دین کی اس ذمہ داری کو سونپا گیا۔ (پہلے درجہ کے سوالات کے جواب ص:۸)

دعویٰ نمبر ۵۔ شکیل بن حنیف سے سب سے پہلے تین لوگوں نے بیعت کی۔ اور یہ عیسیٰ ومہدی دونوں کے نام سے بیعت ہوئی۔

صورت احوال: یہ بھی صحیح نہیں۔ اگر شکیل سے ۲۰۰۲ء میں عیسیٰ ومہدی دونوں کے نام سے بیعت ہوئی ہوتی تو شکیل خاں صاحب اپنی کتاب "مہدی علیہ السلام کی آمد کی پیشن گوئیاں" میں ایک روایت ایسی ضرور لاتے جس میں حضرت عیسیٰ ابن مریم سے متعلق صراحت ہوتی۔ حالانکہ لگ بھگ ۹۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں حضرت عیسیٰ ابن مریم سے متعلق ایک بھی روایت مذکور نہیں ہے۔ یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اس نے شروعات میں محض مہدی ہونے کا سوچا ہوگا۔ جب اس کے جال میں کچھ پڑھے لکھے مگر دین وعقائد کے علوم سے بالکل ناواقف لوگ پھنس گئے تو اس نے عیسیٰ ابن مریم ہونے کا بھی ڈھونگ مچانا شروع کر دیا۔

دعویٰ نمبر ۶۔ خلیفہ کے انتقال کے بعد مہدی کا ظہور جس شہر سے ہوگا، اس مدینہ سے (شہر) سے مراد دہلی ہے۔

صورت احوال: حدیث میں "المدینۃ" کا لفظ ہے الف لام کے ساتھ، اس کے بعد مکہ کا لفظ ہے۔ قرآن وحدیث میں جہاں کہیں بھی لفظ المدینۃ (الف لام) کے ساتھ استعمال ہوا ہے، وہاں مزید مکہ کا لفظ بھی موجود ہو، تو اس سے مراد مخصوص شہر حضور ﷺ کی ہجرت گاہ "مدینہ طیبہ" ہی ہوا کرتا ہے۔ شکیلی پرچارک بھی معرفہ اور نکرہ کے درمیان تمیز رکھتے ہونگے اور یہ کہ آرٹیکل The لگنے سے ایک Common Noun (اسم عام) Proper Noun (اسم خاص) ہو جاتا ہے۔ لہٰذا "المدینۃ" سے پھر بھی مدینہ طیبہ کے علاوہ کسی بھی شہر کو مراد لینا یہ محض ضد اور عناد کی وجہ سے ہے۔

دعویٰ نمبر ۷۔ دمشق سے مراد ہم لوگ دلی لیتے ہیں، کیونکہ اللہ کے نبی کے ٹائم دلی کا وہ حصہ وجود میں نہیں تھا جس کی نشاندہی حدیث میں ملتی ہے۔

صورت احوال: یہ بھی کتنا بڑا دھوکہ ہے۔ حضورﷺ کے زمانہ میں دمشق تھا اور آج تک ہے۔ اس درمیان دمشق کا نام بھی نہیں بدلا۔ پھر بھی دمشق سے دہلی مراد لینا یہ انتہائی گمراہی کی بات ہے۔ لیکن کیوں نہ مانیں ان کے استاذ مرزا قادیانی نے بھی تو دمشق سے "قادیان" پنجاب ہی مراد لیا ہے نا۔

دعویٰ نمبر ۸۔ لکشمی نگر کی مسجد ایک دمشق کی ایک مینارہ والی مسجد ہے۔

صورت احوال: حدیث میں من شرقي دمشق عند المنارة البيضاء کا لفظ ہے۔ مگر یہ حدیث نبوی کے ساتھ کتنا بڑا مذاق ہے کہ دمشق سے مراد لکشمی نگر دہلی لیا اور پھر سفید منارہ والی مسجد سے لکشمی نگر کی ایک مینارہ والی مسجد لے لیا۔ اگر حدیث کی تعبیر و مراد میں یوں ہی من گھڑت کی جانے لگے تو لکشمی نگر کی دوسری کوئی اور مسجد جس میں ایک مینارہ ہو وہاں بھی کوئی دوسرا ملعون شخص عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

دعویٰ نمبر ۹۔ جو شخص شکیل بن حنیف کو مہدی اور مسیح نہیں مانتا ہم ان پر کفر کے فتوے نہیں لگاتے۔ ان کا فیصلہ اللہ کرے گا۔ ہمارے ذمہ تو بات کو صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

صورت احوال: یہ کہنا بھی ان کا جھوٹ پر مبنی ہے کیونکہ اس شکیلی پرچارک کا کہنا یہ ہے "جو شخص محمد شکیل بن حنیف کا دشمن ہے وہ میرا بھی دشمن ہے۔ اس سے میرا کوئی رشتہ ناطہ نہیں ہے، چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ "اور اب تو بعض شکیلی پرچارک صاف کہتے ہوئے سنے گئے کہ (ان کے) حضرت جی محمد شکیل بن حنیف نے اپنے مخالفین کے خلاف کھلے عام جنگ کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ تو جب شکیل بن حنیف کے مخالفین پر یہ کفر کے فتوے نہیں

لگاتے تو پھر جنگ کی اجازت دینا اور نہ ماننے والوں کو دشمن ماننے کے کیا معنیٰ ؟ جبکہ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو یہود سے کھلی جنگ کریں گے اور یہ جھوٹے مکار مسلمانوں سے جنگ اور دشمنی کی بات کرتے ہیں۔

دعویٰ نمبر ۱۰۔ اگر کوئی شخص، جہاں سے شکیل بن حنیف نے اپنے مہدی اور عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا ہے یعنی دلّی اور لکشمی نگر میں اُسی جگہ کوئی دوسرا شخص اپنے مہدی وعیسیٰ ہونے کا دعویٰ کرے تو ہم سرے سے ان کو خارج کر دیں گے۔

صورت احوال: واہ! بھائی۔ جب شکیل بن حنیف دعویٰ کرسکتا ہے تو دوسرا کوئی کیوں نہیں کرسکتا۔ کیا شکیل بن حنیف میں کوئی سرخاب کے پَر لگے ہیں؟ سچ یہ ہے کہ شکیل بن حنیف نے جن من گھڑت وجوہات کی بنیاد پر اپنے مہدی ومسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اُس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

دعویٰ نمبر ۱۱۔ ہم صحاح ستہ ہی کو مانتے ہیں، اس کے علاوہ کسی اور کو نہیں۔

صورت احوال: اس میں بھی یہ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں ورنہ یہ اتنی بڑی غلطی نہیں کرتے۔ صحاح ستہ ہی کی روایتوں میں صاف لفظوں میں حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے۔ صحاح ستہ ہی میں ہے کہ امام (حضرت مہدی) عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے اترنے کے بعد نماز فجر کے لئے آگے آنے کی درخواست کریں گے۔ صحاح ستہ ہی میں ہے کہ حضرت مہدی کی بیعت خلافت کا ظہور مکہ مکرمہ میں ہوگا۔ صحاح ستہ ہی میں ہے کہ حضرت مہدی سے اولاً اصحاب بدر اور اصحاب طالوت (تین سو تیرہ) اللہ کے نیک اور صالح لوگ بیعت کریں گے۔ صحاح ستہ ہی میں ہے کہ دجال کا خروج حضرت مہدی کی خلافت کے ساتویں سال میں ہوگا

جسے حضرت عیسیٰ ابن مریم اپنے نیزے سے قتل کریں گے۔ مزید یہ کہ شکیل بن حنیف خود اپنی کتاب "مہدی علیہ السلام کی آمد کی پیشنگوئیاں" میں صحاح ستہ کی کم اور دیگر کتابوں کی زیادہ روایتیں بطور دلیل درج کی ہیں۔ جیسے: مشکوٰۃ، طبرانی، مستدرک حاکم، بیہقی، الفتن لنعیم ابن حماد، انجیل یہاں تک کہ کچھ حوالے مخطوطات سے بھی ذکر کئے ہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ "ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور، اور کھانے کے اور ہوتے ہیں"۔ پھر یہ کہ ظہور مہدی اور نزول عیسیٰ ابن مریم پر محدثین ہی نہیں بلکہ ساری امت کا اجماع واتفاق ہے تو پھر جمہور امت کے خلاف عقیدہ کیوں؟۔ یقیناً دال میں کوئی کالا ہے۔

جب اس شکیلی سے پوچھا گیا کہ صحاح ستہ کی اصطلاح کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ تو جواب نفی میں تھا۔ اس شکیلی نے یہ بھی بتایا کہ اللہ کے نبی کے الفاظ ایک طرف اور پوری امت ایک طرف ہے۔ یعنی پوری امت اللہ کے نبی کے الفاظ کے خلاف عقیدے رکھ رہے ہیں سوائے شکیل بن حنیف کے۔ جبکہ معاملہ بالکل برعکس ہے جیسا آپ نے ملاحظہ فرمایا۔

جب اس شکیلی سے پوچھا گیا کہ تمہاری نظر میں عالم کون ہے؟ تو اس نے کہا" جو علماء قرآن وحدیث سے بات بتاتے ہیں اللہ کے نبی کے الفاظ سے، ہم ان کو مانتے ہیں اور جو ہماری مخالفت نہیں کرتے۔ موجودہ دور میں مجھے ابھی ایسا کوئی عالم ملا نہیں۔"

ظاہر ہے شکیلی پرچارک کی عالم کی مذکورہ من گھڑت تعریف کی روشنی میں کوئی بھی انصاف پرور، دین کی سوجھ بوجھ رکھنے والا سلف صالحین، صحابہ تابعین، تبع تابعین، محدثین، ائمہ کرام کے متبعین، قرآن وحدیث کے علوم سے واقف حضرات عالم کہلانے کے لائق نہیں، اس لئے کہ یہ حضرات ہی تو شکیل بن حنیف اور اس کے پرچارکوں کے

مخالف ہیں۔

دعویٰ-۱۲۔ قرآن کی آیت ویکلم الناس فی المھد و کھلا و من الصالحین (آل عمران آیت نمبر ۴۶) عیسیٰ کو ہی مہدی کہا گیا ہے۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح قرآن کے الفاظ کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے، اُسی طرح معانی قرآن کی بھی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔ لہذا جس طرح قرآن کے منکرین کافر ہیں اور ان سے قتال فرض ہے، ایسے ہی قرآن کے معنیٰ کے منکرین بھی کافر ہیں اور ان سے قتال کرنا فرض ہے۔ (اکفار الملحدین ص: ۲۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمرۃ القضاء کے لئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو عبداللہ بن رواحہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے یہ رجزیہ اشعار پڑھتے جارہے تھے:

نحن ضربناکم فی تاویله

کما ضربناکم علی تنزیله

علامہ کشمیریؒ فرماتے ہیں: یہ روایت نص صریح ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ قرآن کریم کے وہ معانی و مصادیق جن پر صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کا اجماع ہو چکا ہے ان کو منوانے اور تسلیم کرانے پر بھی (منکرین سے) اسی طرح جنگ کی جائے گی جیسے قرآن کو کلام اللہ اور منزل من اللہ منوانے کے لئے (کفار سے) جنگ کی گئی ہے۔

سوال میں مذکور آیت کریمہ میں "المھد" کا ترجمہ گود ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے ماں کی گود میں اور ادھیڑ عمر میں باتیں کریں گے۔ یہاں "المھد" سے سلف صالحین اور صحابہ اور خیر القرون نے اجماعی طور پر "گود" کا ہی معنی مراد لیا ہے۔ صحابہ، تابعین اور خیر القرون میں سے کسی نے بھی اس لفظ "المھد" سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مہدی ہونے کو ثابت نہیں کیا ہے۔ لہذا شکیلیوں کا مرزائیوں اور قادیانیوں کی طرح اس آیت کریمہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مہدی ہونے کو ثابت کرنا اور امت کو یہ باور کرانا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں اور کوئی مہدی نہیں ہے، تفسیر بالرائے، سراسر باطل ہے اور اجماع امت کے خلاف ہے جس کا انکار کفر ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں: اکفار الملحدین ص: 207-200)

دعویٰ-۱۳۰۔ شکیل بن حنیف۔ اس دنیا میں کتنے سال زندہ رہیں گے، اس کے بارے میں کہا کہ ہم نہیں بتا سکتے چونکہ یہ غیب کی بات ہے۔

صورت احوال۔ موت وحیات یقیناً غیب کا علم ہے، اور غیب کا علم اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے (**ولا یظھر علی الغیب الا من ارتضی من رسول** -قرآن)۔ حضر مہدی اپنی خلافت کے بعد زیادہ سے زیادہ ۹ سال اور حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نزول کے بعد چالیس سال زندہ رہیں گے یہ تو نبی نے اللہ کے بتانے سے بتایا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو نعوذ باللہ نبی کا جھوٹا ہونا لازم آئے گا۔ لہذا جب بقول شکیلیوں کے اگر شکیل بن حنیف ہی (نعوذ باللہ) عیسیٰ ابن مریم ہے یا محمد بن عبداللہ

مہدی ہے تو ان کی موت کا وقت مقرر ہے۔ مہدی تو اب وہ ہو نہیں سکتا چونکہ فرمان رسول کے مطابق حضرت مہدی خلافت کے بعد زیادہ سے زیادہ ۹ سال ہی زندہ رہیں گے اور شکیل پر ۹ سال سے کہیں بہت زیادہ سال گذر چکے ہیں اور جب وہ مہدی نہیں بن سکتا تو وہ عیسیٰ بھی نہیں بن سکتا، چونکہ شکیل کے عیسیٰ ہونے کی بنیاد مہدی بننے پر کھڑی ہی ہے۔ جیسا کہ اوپر گذرا۔

۱۴۔ قیامت کی دس بڑی علامتوں کے وقوع کے بارے میں ایک شکیلی پرچارک منمانی وضاحت:

۱۔ خروج دجال - ہو چکا ہے اور وہ امریکہ-فرانس اور .U.N.O ہے۔
۲۔ دابۃ من الارض - ہو گیا ہے۔ لیکن بتائیں گے نہیں۔
۳۔ خسوف - کعبۃ اللہ کے مشرق میں- جاپان کعبۃ اللہ کے مغرب میں ھیتی، جزیرۃ العرب سے مراد انڈونیشیا، جکارتا۔
۴۔ خروج یاجوج و ماجوج- ابھی نہیں ہوا۔
۵۔ طلوع شمس من المغرب - ابھی نہیں ہوا۔
۶۔ محمد شکیل بن حنیف کے دور ہی میں یاجوج و ماجوج کا خروج ہوگا۔
۷۔ تخرج النار من عدن کی علامت کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا کہ- ابھی نہیں بتاؤں گا۔
۸۔ کیا UNO سے جو کہ تمہاری نظر میں دجال ہے، اس سے محمد شکیل بن حنیف کا مقابلہ ہوگا؟ اس کے جواب میں کچھ نہیں بولا۔
۹۔ ۲۰۰۷ء میں رائسین (مدھیہ پردیش) کے کیس سے ساری دنیا کو پتہ چلا کہ محمد شکیل بن

حنیف مہدی و مسیح ہے۔

۱۰۔ جو شخص محمد شکیل بن حنیف کا دشمن ہے وہ میرا بھی دشمن ہے۔اس سے میرا کوئی رشتہ ناطہ نہیں ہے، چاہے وہ کوئی بھی ہو۔

اس طرح اور بھی کئی باتیں ہیں جو طوالت کے خوف سے درج نہیں کی جارہی ہیں۔اس سے قارئین کو اتنا تو محسوس ہو ہی گیا ہوگا کہ شکیلی پرچارک اپنی غلط اور من گھڑت بات ثابت کرنے کیلئے کس طرح کے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ یہ دراصل شکیل خاں کی ویب سائٹ www.isamahdi.com کی زبان ہے جو سائل نے پیش کی ہے۔ حالانکہ سائٹ میں آویزاں تصاویر اور جانکاری محض Imaginations اور خیالی تصورات ہیں جو مختلف اوقات مختلف جگہوں سے Google سے حاصل کئے گئے ہیں۔اصل ویب سائٹ انگریزی زبان میں ہے جس میں گوگل ٹرانسلیشن کی سہولت دی گئی ہے، جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس فتنہ کا اصل سرغنہ کوئی یہودی ایجینٹ ہے۔ جس کا ہدف ونشانہ اسکول وکالج ویونیورسٹی میں پڑھنے والے طلباء ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس فتنہ سے امت کو محفوظ رکھے۔اور شکیلی پرچارک کو غور سے دوبارہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

شکیل بن حنیف کے فتنہ سے بچیں

اوران کتابوں کا مطالعہ ضرور کریں

1	مدعی مہدویت ومسیحیت شکیل بن حنیف اوراس کے متبعین کا شرعی حکم	مولانا شاہ عالم گورکھپوری	کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
2	دور حاضر کا مدعی مہدویت ومسیحیت شکیل بن حنیف ایک تعارف وتجزیہ	مولانا شاہ عالم گورکھپوری	کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
3	روایت لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم سے مدعیان مہدویت کے غلط استدلال	مولانا شاہ عالم گورکھپوری	التراث الاسلامی دیوبند
4	مسیح موعود کی پہچان	مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ	کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
5	الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ	شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ، ملتان
6	عقیدہ ظہور مہدیؒ احادیث کی روشنی میں	ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی	مکتبہ شامزئی بنوری ٹاون کراچی پاکستان
7	الاشاعۃ لاشراط الساعۃ	علامہ برزنجیؒ : تحقیق وتخریج: شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ سہارنپوری	

8	شکیل کی خانہ تلاشی	مفتی اسعد قاسم سنبھلی	جماعۃ المفتیین ممبئ
9	شکیل کی تیسری شکست	مفتی اسعد قاسم سنبھلی	جماعۃ المفتیین ممبئ
10	شکیل کو مباہلے کا چیلنج	مفتی اسعد قاسم سنبھلی	جماعۃ المفتیین ممبئ
11	مہدی کذاب شکیل بن حنیف	مفتی اسعد قاسم سنبھلی	مکتبہ دارالسلام محلّہ چوب فروشان سہارنپور
12	فتنہ شکیل بن حنیف کی حقیقت	مولانا ابرارالحق شاکر قاسمی	مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد
13	مہدی و مسیح کا جھوٹا دعویدار شکیل بن حنیف	مفتی اسعد قاسم سنبھلی	جامعہ عربیہ صدیقیہ قطب پور، قرولی، راجستھان
14	شکیلیت ایک نئی قادیانیت، ایک نیا فتنہ	مولانا الیاس نعمانی	جمعیۃ علماء پوربی چمپارن بہار
15	الاذاعۃ لما کان وما یکون بین یدی الساعۃ	مولانا صدیق حسن خاں بھوپالیؒ	مطبع مدنی مملکت سعودیہ عربیہ 1959ء
16	قیامت کی نشانیاں	مولانا ندیم الواجدی	مکتبہ دارالکتاب دیوبند
17	شکیل بن حنیف بھارتی	مولانا قاضی محمد کامل قاسمی	

18	حضرت امام مہدی کا ظہور ابھی نہیں ہوا	مفتی محمد سلمان منصور پوری	کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند
19	اسلامی عقائد و معلومات	مولانا شاہ عالم گورکھپوری	مرکز التراث الاسلامی دیوبند
20	شکیل بن حنیف کے اسلام مخالف نظریات کا تجزیہ	مولانا محمد راشد گورکھپوری، نگراں شعبہ تحفظ ختم نبوت جامعہ مظاہر علوم سہارنپور	مکتبہ رشد و ہدایت نزد مظاہر علوم سہارنپور

کیف تھلک امة انا اولھا والمھدی وسطھا والمسیح آخرھا (الحدیث)

وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کے شروع میں، میں ہوں، بیچ میں مہدی ہیں اور آخر میں مسیح ہیں۔

نوٹ: بھوپال اور اطراف بھوپال بلکہ صوبہ کے کسی بھی علاقہ میں قادیانی، شکیلی فتنہ کی خبر آئے تو فوراً بھوپال کے بڑے مدارس اسلامیہ خصوصاً جامعہ اسلامیہ مسجد ترجمہ والی، جامعہ ابوطلحہ سرائے سکندری ریلوے اسٹیشن، دار العلوم تاج المساجد، جامعہ حسینیہ نور محل کے ذمہ دار علماء کرام کو اطلاع دیں اور ساتھ ہی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پتہ پر رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ ان شاء اللہ بروقت پیش قدمی کی جائے گی۔

رابطہ کریں:

7000340899	8717923404	9111405630	9399166813
7000351126	7470800637	6261663630	9993262634

مت باالخیر

فتنۂ شکیل بن حنیف سے متعلق

علماء کرام کی خدمت میں چند گزارشات

موجودہ حالات میں نت نئے فتنوں نے جس قدر عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ کے خلاف سر اٹھا رکھا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ کہیں شیعیت کے نام پر تو کہیں قادیانیت کی شکل میں، کہیں عیسائیت کے روپ میں تو کہیں شکیلیت کے چولہ میں۔ حد تو یہ ہے کہ ایمان کی غیر معمولی کمزوری اور مالی پسماندگی کی وجہ سے مسلمان ہندتو کا بھی شکار ہو رہے ہیں۔ موجودہ حالات میں شکیل خاں بن حنیف خاں کا فتنہ مہدویت ومسیحیت ایک سنگین مسئلہ ہے۔ دیگر صوبوں کی طرح صوبہ مدھیہ پردیش کے مختلف اضلاع بالخصوص شہر بھوپال اس فتنہ سے کافی متاثر ہو چکا ہے اور مختلف مقامات پر شکیلی پیروکار کالج ویونیورسٹیوں کے طالبعلموں اور خصوصاً دینی جماعت سے منسلک لوگوں کو قرآن وحدیث کی غلط تشریحات کر کے اور سائنسی امور سے علامات قیامت کو غلط طریقے سے سمجھا کر راہ راست سے بھٹکانے کی کوششیں ہی نہیں بلکہ اہل السنۃ والجماعۃ کے پیروکاروں پر دھاردار ہتھیاروں سے حملے بھی کر رہے ہیں۔ اور ایسا کہتے ہوئے سنا جا رہا ہے کہ ان کے جھوٹے (حضرت جی شکیل بن حنیف) نے اب مسلمانوں سے لڑنے کی عام اجازت دے دی ہے۔ بھوپال اور اطراف بھوپال کے مختلف علاقے: کروند، شاہجہاں آباد، پرواکھیڑا، بنجے نگر، نئی منڈی، پٹھانی برکھیڑا، بی ایچ ای ایل، رمبھا نگر، نواب کالونی، چھولہ، نوین نگر، چمبل، جہانگیر آباد، بیرسیہ، نظام الدین کالونی، کھکریا، کوہ فضاء، عیدگاہ ہلس، جواہر چوک، بان گنگا، اتوارہ، بھوپال ٹاکیز، بیرکھیڑی کلاں وغیرہ کے سیکڑوں مسلمان محض انجانے، لاعلمی اور علماء کرام سے دوری بنائے رکھنے کی وجہ سے شکیل بن حنیف کے فتنہ کا شکار ہو چکے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ اورنگ آباد (مہاراشٹر) کی طرح بھوپال بھی شکیل بن حنیف کے پیروکاروں کے لئے ایک بڑی آماجگاہ بنتا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ بھوپال سے ۱۸ کلومیٹر دور بیرسیہ روڈ، بیرکھیڑی کلاں

میں ایک مستقل کالونی شکیل بن حنیف کے پیروکاروں نے بنالی ہے جو مستقبل قریب میں مسلمانوں کے لئے بڑا خطرہ ہے۔

علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، اور ختم نبوت کے طفیل علماء کی ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے۔ختم نبوت کے منکر مرزا قادیانی نے ۱۸۸۰ء میں جب اپنا سر اٹھایا تو علماء حق بالخصوص اہل السنۃ والجماعۃ کے سچے ترجمان علماء دیو بند کا ایک بڑا وفد میدان میں اُترا جن میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ، حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت مولانا یوسف بنوریؒ، حضرت احمد علی لاہوریؒ، حضرت دین پوریؒ، حضرت شیخ الہند اور بہت سے علماء حق وفضلاء وعلماء دیو بند سر فہرست ہیں۔موجودہ میں حضرت مولانا ابوالقاسم صاحب نعمانی دامت برکاتہم العالیہ مہتمم دارالعلوم دیو بند، مولانا قاری عثمان صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا محمد سلمان صاحب وحضرت مولانا محمد شاہد صاحب الحسینی دام ظلہم جامعہ مظاہر علوم سہارنپور وغیرہ چٹان کی مانند آج بھی ڈٹے ہوئے ہیں۔یہی فتنہ مختلف طریقے اور چولے بدل کر نبوت کی متعینہ علامات پر قدغن لگانے میں پھر کوشاں ہوا ہے جو ظہور مہدی اور نزول عیسی علیہ السلام کی شکل میں رونما ہوا ہے۔یہی فتنہ، فتنہ شکیلیت کے نام سے آج پھر امت کے سامنے ہے۔مگر اللہ کا شکر ہے کہ علماء اہل السنۃ والجماعۃ، بالخصوص علماء دیو بند کا وفد پھر اس کی سرکوبی کے لئے میدان میں ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ فتنہ قادیانیت اور فتنہ شکیلیت غیر معمولی اہمیت کی حامل ہیں، یہ دونوں فتنے خارجی نہیں بلکہ داخلی ہیں۔اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ جیسا ہمارے اکابرین نے فتنہ قادیانیت کو جڑ سے ختم کرنے کیلئے اپنی ساری توانائیاں لگادی تھیں، آج ویسی ہی جذبات ایمانی اور اخلاص وللہیت کے ساتھ خدمات انجام دینے کی ضرورت ہے۔اس فتنہ سے متعلق از ہر ہند دارالعلوم دیو بند، مظاہر علوم سہارنپور، دارالافتاء والقضاء بھوپال، جامعہ اسلامیہ مسجد ترجمہ والی بھوپال اور دیگر مکاتب فکروں کے فتاویٰ جات اور کتابچہ منظر عام پر آچکے ہیں۔

الحمدللہ فتنہ کی سنگینی کو دیکھ کر علماء کرام پھر میدان میں ہیں اور بروقت شکیلیوں کو سمجھانے، ان کے اشکالات اور غلط فہمیوں کو دور کرنے، انہیں توبہ کرانے اور دوبارہ اسلام کے دائرہ میں داخل کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ان کے فرضی اور من گھڑت دلائل کے اہل حق علماء کی جانب سے جوابات کے نتیجہ میں الحمدللہ مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں۔علماء کرام کے اقدامی پہلو اختیار کرنے کی وجہ سے اس وقت شکیلیوں

کے لئے کہیں نہ کہیں دنیا تنگ ہوتی نظر آرہی ہے۔ اس فتنہ کے تعاقب میں ہنگامی شکل میں مزید کام کیا جائے تو اللہ کی ذات سے پوری امید ہے کہ ان شاء اللہ بہت کم وقت میں اس فتنہ پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

یوں تو شروع سے ہی اس فتنہ کے تعاقب میں انفرادی طور پر علماء کرام کام کررہے تھے مگر گذشتہ دو سال سے اس فتنہ کا تعاقب علماء کرام کے ذریعہ اجتماعی شکل میں کیا جارہا ہے۔ جناب مفتی مسرور صاحب، مولانا صفوان صاحب قاسمی، مولانا حسیب الرحمٰن صاحب، مولانا فائزالدین صاحب، جناب افضل بھائی، جناب ناصر بھائی، جناب مولانا فیضان صاحب، انجینئر محمد حمزہ صاحب، مولانا عبداللہ وسیم صاحب ندوی، حافظ محمد راحل صاحب، مولوی نجیب الدین صاحب، حافظ عبدالسمیع صاحب، مولانا طاہر صاحب ندوی، مولانا حیدر صاحب ندوی، انجینئر مصباح الدین فاروقی صاحب، جناب مفتی محمد عمر صاحب (لیبیا)، جناب مفتی مجیب الدین صاحب قاسمی، جناب مفتی ڈاکٹر عرفان صاحب قاسمی (نظام الدین کالونی) مفتی فیاض صاحب جامعی، مفتی مقصود احمد صاحب نجمی قاسمی، ڈاکٹر محمد عارف صاحب چودھری، حافظ محمد ازہر صاحب، جناب تاج الدین صاحب نقشبندی، مفتی عبدالشکور صاحب قاسمی، مولوی وحافظ شکیل صاحب جامعی وغیرہ جملہ صاحبان فتنہ شکیلیت کے تعاقب میں سرگرم عمل ہیں، نیز دیگر قابل قدر سینکڑوں علماء کرام اور دعوت وتبلیغ سے جڑے ساتھی ہیں جنہوں نے اس فتنہ شکیلیت کو سمجھا اور شکیلیت کے بڑھتے قدم کو روکنے میں بھرپور کوشش کی اور کررہے ہیں۔ خصوصاً صف اول میں حضرت مولانا مفتی ابوالکلام صاحب قاسمی مدظلہ العالی مفتی شہر بھوپال حق کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کا پُرزور مقابلہ اور موجودہ فتنہ شکیل بن حنیف کے خلاف لائق تحسین خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی قوت گویائی میں مزید ترقی عطا فرمائے اور دشمنوں کے شر سے حفاظت فرمائے۔ علماء، مدارس، ائمہ اور دینی حلقوں کے ذمہ دار ساتھیوں کے ذریعہ فتنہ شکیلیت کے تعاقب میں مسلسل کام چل رہا ہے جس سے اِس فتنہ پر کافی حد تک قابو پانے میں کامیابی ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام ہی کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اسی طرح اہل حق علماء کے صحبت یافتہ اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند میں ہر منعقد ہونے والے تربیتی کیمپ کے تربیتی یافتہ جناب ڈاکٹر فاروق صاحب انصاری (بالا گھاٹ) شہر بھوپال میں مختلف فتنوں کے تعاقب میں کس طرح کام کیا جائے، گاہے بگاہے اپنے تجربات سے مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال سے منسلک علماء اور دانشوران کی حوصلہ افزائی کرنے اور کام کو صحیح نہج پر باقی رکھنے میں غیر معمولی کردار نبھارہے ہیں، اللہ تعالیٰ

ان کو بھی بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ جو لوگ کہیں نہ کہیں شکیلیوں کے ظاہری عمل وحلیہ کو دیکھ کر متاثر ہو رہے تھے اور جھوٹے مدعی مہدویت ومسیحیت شکیل بن حنیف سے بیعت بھی کر چکے تھے، الحمدللہ ان میں سے کچھ لوگ اس گناہ عظیم سے توبہ بھی کر چکے ہیں۔ شکیلی پیروکار جو کھلم کھلا شریعت وعقائد سے ناواقف لوگوں کو گمراہ کر رہے تھے، چند ماہ کی ہنگامی محنت کے نتیجہ میں اس فتنہ کی دعوت دینے سے توبہ کرنے پر مجبور ہوئے ہیں، کچھ نے خاموشی اختیار کر لی ہے اور کچھ نے دعوت کا دائرہ اور حلقہ بدل کر دوسری جگہ اس فتنہ کے پرچار (پھیلانے) کا کام کر رہے ہیں۔ خدامان تحفظ ختم نبوت سے منسلک علماء کی نظر یں شکیلیوں کی تمام سرگرمیوں پر رہتی ہیں۔ موقع اور تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھ کر علماء کے ذریعہ ضروری پیش قدمی کی جاتی ہے۔ تحفظ ختم نبوت بھوپال کی ادنی سی کارکردگی پر حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اپنے گرامی نامہ مورخہ ۳۰ ستمبر ۲۰۱۸ء میں اپنے تاثر کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے :

> " گرامی نامہ موصول ہوا۔ جس سے مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں کے بارے میں آگاہی ہوئی۔ مجلس کی منسلکہ کارکردگی رپورٹ کے ذریعہ تفصیلات کا بھی علم ہوا۔ اجلاس کی کامیابی سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی مساعی کو بارآور بنائے اور فتنۂ شکیلیت کے قلع قمع کرنے کا ذریعہ بنائے۔ اتحاد واتفاق اور اخلاص کے ساتھ کام میں لگے رہیں اور اپنی کارکردگی سے مطلع فرماتے رہیں۔ ان شاءاللہ کامیابی ہوگی۔"

علماء کرام، مدارس اسلامیہ اور دینی جماعت کے ذمہ داران سے دردمندانہ اپیل

فتنہ شکیل بن حنیف سے متعلق کارکردگی رپورٹ آپ علماء کرام اور قائدین اسلام کے سامنے ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ جو لوگ اس فتنہ کے شکار ہوئے ہیں ان میں بیشتر لوگ وہ ہیں جو دین کے ضروری عقائد سے ناواقف تھے، جنہیں یہ کبھی معلوم ہی نہیں ہوسکا کہ قیامت سے پہلے حضرت محمد بن عبداللہ المہدی المدنی کی مکہ مکرمہ میں آمد ہوگی اور نہ ہی ان کو یہ معلوم کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ایک مرتبہ پیدا ہو چکے ہیں، انہیں آسمان میں اٹھالیا گیا ہے، حضرت مہدی کے زمانہ میں جب دجال کا خروج

ہوگا تو اُسے قتل کرنے کے لئے عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دمشق میں اتریں گے اور امت محمدیہ کی شریعت محمدیہ کے مطابق رہنمائی فرمائیں گے اور خود بھی عمل کریں گے۔ الحمد للہ! دارالعلوم دیوبند کے ایماء اور شہر بھوپال کے مقتدر علماء کرام کی سرپرستی میں علماء اور دانشوروں پر مشتمل ایک جماعت مستقل طور پر فتنۂ شکیل بن حنیف سے عوام الناس کو باخبر کرنے کا کام کر رہی ہے جو فتنۂ شکیلیت کے سدباب میں معاون ہے۔ حرف آخر نہیں۔ بقول فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب جنرل سکریٹری آل انڈیا فقہ اکیڈمی علماء کرام کو اس میدان میں مستقل کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ امت کسی باطل فرقہ کا شکار نہ ہو جائے۔

بہرکیف! امت مسلمہ یقیناً لاعلمی کی بناء پر اس فتنہ کا شکار ہو رہی ہے۔ اہل السنۃ والجماعۃ کے متفقہ اور اجماعی عقائد پر تذکرے نہیں ہونے کی وجہ سے عوام الناس کہیں نہ کہیں باطل طاقتوں کے جال میں پھنستے نظر آرہے ہیں۔ بدنام زمانہ فتنۂ پرویزی نے بھی اپنا دامن وسیع کرنا شروع کر دیا ہے اور چھولہ دھرم شالا پر ایک پورا خاندان پرویزی ہو کر کام کر رہا ہے۔ لہذا علماء کرام اور دانشوران قوم سے عموماً بھوپال کے تمام چھوٹے بڑے دینی وعلمی ادارے اور جامعات کے مؤقر علماء اور ذمہ داران سے خصوصاً درخواست ہے کہ خدامان تحفظ ختم نبوت بھوپال نے جن امور کی طرف نشاندہی کی ہے براہ کرم اس کی طرف اپنی توجہات مبذول فرماتے ہوئے رہنمائی وحوصلہ افزائی فرمائیں نیز ائمہ مساجد اور خطباء حضرات اپنی تقریروں اور بیانات کے ذریعہ موجودہ فتنوں سے امت کو باخبر کریں۔ ماہرین علماء بالخصوص حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری دامت برکاتہم، نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا ابرارالحق صاحب دام ظلہ، حضرت مولانا راشد صاحب قاسمی دام ظلہ، استاذ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، حضرت مولانا انصار اللہ صاحب قاسمی مجلس تحفظ ختم نبوت آندھرا وتلنگانہ حیدرآباد، حضرت مولانا اسعد صاحب سنبھلی قاسمی مدظلہ، مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی اور مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال واندور مجلس تحفظ ختم نبوت کیرالہ، مرکز التراث الاسلامی دیوبند وغیرہ کی جانب سے شائع شدہ کتابوں، رسالوں اور مضامین کا مطالعہ موجودہ دور کے فتنۂ شکیلیت سے باخبر کرنے کیلئے بیحد مفید ہیں۔

فتنۂ شکیلیت کے تعاقب میں مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال کا طریقۂ کار

(۱) موجودہ وقت میں بروز جمعہ مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال کے مشاورتی مرکز مسجد عثمان غنی قازق کیمپ میں بعد نماز عشاء ہفتہ واری مشورہ ہوتا ہے۔(۲) مشورہ میں شہر اور اطراف شہر میں پھیلے فتنوں کی کارگزاری لی جاتی ہے۔کارگزاری اور تقاضوں کو مدنظر رکھ کر بالخصوص فتنۂ شکیلیت کے تعاقب میں علماء کی جماعت کو مختلف اعمال پر پابند کیا جاتا ہے۔(۳) ہر پیر کو ہفتہ واری پیر کا عمومی بیان بھوپال اور اطراف بھوپال کی مختلف مساجد میں حسب ضرورت رکھا جاتا ہے،جس میں ظہور مہدی،نزول عیسیٰ علیہ السلام اور خروج دجال کے بارے میں عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ کو تفصیل سے بتایا جاتا ہے،ساتھ ہی شکیلی فتنہ کی سنگینی سے امت کو باخبر کیا جاتا ہے۔(۴) انفرادی ملاقاتوں پر خصوصاً توجہ دی جاتی ہے۔ جس میں شکیل بن حنیف کے بڑے پرچارکوں سے ملاقاتیں کرنا اور انہیں یہ باور کرانا کہ شکیل بن حنیف یقیناً کذاب اور جھوٹا ہے۔شکیل اور اس کے پیروکاروں کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے وغیرہ شامل ہے۔انفرادی ملاقاتوں سے شکیلی پرچارکوں کے جھانسہ میں آنے سے لوگ محفوظ ہو رہے ہیں اور شکیلی پرچارک راہِ فرار اختیار کر لیتا ہے۔(۵) حسب ضرورت شہر کے اطراف میں ایک روزہ جماعت بھی نکالی جاتی ہے اور اطراف کے گاؤں میں جہاں جہاں تک رسائی ممکن ہو پاتی ہے، وہاں لوگوں کو اس فتنہ سے باخبر کیا جاتا ہے۔(٦) گاہے بگاہے حالات و تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھ کر شکیلی پیروکاروں کی گھیرابندی بھی کی جاتی ہے تاکہ ان کے سامنے حق واضح ہو جائے اور وہ کسی طرح حق کی طرف لوٹ آئیں۔ لیکن اب شکیل بن حنیف کے پیروکار اُسے بغیر کسی دلیل کے مہدی اور عیسیٰ ماننے لگے ہیں۔(۷) ہر ماہ کے پہلے پیر کو مجلس سے منسلک اور دیگر علماء کرام بالخصوص ائمہ مساجد کو ٹریننگ دی جاتی ہے جس میں بالخصوص شکیلی پرچارکوں کے ذریعہ کئے جا رہے بے تکے سوالات کے تحقیقی اور الزامی جوابات سے کام کرنے والے ساتھیوں کو باخبر کیا جاتا ہے تاکہ وقت ضرورت علماء کرام شکیلی پرچارکوں کو مدلل جواب دے سکیں۔

فتنہ شکیلیت کے تعاقب میں کام کرنے والے ساتھیوں سے چند گزارشات

شکیلی فتنہ کی خطرناکی دیگر فتنوں کے مقابلہ میں قدرے مختلف ہے۔اس فتنہ سے (باوجودیکہ اس کے پاس کوئی دلیل ہی نہیں ہے) دوسرے فتنوں کے مقابلہ میں زیادہ چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔شکیل بن حنیف اور اس کے پیروکاروں کی نظر سابقہ تمام فرق باطلہ کے دلائل پر ہے جن سے اہل السنۃ والجماعت کو مختلف دور میں پریشان کرنے کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں۔لہٰذا شکیلی فتنہ کی حقیقت و ماہیت کو جانے بغیر کسی شکیلی سے بات کرنا بسا اوقات نقصان سے خالی نہیں ہے۔اس فتنہ کی ضروری معلومات رکھے بغیر گفتگو کرنا بسا اوقات اہل حق پر سوالیہ نشان لگا دیتا ہے۔مختلف شکیلیوں سے ملاقاتوں کے دوران گفتگو اور بحث ومباحثہ کے نتیجہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال مندرجہ امور پر خصوصاً توجہ دیتی ہے:

(۱) ظہور مہدی، نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور خروج دجال سے متعلق اہل السنۃ والجماعۃ کے اجماعی عقائد کی اہمیت وحقیقت کا صحیح علم۔

(۲) کتب حدیث بالخصوص صحاح ستہ اور ان سے ماقبل کی احادیث کی کتابوں کا علم جن میں مذکورہ عقائد کے بارے میں ابواب موجود ہوں۔جیسے جامع معمر بن راشد۔کتاب الفتن لنعیم بن حماد، مسند احمد وغیرہ۔

(۳) مذکورہ عقائد سے متعلق علماء اہل السنۃ والجماعۃ، اکابرین علماء دیوبند کی اردو اور عربی زبان میں لکھی گئی کتابوں اور خصوصاً ردقادیانیت پر لکھی گئی کتابوں کا مطالعہ۔چونکہ فتنہ شکیلیت فتنہ قادیانیت کا ہی چربہ ہے اس لئے دجل وتلبیس میں شکیلی پیروکار قادیانی کے شاگرد نظر آتے ہیں۔

(۴) جن روایتوں میں ظاہری طور پر تعارض ہے، اُن پر اہل حق اور جمہور علماء اہل السنۃ والجماعۃ کی رائے پر عمل کرتے ہوئے روایتوں میں تطبیق دینے کی کوشش۔

(۵) شکیلی پیروکاروں نے جس انداز سے سوالات داغنے کا ہنر حاصل کیا ہے۔اس بارے میں

مکمل طور پر چوکنہ رکھنا اور اس کا مثبت جواب اکابرین کی تحریروں کی روشنی میں دینا۔ الزامی اور تحقیقی دونوں طرح کے جوابات دینے کا ہنر اور ساتھ ہی کام کرنے والے ساتھیوں کو اہل اللہ اور علماء کرام سے مستقل رابطے میں رکھنے کی کوشش۔ وغیرہ

حالات کی سنگینی ہنگامی شکل میں کام کر کے عوام الناس کو شکیل بن حنیف کے عظیم فتنہ سے بچانے کی ضرورت کا احساس دلاتی ہے۔ امت مسلمہ کو عقائد صحیحہ سے باخبر کرنا اور رکھنا علماء کرام کی اس وقت کی اولین ذمہ داری ہے۔ امید ہے کہ علماء کرام اور دینی جماعت کے ذمہ دار حضرات اس فتنہ کے روک تھام کے لئے موثر اقدام کرتے ہوئے، خادمینِ مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال کو بھی مثبت اور مفید مشوروں سے نوازیں گے، تا کہ فتنہ پر بروقت قابو پایا جا سکے۔ ساتھ ہی مجلس کے طریقۂ کار اور فرق باطلہ سے امت کی حفاظت کے لئے کئے جارہے اقدامات میں کمی وزیادتی سے متعلق ضروری ہدایات دینے کی زحمت گوارا فرمائیں گے تا کہ آگے حسب منشاء کام کو مزید تقویت بخشی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام علماء کرام اور بزرگان دین کے سایہ کو باطل فتنوں کو کچلنے کیلئے ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ آمین۔

☆☆☆

مسیح حقیقی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پہچاننے کے دس چیک باکس

	مسیح حقیقی قرآن وحدیث کی روشنی میں	شکیل خان بن حنیف خان کے دعوے کی حقیقت	نتیجہ
1	عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ قرآن وحدیث میں جہاں کہیں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا ہے، یا آپ کے لئے "نزول" کا لفظ استعمال ہوا ہے وہاں "ابن مریم" آیا ہے۔	شکیل خان حنیف خان کے بیٹے ہیں۔ شکیل اپنے باپ حنیف کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے۔ قرآن وحدیث میں "ابن مریم" کا لفظ ہے۔ نہ کہ "ابن حنیف"	لہٰذا شکیل خان بن حنیف خان کا اپنے آپ کو "عیسیٰ ابن مریم" کہلوانا مضحکہ خیز ہی نہیں بلکہ یہ اسلام سے بھی خارج کرتا ہے۔
2	عیسیٰ ابن مریم حضرت مہدی کے دور خلافت میں آسمان سے اتریں گے۔ مسند بزار، بیہقی، کنزالعمال میں "من السماء" کی صراحت موجود ہے۔	شکیل بن حنیف زمین میں پیدا ہوا ہے۔ آسمان سے اُترا نہیں ہے۔	لہٰذا شکیل کا مسیح ہونے کا دعویٰ جھوٹ ہے۔
3	حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے دمشق میں سفید منارہ کے پاس اتریں گے۔ (ابوداؤد)	شکیل خان بن حنیف خان دہلی کو دمشق مان کر اپنے آپ کو عیسیٰ کہلوا رہا ہے۔ جبکہ دمشق ملک شام میں ہے، ہندوستان میں نہیں۔	لہٰذا شکیل کا مسیح ہونے کا دعویٰ جھوٹ ہے۔
4	حضرت عیسیٰ ابن مریم دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر دمشق کی جانب شرق میں اتریں گے۔ (ابوداؤد)	شکیل خان بن حنیف خان کیا کسی فرشتہ کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر آسمان سے اترا ہے؟ ہرگز نہیں۔	لہٰذا شکیل کا مسیح ہونے کا دعویٰ جھوٹ ہے۔
5	حضرت عیسیٰ ابن مریم دمشق میں ایک نماز میں حضرت مہدی کے پیچھے اقتداء کریں گے۔ (کتاب الفتن لنعیم بن حماد)	شکیل خان بن حنیف خان کبھی دمشق گیا ہی نہیں، امامت کیا کریں گے۔	لہٰذا شکیل کا مسیح ہونے کا دعویٰ جھوٹ ہے۔
6	عیسیٰ ابن مریم کے حکم سے جب مسجد کا دروازہ کھولا جائے گا تو دجال کی نظر حضرت عیسیٰ ابن مریم پر پڑے گی۔ (ابوداؤد)	بقول شکیل خان کے لکشمی نگر کی ایک منارہ والی مسجد دمشق کی جامع مسجد ہے تو اُس کے دروازہ کھلنے پر تو کیا شکیل خان بن حنیف خان کی نظر دجال جو بقول شکیل کے امریکہ وفرانس ہے، پر پڑی؟ ہرگز نہیں	لہٰذا شکیل کا مسیح ہونے کا دعویٰ جھوٹ ہے۔
7	حضرت عیسیٰ ابن مریم اپنے نیزے سے دجال کو فسلطین میں مقام لُد پر قتل کریں گے اور اپنے نیزے پر لگے خون کو لوگوں کو دکھائیں گے۔ (مسلم ج 4 ص 2221)	شکیل خان بن حنیف خان نعوذ باللہ اگر عیسیٰ ہے تو اس نے دجال کا خاتمہ کب کیا؟ کیا شکیل نے امریکہ وفرانس کا خاتمہ کردیا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ دونوں ممالک تو آج پہلے سے بھی زیادہ دندنا رہے ہیں۔	لہٰذا شکیل کا مسیح ہونے کا دعویٰ جھوٹ ہے۔
8	عیسیٰ ابن مریم اور امام مہدی کے دور میں پوری دنیا امن وامان سے اور خیر وبرکت سے بھر جائیگی۔	ظاہر ہے کہ شکیل خان کے دور میں دنیا میں ہونے والے ظلم وستم میں اضافہ ہی ہورہا ہے۔ ظلم وستم کے تھمنے کا کہیں نام ہی نہیں ہے۔	لہٰذا شکیل کا مسیح ہونے کا دعویٰ جھوٹ ہے۔
9	عیسیٰ ابن مریم کے دور میں اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب دنیا میں باقی نہیں رہے گا۔ نصرانیت اور یہودیت سب مٹ جائیگی (ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۷۷)	شکیل خان کے دور میں آئے دن اسلام مخالف طاقتیں آگے بڑھتی جارہی ہیں اور یہ شخص اپنے چلمن میں چھپ کر تماشا بیں بنا ہوا ہے۔	لہٰذا شکیل کا مسیح ہونے کا دعویٰ جھوٹ ہے۔
10	عیسیٰ ابن مریم کے زمانہ میں ہی قیامت کی دس بڑی علامتوں میں سے یأجوج ومأجوج کا خروج بھی ہوگا۔ (مسلم)	شکیل خان بن حنیف خان کے زمانہ میں ایسا کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔	لہٰذا شکیل کا مسیح ہونے کا دعویٰ سراسر جھوٹ ہے۔

تلک عشرة كاملة

مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال

مسجد عثمان غنیؓ، قازق کیمپ، بھوپال (مدھیہ پردیش)

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کا ایک اہم ترین شعبہ ہے۔ جس کا مقصد اسلامی عقائد کی حفاظت اور باطل فرقوں کی طرف سے پیدا کئے جانے والے شکوک وشبہات کا سد باب کرنا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے ایماء پر مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال کا قیام وجود میں آیا ہے، جسے شہر کے مقتدر اکابر علماء کرام اور خصوصا دارالافتاء والقضاء بھوپال کی زبانی وتحریری تائیدات وسرپرستی حاصل ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت شہر بھوپال اور اطراف بھوپال کے علاقوں کا جائزہ لیتی اور ضرورت وتقاضے کوملحوظ رکھتے ہوئے ہر ہفتہ علاقائی پروگرام مسجد میں منعقد کرتی ہے۔

موجودہ وقت میں قادیانی اور شکیلی فتنے نے پھر سے سراٹھایا ہوا ہے جو امت کے دلوں سے اللہ ورسول اور علماء ربانیین کی محبت کونکال کر باطل عقائد کے جال بچھانے کی بھرپور کوشش کررہا ہے۔ پوری امت مسلمہ کو ایسے فتنوں سے بچانا اور باطل فرقوں کا تعاقب کرنا ہمارا اور آپ کا دینی وملی فریضہ ہے۔

بھوپال اور اطراف بھوپال بلکہ صوبہ کے کسی بھی علاقہ میں قادیانی، شکیلی فتنے کی خبر آئے تو فورا اہل حق علماء سے رجوع کریں۔ ساتھ ہی مجلس ختم نبوت بھوپال کے پتہ پر رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ ان شاء اللہ بروقت پیش قدمی کی جائے گی۔

(مولانا) محمد یعقوب جامعیؔ
صدر مجلس تحفظ ختم نبوت، بھوپال